

الشَّاعِت

ماہنامہ گوجرالوالہ پاکستان
تینی ماہی رات
دینی، سیاسی، اجتماعی، اقتصادی، اخلاقی، فکری، علمی، ادبی اور فنی محتوا
درستہ سچی، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد فرشاد نانو صدقة



اللهُ أَكْبَرُ
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ
شَيْءٍ بِقُوَّتِ
رَبُّ الْعَالَمِينَ

عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ وَالَّذِي نَفِسِي بِيَدِهِ
لَا يَأْمُرُ بِالْمُحْرَمِ وَلَا يَنْهَا عَنِ الْمَنْعِ

لَا يَأْمُرُ بِالْمُحْرَمِ وَلَا يَنْهَا عَنِ الْمَنْعِ

أَوْ لَيُؤْشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا
مِّنْ عِنْدِهِ ثُمَّ لَتَذَعَّذَعَهُ وَلَا يُسْجَبُ لَكُمْ

ترجمہ

حضرت مولانا حیدر شاہ شیخ الدین عنہ روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اس ذات کی قسم میں کے قبضے میں یہی بیان ہے البتہ قسم ضروری کی کا حکم دو گے اور ضرور بڑی سے
سے روکو گے یا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اے تم پر اپنی طرف سے عذاب ہمیں کے
پھر تم حصہ سے دعائیں کرو گے اور تمہاری دعائیں مستجہل نہیں کی جائیں گی

رواہ التمنذی

حکمران جما اور قُرآنی پروگرام

قانون کی پابندی کا انتظام ایک جماعت کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے اور وہ حکومت کرنے والی جماعت ہی ہو سکتی ہے۔ قانون کا انتظام کرنے والی جماعت کا فرض ہے کہ وہ امانت دار ہوا اپنا فرض ادا کرنے والی صحیح طور پر قانون کی پابندی کرنیوالی جماعت کا سب سے پہلا کام یہ ہو گا کہ وہ قانون کی تعلیم عام لوگوں کو اسی طرح دینا شروع کرے جیسے باپ اپنی اولاد کو پڑھاتا ہے پھر قانون کی مخالفت کرتے والوں کو سزا دینا بھی اسی لوگوں کے ہاتھیں ہو گا وہ مخالف جماعتوں یا تو اس پارٹی کے اندر شامل ہوں گی یا باہر جو اندر ہوں گی اسیں قانون نئے کی سزا دیتے کا نام تعزیر ہے اور جو باہر ہوں گی ان سے جنگ لڑنی پڑے گی۔ تعزیر اور جنگ دونوں میں عینی قوت استعمال کرنے کی ضرورت ہے اتنی ہی استعمال کرنی چاہیے۔ یہ قانون چلانے والی پارٹی عام لوگوں سے فقط قانون کی پابندی کو اے گی اور ان کی طرح خود بھی اس قانون کی پابندی کرے گی وہ ان سے اپنی خواہشوں کی پیروی نہیں کرے گی کیونکہ یہ ظلم ہے قانون کی صحیح پابندی کے لیے زبان میں اصطلاحی لفظ تکلیف بولا جاتا ہے۔ (ترجمہ صحیح البالغ تتمیہ باب م۷)

جو امت قرآن کریم کا پروگرام نہیں اپنائے گی وہ کبھی کیا۔ نہیں ہو گی مسلمان قرآن کی عالمی تنظیمی دعوت کا پروگرام لے کر اٹھتھے اور پھر اپنی اس تنظیمی دعوت میں کامیاب ہو گئے اور صرف پچاس سال کی مدت لیئی واقع صفتیں کی تحریک تک ہوا۔ اب جو کوئی امت تنظیمی دعوت لے کر اٹھتے گی تو وہ کبھی بھی کامیاب نہ ہوگی۔ جب تک وہ قرآن کے پروگرام کو نہ اپنائے گی۔

(اللهم الرحمن)

معاشرتی زندگی کے ادب

انسان کا مدنی اطبیع ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی عنایت ازیز کا کرشمہ ہے۔ اجتماعی زندگی کے بغیر ادا بناۓ نوع کے تعاون سے بے نیاز ہو کر وہ اپنی زندگی کی تدبیر، تعمیر اور تحسین نہیں کو رکتا۔ معاشرتی زندگی ایسے آداب کے بغیر ہو نہیں سکتی جو افراد کے آپس میں محبت، تعاون اور تعاصر کا رشتہ پیدا کریں اور پھر اس رشتہ کو برقرار اور استوار بھی رکھیں۔

اگر ان پر یہے عوامل اثر انداز ہو کر ان میں فائدہ پیدا کریں تو ان عوامل کا استیصال کرنا چاہیے اور ایک باعہ نظرت و دشمنی کی بجائے باہمی الفت و محبت کی طرف لوٹنے کی تدبیر کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ باہم میں جوں کے مفید نتائج تب ہی ہاتھ آتے ہیں جب آپس میں محبت اور الفت کا رشتہ قائم ہو۔ معاشرتی زندگی میں انسان کا جن لوگوں سے زیادہ قریبی تعلق رہتا ہے۔ وہ اس کے ذوی الالعاظ (قریبی رشتہ دار) پڑوکی اور دیگر دوست آشنا اور متعلقین ہوتے ہیں مثلاً ہم درک اہم پیشہ اور ایک ہی حلقة میں خدمت و ارادت کے ہم شیخ وغیرہ وغیرہ۔ ان کو چاہیے کہ آپس میں ملاقات کا سلسلہ جاری رکھیں، مناس سوچوں پر ایک دوسرے کو ہدیہ اور پیش کش دیا کریں اور ایک دوسرے سے دوری کے وقت خط و کتابت کے ذریعے حال و احوال علوم کیا کریں اور امورِ معاش میں ایک دوسرے کی حقیقت المقدور اعانت و امداد کریں مصیبت کے وقت ہمدردی سے دریغ نہ کریں۔ لگنکوں میں خوش طبعی اور شیریں زبانی کو محفوظ رکھیں اور تکالیف و شدائیں میں ایک دوسرے کی گمراہی کریں۔ اتنی باقتوں سے الفت بڑھتی اور محبت زیادہ ہوتی ہے اور اسی پر عمران و نہد ان کی بغاہ کا دار و مدار ہے۔

(البدور الباذغہ مترجم ص ۱۳۶)

ایک اور دن الہی

دوز نامہ جنگ لاہور ۲ جولائی ۱۹۴۷ کی روپورٹ نے مطابق حکمران پارٹی کی سربراہ بیگم نے فیض بھٹو نے لاہور ایئر پورٹ پر اخبار ذیسوں سے گھوکر کرنے ہوئے شریعت بل کے باسے میں ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ

"بم ایسا اسلام چاہتے ہیں جو داعیِ اشہ کی ہدایات کے مطابق ہو
پوری دُجیانی اللہ کی ہے۔ عوام اللہ کے نافذ سے ہیں۔ فتنہ پارٹی
اشہ کی امانت ہوتی ہے۔ بم پارٹی کی بالادست قائم رکھیں گے۔
ہم انسانوں کے کام یا ماحصل کا ٹھنڈہ کو مناسب سمجھتے۔"

توی اسلی میں "شریعت بل" کے زیرِ عجہت کرنے سے قبل حکمران پارٹی کی سربراہ کا بیان جہاں حکمران پارٹی کی پیاسی اور عزائم کی عکاسی کرتا ہے، وہاں ملک کے دینی علماء کے پیچے یہ لمحہ غفرانی بھی میسا کرتا ہے کہ جن لوگوں کے ماحصل میں ملک کی بارگاہ دوڑ رہے سلام کے بارے میں خداون کا نقطہ نظر کیا ہے اور وہ اسلام کا نام ہے کہ ملک کو کس ٹوکر پر جلوانا چاہتے ہیں۔ یہ ٹوکر بنیانی بھٹو اور ان کے دزر قازان اس سے قبل بھی سلاہی تو این اور شرعی حدود کو متعبدہ موقائع پر "جہتہ" اور "انسانی حقوق" کے نافی قرار دے چکے ہیں اور اب بھرپور سے زرمِ الخاطر کے ساتھ ان کی طرف سے اسی مرتضیٰ کا واضح اظہار لیا گیا ہے۔
بم اس موقع پر حکمران پارٹی سے صرف یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اس کے پاس "اشہ تعالیٰ کی واتسی ہدایات" حاصل کرنے کے مقابل ذرائع آخرون سے ہیں؟
کیونکہ جو ہدایات اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن کریم میں مسلمانوں کو عطا فرمائی ہیں ان میں ماحصل، کام، ناک اور دیگر اعضا (البطوؤ و الصالوں) کا ٹھنڈے کے واضح جھامام موجود ہیں اور شرعی احکام کے باسے میں پارٹی میں یاکس بھی انسانی ادارہ کی بالادستی کی قطعی تخفی کر دی گئی ہے۔ کیس اکبر بادشاہ کی طرح "نیادین الہی" نافذ کرنے کا پروگرام تو نہیں؟

حکمران پارٹی کو یہ بات ایک لمحے کے پیچے بھی نہیں بھولنی چاہئے کہ اکبر بادشاہ کے "دریباری اجتہاد" یا مراحل علم احمد قادیانی کی "خود ساختہ دہی" کے ذریعہ شرعی احکام کو بدلتے کا کوئی بھرپور اب بیان نہیں چل سکتا اور نہیں داشتگلش، لہذا دیباگر کے افکار و نظریات پر اسلام کا سلسلہ لگا کر انہیں ملک کے عالم سے تبروک کر دایا جا سکتے۔

الشريعة

جلد ۱، ۱۹۴۰ء۔ شمارہ ۱۱۔ سپتember

شیخ الحدیث محدث سرفراز خان صحفہ
سے یہو

ابوالزار زادہ الرشیدی

مصنفوں میں

ڈاکٹر نور محمد عفاری
پروفیسر علی سلام رسول عدیم
حافظ مقصود احمد ایم۔ اے
حافظ علی سید اللہ عابد
حافظ محمد مسعود رخان ہاجر

بدل اشتراک

اندیان بھکتی مالا	۱۰۰۔ ارپے فی پر پر مرا جائے
امریکی ملک	سالانہ پہنچہ دوار
یورپی ملک	سالانہ دس پرندہ
سودی عرب	سالانہ پیچیں بیال
عرب امارات	سالانہ پیکس دہم

خطو دکتب کیا ہے

امنیت بردار الشریعہ مرکزی جماعت مسجد برازار
تقریب مکتب میں ۳۲۳ گجرانوالہ

فقوم کس توہین کے ہے
(مولا نازاہد العاصد فہ)

اکاڈمی میں ۱۵۹۹ صیبب جنک

بانی ادارہ تحریک اگر برازار

مسود پرنسز
سیکلڈ بردھ لہ بورے مسیح کیا اے
لکھ لیں مان اب سعکری جماعت مسجد برازار سے
شانہ سی۔

جمهوریت — قرآن کریم کی روشنی میں —

عقل مندوں کی قلیل تعداد بیوقوف کے جم غیر سے بد جواب ہے
یورپ کی حکومت کا بھی یہی حال ہے۔ اسی نے اس زمانے کی تابعیت کی بجائے ان کی تعداد کو معیار بنا لایا ہے جو زادہ درست حاصل کرے دی کامیاب ہے اگرچہ خود درست معیار سے گزے ہونے والے کیوں نہ ہوں۔ علام اقبال رحمہم نے یہی ترکما تھا سے

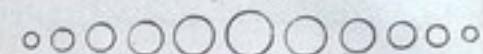
از مفرز دو صد خنکر انسانے می آئید
یعنی دوسرا گدھے ایک انسانی دماغ کا مقابله نہیں کر سکتے۔ اگرچہ وہ غائب اکثریت ہیں ہیں۔ ماں اگر طبیب اور پاک چیز کی کثرت ہے تو وہ زرہ علی نور سے اور اگر گندم چینی یا گندہ نظام اکثریت میں ہے تو اس سے گھبرا نہیں چاہیے۔ بُری چیز بہر حال بُری ہے بعض اکثریت کی بناء پر اسے چاہائی کا رشیقیت نہیں دیا جا سکتا۔ اس وقت پوری دنیا کے پانچ ارب آبادی میں سے سوا چار ارب کفر، شرک اور معنوں میں مبتلا ہے ہر طرف اپریزم، ملکیت اور دکٹریٹ شپکنڈ فروڑ ہے مگر کل جامع نہیں ہے۔ ترکیں میں خلافت کے زمانے تک مسلمانوں میں کسی قدر اجتماعیت موجود تھی مگر انگریز نے بالآخر اسے ختم کر کے چھوڑا۔ اب مسلمانوں کا جماعتی نظام ہلک ناپید ہے، حق غلوب ہر چیکا ہے اور باطل غالب ہے مگر اس کی صفات کی دلیل نہیں ہے۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کے ہاں کفر تھی، ایمان، اسلام اور پاکیزہ اخلاق ہی صفات کا معیار ہیں، اسی یہے فرمایا کہ ناپاک چیز بہر حال ناپسندیدہ ہے اگرچہ وہ تینوں میں بھی تعجب میں ڈالا ہے۔ انجام اپنی وگن کا اچھا ہو گا جو حق پر ہیں خواہ وہ کس قدر قلیل تعداد میں ہوں۔

صیحیں کی حدیث میں آتا ہے کہ حضور علیہ السلام ایک مجلس میں تشریف فرمائتے۔ قریب سے ایک مسلم حیثیت کا آدمی گزرا۔ آپ نے صفا پر مسے (باتی صور)۔

قلت دکشت کا مثل اکثر انسانی اذہان میں لکھت رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی حقیقت کو بھی واضح کر دیا ہے۔ ارشاد ہے قل اے چیز! اے آپ کہ دیکھنے لا یَسْتَوِي الْخَلْقُ وَالْطَّبِيبُ خبیث اور طیب چیز برادر نہیں ہو سکتی یعنی یہ ایک بڑی حقیقت ہے کہ پاک اور ناپاک چیز کیاں نہیں وَلَوْ أَعْجَبَكَ كثرةُ الْخَلْقُ اگرچہ خبیث کی کثرت تمیں تعجب میں کیوں نہ ڈالے۔ اگر دنیا میں کفر، شرک، معاصی اور گندے نظام کا غالب ہو، دنیا میں درکیت اور دُکٹریٹ شپ کا دور دور ہو تو یہ نہ کجھ لینا چاہیے کہ اچھی اور خدا کی پسندیدہ چیزیں ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کلمہ حق بھی اچھا ہے اگرچہ دنیا میں اس کی تعداد کم تھی ہی قلیل کیوں نہ ہو۔ شوال کے طور پر اگر دنیا کا بشیر حصہ حرام سے بھرا ہو ہے اور حلال کا حصہ بالکل کم ہے۔ قریم کی کثرت اُس کے جواہز کی دلیل نہیں ہے بلکہ اللہ کے نزدیک حلال ہی پسندیدہ ہے خواہ وہ کتنی قلت میں ہو۔ اگر ایک مومن آدمی اپنی حفت کے ذریعے پانچ روز پر روزنے حلال کا تا ہے تو وہ اس سو روپے سے زیادہ تر ہیں جو رشتہ کے ذریعے حاصل کیے گئے ہوں۔ اسی طرح جائز کلائن کے سو روپے سو روپے کے ایک لاکھ روپے سے اچھے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو یہ دس روپے بھی غربت ہیں۔ اسی طرح اگر دنیا میں اچھے اخلاق دائیے قلیل تعداد میں ہیں تو اکثریت کے مقابے میں ادی کامیاب ہیں۔

احادیث کی بعد پر ایک اغیر ارض

حقائق کے روشنی میں



مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مضمون میں ہم یہ بات عرض کر دیں کہ حضرت مدین کرام جب یہ فرماتے ہیں کہ فلاں کو درکھ دار فلاں کو حصر لا کو اور فلاں کو دس لا کو حدیث یاد کیں تو اس سے ان کی کی مراد ہے؟ کم فرم یا کب بحث کو اس کا مجموعت یا بالآخر ہی تصور کرے گا جیسا کہ جو حصہ حضرت احمد صاحب پریز نے طرز لکھی ہے۔ ایک صاحب بخاری سے آتے ہیں اور یہیں چھ لاکھ حدیثیں مل جاتی ہیں جن میں سے دوہری تریسا ساتہ ہزار کو اپنے بخوبی میں داخل کر لیتے ہیں۔ ان کے اساتذہ میں سے امام احمد بن حنبل "دس لاکھ اور امام نجیب بن معین" بارہ لاکھ حدیث کے مالک تھے اور (تحام حدیث جلد دوم ص ۱۵) دیکھئے ملکرین حدیث کا درپر حاضر میں لیڈر کس طرح احادیث کا مذاق اٹھ رہا ہے؟ ملکن حیثیت شناس اس سے سچی بات ہی سمجھتا ہے اور سمجھے گا، ذیل کے امور کو بغور بخیں۔

۱) تدوین کتب حدیث سے پہلے کا کو ای حوالہ اسیا موجود نہیں جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ لاکھ یا اس سے زیادہ حدیثیں کسی کی یاد تھیں۔ کتب تاریخ اور کتب اسماں الرجال دیغرا میں اپنے صرف میں پائیں گے کہ تدوین کتب حدیث کے زمانہ میں یا اس کے بعد ہی بزرگوں کو لاکھ یا اس سے بھی زیادہ حدیثیں یاد برتو تھیں۔ جن حضرت ائمہ کو لاکھ یا اس سے زیادہ حدیثیں یاد تھیں شناخت امام طیاری، امام عبد العزیز، امام ابن حبان، امام بخاری، امام ابو زرعة

اور امام احمد بن حنبل "تو ان کا دو تریسی حدیث اور اس کے بعد کا دو تریسی۔ کتب حدیث کی متعلق تدوین اور فتحی ابواب پران کی ترتیب کے درمیں تبلیغ اس قسم کا کوئی مردی حوالہ موجود نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ فلاں بزرگ کو لاکھ یا اس سے زیادہ حدیثیں یاد تھیں۔ ایسے الخواض آپ کو بعض کے ادوار کے بھی میں گے۔

۲) امام حاکم "صاحب ستر کر اپنے مشهور رسالہ مدخل صد میں ملکھتے ہیں کہ اعلیٰ درجک میصح اور معياری حدیثوں کے متعلق اگرچنان میں کی جائے تو ان کی تعداد دس ہزار تک بھی نہیں پہنچ سکتی۔ یعنی اگر فریکر مرت مرفوع احادیث کا معياری اور میصح اساید کے ساتھ شمار کیا جائے تو مشکل تقریباً دس ہزار ہوں گے۔

۳) مشورہ حدیث ملاصر ابن جوزی فرماتے ہیں کہ اگرچنان حدیثوں کے ساتھ ساری بے خیال صورتی اور گھری بھی حدیثیں کو بھی جمع کر دیا جائے جو کتنے ہوں میں مکرتب پائی جاتی ہیں تو وہ پیسے ہزار تک نہیں پہنچ سکتیں۔ (کتب صید المخاطر فصل ۱۱، ۱۵)

۴) حضرت مدین کرام جب لفظ حدیث بڑتے ہیں تو وہ اس سے مرفوع احادیث کے ساتھ حضرت صحابہ کرام اور تابعین معلم کے موقوفات اور آثار بھی مزاد بیتے ہیں۔ جیسا کہ علام سبیق تھے اس کی تصریح کی ہے (متذکرہ التدبیج، ص ۳۲ اور ہم پریے باخواری عرض کرائے ہیں کہ حضرت مدین کرام "کفر ذات دایا جائے") دغیرہ سے متعلق بھی روایات میں سند یاد ہوئی تھیں ان کو بعض دوہری حدیث ہی کی مدد میں شامل سمجھتے تھے۔

۵) حضرت مدین کرام کی یہ جدرا گاند اصلاح ہے کا لگرچہ تدوین کتب حدیث ایک بھی برج بس کی سند اور سند کا کوئی ایک لزوی بھی بدل جائے تو اس کو دوہری اصلاح میں الگ اور جدرا گاند حدیث سمجھتے ہیں۔ چنانچہ تدوین خافان کا سیان ہے کہ میں نے مشورہ محدث امام ابو زرعة بن سعید الجوہری جو الحافظ اور العلام تھے (المتون الحسن) سے حضرت ابو بکر رضی ایک حدیث دریافت کی تو انہوں نے اپنی لزدی سے فرمایا کہ جا کر

آپ مل المقداریہ وسلم کے زمانہ بارک سے بعد کو درجہ سے ردات اور مجال سند کی کثرت سے تعداد بھی بڑھ گئی اور اگر کسی سند کا ایک راوی بھی بدلتا گی تو تعداد کے لحاظ سے وہ حضرت محدثین کرام کی مصلحت میں الگ اور جدید احادیث بن گئی اور اگر اس کے ساتھ حضرت صحابہ کرامؓ اور تابعینؓ کے آثار موقوفات و فتاویٰ کو بھی شامل کر دیا جائے تو اس میں اور توسعہ ہو جاتی ہے۔ غرضیک جوں جوں سند طولی اور طبی ہوتی جانے کی دردات کی تعداد بڑھ جائے گی اور ان کی تعداد کے مطابق احادیث و اشارات کی تعداد اور گئی بھی بڑھ جائے گی۔ جنی کہ تن حديث میں کسی لفظ کے بدلت جانے یا کسی صحابی یا نبی پنچے دردات میں سے کسی ایک راوی کے بدلت جانے سے تن کے لحاظ سے ایک بھی حدیث ہو رک گئی۔ کے حساب سے تعدد حدیثین بن جائیں گی مثلاً اگر کسی ایک حدیث کو غیر نکر ایک بہزادہ حدیث یاد ہے اور بر حدیث کے تصور اور سالم طرق اور سند میں رہی اس طبق سے ہی ثابت ہو تو حضرت محدثین کرامؓ کی مصلحت میں گویا دس بہزادہ حدیثین ہیں۔ لیکن حافظ پر تو کل دس احادیث میں سے ایک حدیث کے یاد کرنے کا وجہ پڑا۔ باقی نو میں کسی تن سے صرف ایک لفظ کا کسی سند میں کسی ایک راوی کے یاد کرنے کا بار پڑا اور کے کریں کہ دس بہزادہ حدیث میں ہر گئیں اور اس کے ساتھ یہ بھی دیکھو جائیے کہ قبلہ تصریح امام سیوطیؓ اکثر احادیث لیعنی کافی تعدد میں (بالمعنی مردی ہیں) (الاقتراح ص ۱۶) اور یہی وجہ ہے کہ اکثر نکاح المفاہم حدیث سے قواعد خوبی پر استدلال کر دست نہیں کیجئے اور جن لوگوں نے استدلال کیا ہے ان کی تغییر کی گئی ہے (الاقتراح ص ۱۶) اس نقل بالمعنی کے اصول کو پیش فر رکھتے ہوئے اور توسعہ ہو جاتی ہے کہ مثلاً کسی حدیث نے اگر تشریع اور تفسیر کے طور پر ایک حدیث ہیں تشریح المفاہم درج کر دیے جو اکثر آخر میں ہوتے ہیں (شرح نجۃ النظر ص ۲۷) تو ان کی مصلحت میں یہ ایک الگ اور جدا گانہ حدیث بن جائے

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی مذہبیں جلد نکال لاؤ۔ ابن خاتماؓ فرماتے ہیں کہ مسیح میری ہو گیا کیونکہ حضرت ابو بکر نے مشکل پر بچا س حديث ہی ثابت ہیں تو انہوں نے حضرت ابو بکرؓ کی احادیث کا اتنا تمہارہ کیے اور کہا سے تیار کر دیا جن کی تسبیح مبلغ میں بھی تباہ کر دی گئیں۔ میرے حضرت ابراہیمؓ سے پوچھا کہ بات کیا ہے حضرت ابو بکرؓ کی اتنی حدیث کیوں کہے اگریں جن سے آپ نے تیس جلدیں رتبت کر دیں ہیں۔ حضرت ابراہیمؓ بن سعیدؓ نے جواب دیا کہ ایک ایک حدیث جب تک سرسوٹل الفیل اور سندوں کے ساتھ مجھے نہیں ملتی تو میں اس حدیث کے تعلق پہنچنے آپ کو یہی خیال کرتا ہوں (ذکرہ ج ۲ ص ۹۷) اس حوالے سے معلوم ہوا کہ حضرت محدثین کرامؓ جب تک ایک ایک حدیث کی کافی اسانید اور طرق سے حاصل نہ کر لیتے دہم نہ یتے تھے اور ایسی صورت میں وہ خود کو یہی تصور کرتے تھے۔

⑥ امام جلال الدین سیوطیؓ کے اس دروغی کی کوئی مجھے دلکھ حدیثیں یاد ہیں ایک محقق عام نے یہ وجہ بیان کی ہے کہ حضرت محدثین کرامؓ کی اصطلاح کے مطابق امام سیوطیؓ کی کتابوں میں ایک ایک حدیث اسانید کے لحاظ سے چار یا دس یا سالم طبق بھی پیش جاتی ہے۔ (العلم الشافعی ص ۲۹۹)

⑦ علام ابن حزیمؓ فرماتے ہیں بھگر۔

ان المراد بهذ الحدۃ الطرق لا المتون
 کما احادیث کی تعداد اور گئی میں اسانید اور طرق
 مزاد ہیں نہ کہ متون حدیث۔

یہ حوالہ پہنچنے مذکور اور معلوم کے لحاظ سے بالکل واضح ہے۔ قارئین کرامؓ این مذکورہ بالا اصول اور قواعد کو ذہن میں کر دینے کے بعد اس کا فصلہ نہایت بھی سهل بر جاتا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں آپؐ سے حدیث سننے والے حضرت صحابہ کرامؓ نے اور کوئی غیر صحابی راوی درج میں ماحصل نہیں ہوتا تھا اسیے احادیث کی تعداد بھی کم ملتی لاؤ

گی جو تعداد اور گنتی میں الگ برگی۔

الحاصل جب حضرات مدین کرامؐ کے نزدیک آنحضرت ملؐ ارشادی علیہ وسلم کے احوال و افعال و تخاریر اور حضرت معاویہ کرامؐ اور زابعینؐ کے مرقوفات اور آثار اور علم حدیث سے متعلق تاریخی و اتفاقات اور شان نزول اور علم کوہید فرقات سے متعلق احوال اور ترجیحات گفتگی میں داخل ہیں اور سند ہمیں صاف اور پنکہ کسی بھی راوی کے بدل جانے سے نیز تمدن حدیث میں ہموڑی سے جب روایت بدل جاتی ہے اور لفظ بالمعنى کے پیش نظر جو تغیر و اتحاد ہوتا اور تشریح و تفسیر کے طور پر جو الفاظ تضمیم کے لیے بڑھا رہے جاتے ہیں اور مزید برآں جمل سازوں کی بیٹھدار من گھریت اور جعلی حدیث میں بھی اگر ان میں شامل کریں جائیں لیکن حضرات مدین کرامؐ ان کو اس میں یاد کرتے تھے کہ حالت انسان سے پہلی نظر کر کے راوی راست سے کہیں بھٹک نہ جائیں لزان اصرار کو پیش نظر رکھنے کے بعد احادیث کی تکشیت پر جو خلیان واقع ہوتا ہے وہ خود بخوبی زائل ہو جاتا ہے اور حضرات مدین کرامؐ کی طرف نظر بہ نظائر غلط بیانی یا مبالغہ آمیزی کی جو رسمت وائع ہوتی ہے کہ لاکھوں حدیثیں انہوں نے کہنے سے کیے اور کسی لمحہ یاد کر لیں جب کوئی نفس الامر میں اتنی حدیثیں ہیں جیسیں تو وہ بالکل رفع ہو جاتی ہے۔ ایسا وہ مرفت ان لوگوں کو کبی ہو سکتا ہے جو اصل حقیقت سے شناشانیں یا اس پر پرداہ ڈالے ہوئے ہیں اور محمدینؐ پر بلا بیان اصلیت تخفید کرتے ہیں اور گویا وہ زبان حال و تعالیٰ سے یہ کہتے ہیں سے

مولیٰ شبِ دراق کا اضاؤ تعمییر ہے
لیکن بیانِ زلفِ پریشان نہ کیجئے

قارئین کرامؐ ہے

صحیح احادیث کی کل تعداد

کر کچے ہیں کہ متون احادیث کی تعداد لاکھوں تک نہیں پہنچ پہنچ کر دہ بزراروں ہی میں مختصر ہے۔ چنانچہ طبیل القراء حديثیں

حضرت امام سنیان و ترمیٰ امام شعبہ بن الحجاج امام کجی بن سعید القطانی امام مدار حسنؐ بن مسیح اور امام احمد بن حنبلؐ مکاشفہ فیصل ہے۔

ان جملہ الاحادیث المسندة عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم میں مذکور اربعۃ الافت واربعۃ ماہ حديث (ترشیح الانفار ص ۶۲ طبع مطریہ المکتبی) اس حوالے سے روز روشن کی طرح یہ بات آشکارا ہو گئی ہے کہ متون احادیث مرفوع مرفت ہزاروں میں بند ہیں ایں تمام مرفوع اور موقوف آثار کو خیرہ کر لے کر اور حضرات مدین کرامؐ کی اصطلاح کے موافق سند اور روایات کو مخوذ رکھ کر لاکھوں تک پہنچ جاتی ہے۔ حضرات صحابہ کرامؐ اور حضرات تابعینؐ کے زمانہ میں سند منفرد تھی اس سے تعداد بھی کم تھی اور فتحی ابواب پر کتب حدیث کی تدوین اور اس کے بعد کے دور میں چونکہ اساس نیہ طویل ہو گئیں لہذا تعداد بھی زیادہ ہو گئی۔ طبیل علم کو یہ تکڑتہ زمین سے نہیں نکان چاہیے۔

بیقیٰ: اخت اورون و بنت مفران مریم علیہا السلام

دہی سیاستی ایل سیلان بن داؤڈؐ کی اولاد میں بھی ہے البتری فہریس بابل کے امیرات نے یہ ثابت کر دیا کرتے اور رقا ایک شخص یوسف نبی کا منصب نامہ بیان کر کے ہیں جس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی کر دیلی یوسف کا باپ ہے ذکر مریم کا۔ مزید مطالعہ فرمائیں؛ توریت میں ہے کہ اور اگر بھی اسرائیل کے کسی تمدید میں کوئی لوگ ہو جو میراث کی مالک ہو تو وہ اپنے باپ کے قبیل کے کسی خاندان میں بیاہ کرے تاکہ رہا سر ایلی اپنے باپ دادا کی میراث پر قائم ہے۔ یوں کسی کی میراث ایک قبیل سے دوسرے قبیل میں ہیں جانے پائے گی لیکن بنی اسرائیل کے قبیلوں کو لازم ہے کہ اپنی اپنی میراث ایسے قبیل میں رکھیں۔ گفتگی ۳۶ : ۹۱۸

چونکہ حضرت مریم اور یوسف، سیلان کی اولاد تھے لہذا بطاابی حکم تورت دنوں کا نکاح نہ بروکت تھا اور نہ ہی ہجرا۔

ایک مسلم حکمران کے لیے

چار رسائل بزرگ کی پڑائی

حضرت عمر ابن حزم انصاری خزر جی ان نوجوان صحابوں میں سے ہیں جن کے جو ہر قابل کو دیکھ کر انھوں نے مل اشہ علیہ وسلم نے فوجیہ بڑی میں ہر داری کو اپنے سامنے رکھ دیا۔ ان کی عمر بھی، اسال بھی کر ان کو ایم سفارتی ذرداریوں پر مقرر کی گیا۔ چنانچہ بخراں کے دہ عیانی پاری جو آنحضرت مل اشہ علیہ وسلم سے نافرہ کے لیے آئے تھے اور جو اپنے علم پر بڑے نازد تھے، ان کے علاقہ میں آنحضرت مل اشہ علیہ وسلم نے حضرت عمر ابن حزم کو عامل احکام (محصل) (ریزیرافر) اور عتم (بلشن) اور مرتبی ایک حیثیت سے مکیجا۔

آنحضرت مل اشہ علیہ وسلم نے اپنی دفات سصرن چندہ قبل ان کو بخراں (مین) میں گورنمنٹر کرتے ہوئے جو تحریریہ ہدایات دی تھیں ان کو امام ابو جعفر دبیل سندھی متوفی ۲۲۲ھ نے امکایت انبی مل اشہ علیہ وسلم کے نام سے اپنے ایک نجومدی شائع کیا ہے۔ یہ ہدایت نام حضرت عمر ابن حزم کے خانہ ان میں محفوظ طلاً آتا تھا۔ امام جعفر دبیل کو ان کے پڑپوتے سے ملا ہے۔

حافظ ابن طبرون نے اپنی کتاب اعلام اسلامیین میں امام ابو جعفر دبیل کے پرے نجومد کو سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ اس کے علاقہ حضرت عمر ابن حزم کے نام یہ ہدایت بہت معقول فرق کے ساتھ احادیث اور تاریخ کی اکتوکتاب میں محفوظ ہے۔

حضرت عمر ابن حزم کے نام آنحضرت مل اشہ علیہ وسلم کے اس ہدایت نامہ کا بوس پیش نظر بانی ہوا ہے اس سے ہدایت ہے کہ چندہ ایام خصوصیات واضح ہوتی ہیں:

(۱) حجۃ الرداع سے صرف چندہ قبل آنحضرت مل اشہ علیہ وسلم نے یہ ہدایات تحریری صورت میں جاری فرمائی تھیں اس لحاظ سے یہ آنحضرت مل اشہ علیہ وسلم کی آخری تحریری ہدایت ہے۔

(۲) انتہائی سند ہیں۔ تحریری اور زبانی سند کے لحاظ سے قطعی طور پر چھوڑ مل اشہ علیہ وسلم کی جاری کردہ ہدایات ہیں جن کے باعثے میں کسی شک و شبہ کی کنجائش نہیں۔

(۳) خوش تسمی سے ہم کو یہ ہدایات ایک سند ہیں (اپکشال) حدود امام ابو جعفر دبیل کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہیں۔

(۴) ان ہدایت سے واضح ہوتا ہے کہ کسی حاکم کی سکھائی میں کن امر کو آذیت حاصل ہونے چاہئے اور حاکم کو کن مفتا کا حامل ہونا چاہئے۔

بسم الله الرحمن الرحيم آنحضرت کے نام سے جو رحمت اور رحمہ ہے۔
هذا ابیان من الله ورسوله یہ اشارہ اس کے رسول کی طرف سے
یا ایلہا الذین آمنوا او فروا اعلان ہے: اسے دو گو: جو ایمان و آئے
بِالْعَقْدِ: ہر محمد پیشان کو پورا کرو۔ (القرآن)
عَمِدَ مِنْ عَنْدِ النَّبِيِّ عدویں حزم انصاری کو میں بیکھنے کے
رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ وَسَلَّمَ لِهِمْ وَابنِ مرقد پر بنی وصلی اشہ علیہ وسلم اک جہاں
حِزْمَ الْأَنْصَارِيِّ حِينَ بَعْثَهُ ہے یہ ہدایت عدویں حزم کو دی جا
إِلَى الْيَمِنِ رہی ہیں۔

(۱) ااصرہ بتقوی اندھہ (۱) وہ اس کو حکم دینے ہیں کہ وہ رمل
ابن حزم اپنے تمام محدثات و فتاویٰ میں فی امسہ مکہ مکہ

آنحضرت سے ڈالتا ہے۔ کیرنک:

اَنَّهُمْ كَمَّنْ هُمْ اَنَّهُمْ مَعَ الذِّي
الْقَوْا وَالْذِي هُمْ الْقَوْا وَالْذِي هُمْ

مَحْسُونُونَ: مَحْسُونُونَ:

(۲) واصرہ ان یا خذ (۲) واصرہ ان یا خذ
الْحَقَّ كَمَا اهْرُو اَنَّهُ واجبات اسی طرح وصولی کر سمجھیج

- شوب واحد شخصی بفسجه
کس طرف کو زندہ بچئے کہ اس کی ترکیل
اٹ السام۔
اور ہر۔
- (۱۶) ولا یعنی احمد شعر
لکھائے ہوں تو ان کا نذار میں، جوڑا
نہاد ہے۔
- (۱۷) وینٹھی اذ اکان بین
کرنے کے لیے، مٹا بر جی ہو تو رگن کر
اس سات سے شکر کر دے رپتے پہنچیں
یا رپتھے، خداون کا فروٹ گئی۔ الک
مرن اخیر داشتہ اور شرکیک کا فروٹ گھا بھیے۔
یعنی ہوں اس کا فروٹ نہ کہ اس کا فروٹ
دھریوں کی طرف جائیں تو ان کو خوار کرنا ہے
جھکا جائے، میں تک کر کہ مرن اخیر
و شرکیک کا فروٹ گئیں۔
- (۱۸) وینٹھی اذ اکان بین
الناس مصلح عن الدعا
الل القبائل والمشائش و
لیکن دعاء هم ال الله
وحده لا شريك له فیمن
لم يدع الله و دعا
الى المشائش والقبائل
فليعطفوا بالسمت حق
يكون دعاء هم ال الله
وحده لا شريك له۔
- (۱۹) اور وگن کو حکم کر کر دھریں پہنچ
چوروں کو اچھی طرح دھوئیں، ما تھوں کی کیڑیں
اوہ پرول کے خنوں کا پانی پینہ میں، وہ
اپنے روپ پر اس طرح کر کر جس طرح
اٹھنے حکم دیا۔
- (۲۰) وامرہ بالصلوة لوقتها
و استئمر الرحمون والختروع
و يغسل بالصبيح و يهجر
بالهاجرة حتى تميد
لما زفر اندر ہیرے میں آ کرے اور سوچ کے
مزرب کی باب بچکے سے قبل نہ اغمرا را کے
اوہ صرکہ نہ اس وقت کر کے بھبھو
زخمی سھاپیں ہوں اس طرح ہر احمدات کی کم
کو دفت مزرب دا کر کے بعد مزرب میں اتنی
نیزی کر کے کرتے تھے تاہم جو جائیں، اوہ
اس کو جی گھر دے کے کجب جو کل ادا کیں
نذار کے لیے پاک کر پہنچا دند جو بچکے
- اٹھنے والے نے اس کو حکم دیا ہے۔
- (۲۱) وراس میں جعلی کی تلقین کر کے اور
اس کا حکم دے۔
- (۲۲) وگن کو قرآن سے حملے اور قرآن
کی بھی پیدا کرے۔
- (۲۳) اور وگن کو اس بات سے بچ کرے
کہ کوئی شخص ناپاکی کی عالمت میں قرآن کر
ماہر۔
- (۲۴) ویعلم الناس ان لا
یس احمد القرآن الا وهو
ماہر۔
- (۲۵) اور وگن کو صاف طریق پر باخبر
ہے کہ ان کے کی تحقیق ہیں اور کی ترقی
ہیں۔
- (۲۶) ویخبر الناس بالذی
لهمو الذی علیہم۔
- (۲۷) ویلين الناس في
الحق۔
- (۲۸) وگن کے تحقیق دینے میں زمی کا درجہ
اختیار کرے۔
- (۲۹) ویشد علیہم فی المظلوم
و ان الله حکرہ الظلوو
مغلی عنہ فقال، «الا لعنة
الله على الفطالین»۔
- (۳۰) ویبشر الناس بالجنۃ
و لسلال کی تبیین کرے۔
- (۳۱) اور وگن کو جنم اور حیثم والمال
سے ڈانتے۔
- (۳۲) اور وگن کی دلاری کر کے تاکہ وہ دین
یقہمو فی الدین۔
- (۳۳) ویعلم الناس معاملہ
کے طریقے اور اس کے ذائقہ سکھائے
اوہ اصراطہ بہ ولحیم الکبر
والحی الاصغر (وہو العسرة)
- (۳۴) وگن کو اس بات سے بچ کرے
لہا کبھی جو شکرے میں نہ ادا کر۔
- (۳۵) وینٹھی الناس ات
لہا اکبھی جو شکرے میں نہ ادا کر۔
این احمد فی توب و احد
الا ان یکون شویا واحداً
کیسے دوں نہ اس نہ اس کے دوں
یئنی طریقہ علی عاقیۃ۔
- (۳۶) وینٹھی ان یجتبی احمد فم
و نذار میں، کوئی شخص ایک پیدا ہے

کیا جناب سالِ نامب صلی اللہ علیہ وسلم کی

پاچ بیوی (معاذ اللہ) اعزازی تھیں؟

سازِ حقیقت جناب مذکور حضرت پرسن (پرس) نے اسلامی برخیزی اسلام آباد کے مجلس "التراسۃ الاسلامیۃ" میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں یہ "انکشافت" کیا ہے کہ جب قرآن کریم میں چار بیوی بیرون رکھ کر کے کام نازل ہوا تو جناب رسالت مصل امیر علماء سلم نے اپنی فرازدگی مسلمانوں میں سے چار کر باتا گا کہ یہ بیویوں کی حیثیت سے اپنے نکاح میں باقی رکھا جیکر باقی پانچ بیویوں کو (معاذ اللہ) اعزازی بیویوں کی حیثیت دے دی۔ اس پر جناب پر فضیل عبد الرحمٰن رحیم فی کا

تحقیقی تصریح الشرعیہ کا آئندہ شمارہ میں

ملاظہ فرمائیں (ادارہ)

دینی مدارس کے باہرے میں مدیر الشرعیہ

کامضمون

رسوں کے سفرِ حج کی وجہ سے اس شمارہ میں ستمان نہیں کی جا سکتا یہ مضمون آئندہ شمارہ میں شامل شامل شامت کی جائے گا۔

انشاء اللہ العزیز

(ادارہ)

بانیہ و قوت خلیل کرے۔

السراح۔

(۱۸) فما همه ان یا خذ من المقام
خس اللہ۔

(۱۹) وما کتب علی المؤمنین
فی الصدقۃ من العتار

عن ماقی البعل و ماقی النساء۔

جس کی تفصیل اس طرح ہے: جسیں زیریں کو دریا بارش نے سرتاب کیا ہے اس کی پیداوار کا ہے حسن۔

و فی كل عشر من الايام شد
و فی كل عشرین من الايام راجع شد
کما گلی برس کی پیداوار کا ہے حسن۔

بروس او نسل پر وہ بکریاں۔

و فی كل سنتین من
البقر جذع او جذمة
و فی كل اربعین من

السم سائمه شاة۔

و فی حکل اربعین من
ذکرها کے سلسلی ای ایسا کہ کیا تھا۔

وہ برسیں چرچے دل بیڑوں پر ایک بکری۔

تو ریت ایں و سمجھیں و غیرہ

کو کوں پڑھا چاہئے؟

بعض مسلمان علماء و شاعر جو قرآن کی ایک آیت کو یاد کر رکھاں
اگر تادریل اپنے اپنے مطلب کے مرافق کرتے ہیں اور اس پس
میں خوب حفظ کرنے میں اور حالاً کو کتنے بھی تحسین دہ جن کو انہوں
نے اپنے آپ لکھا تھا اور کہتے تھے کہ وہ اللہ کی طرف سے
ہیں اور وہ اللہ کی طرف سے ز تحسین مگر جو اللہ کی طرف
سے کہاں تھاں وہ محفوظ تھیں ان میں کچھ بدن نہیں ہوا
تھا۔ انتہے۔ سورہ لقیر کو ۹ میں جو یہ آیت ہے،

وَوَيْلٌ لِّلظَّاهِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ
يَعْرَلُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ رَبِّهِمْ

پس افسوس اور پرچال ان لوگوں کے جو لکھتے
ہیں کتاب اپنے انھوں سے پھر کہتے ہیں
کہ یہ اللہ کے پا۔ سہے انتہے
بیضاوی میں ہے،

وَلَعْنَةً أَرَادُوهُمْ مَا لَكَبُرُوا مِنَ الْتَّابُولَاتِ
الرَّازِيَةِ۔ (شادت قرآن فصل ۲، ص ۱۲)

اور اس سے شاید وہ مراد ہے جوتا و یلات
لیعنی تفسیریں انہوں نے (لیعنی یہ دیوبونے)
زنانے زماں کی بابت لکھیں۔ انتہے

اس کے سروں ایسی کتاب کو محنت نہیں کر سکتے کیونکہ
وہ تو سرسے ہی سے جھوٹی کتاب ہے اسے حکریف نے
کی علاقہ لکھنے میں کتاب ہوں کریں علماء اسلام کا حسن مقید تھا
نسبت تو ریت و انجیل کی ہے وہ روز حکریف لفظی بلکہ اکثر
آئیں ان مقدس کتابوں میں ملاں جانا معتبر علماء اہل کتاب
کے احوال سے لمحت تمام ثابت ہے باوجود اس کے
مسئلہ از کو تو ریت و انجیل سے واقع ہونا ضروری ہے
تاکہ اہل کتاب سے منافرہ کر سکیں اور ان کتابوں کی ملت
سمجھنا تاکہ ایمان جاتا رہے خاص کر اس دلستے کہ ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشتر سے جزریتے والے خدا پر ہوں

امام محمد اسماعیل بنخاری نے تحریف کی تفسیریوں کی ہے
کہ تحریف کے معنی میں بگاؤ دینے کے اور کوئی شخص نہیں ہے
جو بگاؤ سے اللہ کی کتابوں سے لفظ کسی کتاب کا مگر سودا و
عیسائی خدا کی کتاب کو اس کے اصل اور پچھے معنوں سے
پھیر کر تحریف کرتے تھے انتہے یہ قول اخیر صحیح بنخاری میں ہے۔
شاد ولی اثر صاحب اپنی کتاب فوڑا بکیر میں لکھتے
ہیں کہ اہل کتاب تو ریت اور کتب مقدار کے ترجیح میں (لیعنی
تفسیر میں) تحریف کرتے تھے نہ کہ اصل تو ریت میں اور یہ
قول ابن عباس کا ہے۔ انتہے۔

امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر کبیر میں سورہ مائدہ
آیت ۳۴ کی تفسیر کرتے ہیں کہ تحریف سے یا تو غلط تاویل
مراد ہے یا لفظ کا بدنا مراد ہے اور یہ نے اور یہ میں اور بیان کیا
کہ پہلی مراد بہتر ہے کیونکہ جو کتاب بار بار نقل ہو جلی اس
میں تغیر لفظ کا نہیں ہو سکتا۔ انتہے

تفسیر در غثہ میں ابن منذر اور ابن الجائم نے
وہب بن منبر سے روایت کی ہے کہ تو ریت و انجیل جس
طرح کر ان دونوں کو اللہ نے اُتمار تھا اسی طرح ہیں ان
میں کوئی حرف بدلا نہیں گی بلکہ بردتی بدلاتے تھے لوگوں کو
معزز کے بدلے اور غلط تاویل کرنے سے جیسا کہ آج تک کے

وَاقْفُ بِهِنَا چاہیے۔

وَإِنَّهُ لِتَشْرِيفِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ نَزَّلَ بِهِ الرُّوحُ
الْأَدِيمُ ۝ عَلَى قَلْبِكَ تَكُونُ مِنَ الصَّادِقِينَ
بِسَانَ عَرَبِيٍّ شَيْئِينَ ۝ وَإِنَّهُ زَرْبُ الْلَّهِ يَنِينَ ۝ أَوْلَمْ
يُلْيِنْ تَهْمَمْ أَيْهَةَ أَنْ يَكُلُّهُ عَلَيْهِ بَنِي إِسْرَائِيلَ
أَوْرَ بِالْعَقِيقَتِ يَأْتِيَهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ سَآتِرَا
رُوحُ الْأَمِينِ نَفَسَ اسْتَيْرَے دَلِ پَرْ كَوْبَحِي اِيكِ
ڈَرِنِے رَالَّا بِرَحْمَاتِ زَيَّانِ بَرِبِّی مَیں اور بِالْعَقِيقَتِ
یَرِہ سِپُون کے صَحِيفَوْن مِنْ اور کی ان کے دَلَے
یَرِہ شَفَانِ بَنِی بَرُونی کَبِنِی اِسْرَائِيلَ کے عَلَمَاءِ اسے
جَانَتِ ہیں۔ (سُرَرَہ شُورَا)

اب اگر سِپُون کے صَحِيفَوْن سے ہم وَاقْفَتْ نَبُولِ توکِیں
یَسُودُونَ نَصَارَیَے سے کہ سکیں کہ سِپُون کے صَحِيفَوْن میں ہے
اس کی تغْییرِ مِنْ بِضَادِی نے لَکھا ہے کہ اس کا ذکر بِالْأَسْ
کے سَعْنَے کِتبَ مَتَقَدِّمِینِ مِنْ مَرْقُومِ ہیں اور کِتبَ کو تَسْبِ
جَانَتِ ہیں کہ تَوْرِیتْ دَلْجِیلَ ہے۔ چاپِ کِشَانِ مِنْ مَهَّ
لَکھا ہے۔ كَالْتَّوْرَادَةُ وَالْأَلْجِيلُ یَنْدِنَتِبَے مُرَادِ تَوْرِیتْ دَلْجِیلَ ہیں۔
إِنَّ الْتَّوْرِيدَ يَكْتُونَ مَا آتَنَاكَ مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْحَدِيدَ
مِنْ تَعْدِيَةِ بَيِّنَاتِهِ لِلْتَّامِ فِي الْكِتَابِ أُولَئِكَ
يَعْصِمُ اللَّهُ وَيَعْصِمُهُمُ الظَّاهِرُونَ (سُرَرَہ بَقْرَا)
بِالْعَقِيقَتِ جَوَگُوں قُھِیاتِ ہیں ان صَادِتِ باَلِ اور
ہُدایوں کو جو ہم نے نازل کیں بعد اس کے کہ ہم کِتاب
میں ظَاهِر کر کچے ان لوگوں کے دَلَے اسیں لَعْنَت
کرے گا اَللَّهُ اَدْلَعْنَتْ کریں گے لَعْنَتْ کرنے والے

اس آیت کا شانِ زَوْلِ اِن اسماں کی روایت سے
سِیرَتِ بَشَانِ میں اس طرح پڑے کہ معاذ بن جبل اور سعد
بن معاذ اور خارج بن زید نے بعضے یَسُودِی عَالَمَوْن سے
تَوْرِیتْ کی کسی بات کا استفسار کیا یَلْکِن یَسُودِی اس کِرَان سے

یَسِیْ کَتْ بَیْسِ ہیں۔ اس کے سوا علَمَاءِ اسلام اگر تَوْرِیتْ
وَغَیرَہ کو حُجَّتْ کیں تو اس کا نَصَارَیَے کِتبَ تَعْقِینَ کریں جب
تک مُعْتَرِفُ اَنَّ عَلَمَاءَ تَوْرِیتْ دَلْجِیلَ کی تَعْرِیفَ کا اَفْرَارَۃ
کریں۔ اس جگہ میں نے یہ سب قولِ مُصْرِنِ وَغَیرَہ ارض
سَلَازَن کی تَغْیِبَ کے دَلَے نَقْلَ کے جو سُجَّہتَ ہیں کہ
تَوْرِیتْ دَلْجِیلَ کو اَنْجُھَ سے عَجَبَ نَدِھِیخَانَ چاہیے اگر وَغَلِیلَ
وَغَیرَہ پُرِّھَنَا جَانِرَ نَسِیْرَ ہے نَحْوَهُ بالَّسْتَه

الَّذِينَ آتَيْتَهُمُ الْكِتَابَ يَشْوُهُنَّهُ حَقَّ تَلَاقِتِهِمْ
أَذْلِلَتْهُ نَيْرَمَنْوَنَ یِہِ وَمَنْ يَكْفُرُ بِهِ فَأُولَئِكَ
هُمُ الْعَسْرُونَ الْخَ (سُرَرَہ بَقْرَا کو ۱۴۳)

جو لوگ کو دی ہم نے ان کو کِتاب پڑھتے ہیں اس کو حق
پڑھتے اس کے کا یہ ہے اگر ایمان لاتے ہیں ساختہ اس کے
اور جو کوئی لکھ کر ساتھ اس کے پس یہ لوگ دی ہیں
زیاد پانے والے انتے

اب بَشَانَ کے لیے دو ایک مقام اور بیان کروں
جس سے معلوم ہو گا کہ اِبْ اسلام کو یَسُودِ نَصَارَیَ اور دُنْیَا
کی سب توہن سے بحث و مناظرہ کرنا مُقتضَیَ تَعْتِیَت
اسلام ہے بلکہ خدا ہی نے سَلَازَن کو مناظرہ کا طَرِیقہ تَعْلِمَ کیا ہے
کہ یَسُودِ نَصَارَیَے کے عَقَابِ کی تَرْدِید اور ان کی کِتاب کے
مَصَانِیْمِ سَکھلَوْے چاپِ بَقْرَا قالَ اللَّهُ تَعَالَیٰ حَلْ شَانَ
إِنَّ هَذَا الْبَهِي الصُّعْدَفِ الْأَذْلَنِ صُعْدَفِ اَبْرَاهِيمَ
وَمُوسَى۔

بِالْعَقِيقَتِ یَہے پہلی کتاب میں کہ بَقْرَا میں ابْرَاهِیم
اور مُوسَى کی۔

اب اگر کرنی تَوْرِیت سے نَادَقْفَتْ ہو تو کیسے کہ کے
کِصْفِ اَبْرَاهِیمَ وَمُوسَى میں یَسِیْ تَعْلِمَ نَجَاتَ اور آخِرَتْ وَغَیرَہ
کی مَرْقُومَ ہیں جو قرآن مجید ہیں۔ اس یَسِیْ اپنے دھرے
کے اسْتَبارَکی غَرض سے سَلَازَن کو تَوْرِیتْ دَلْجِیلَ سے

فَتَبَّعَهُ وَهُوَ رَوَاهُ ظُهُورِهِمُ الْخَ (آل عمران)
”یعنی وہ آگلے کھادیں گے اپنے پیٹ میں اور خدا ان سے بات نہ کرے گا قیامت کے دن اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے دامنے برگا سنت مذاب اور جب خدا نے اقرار بیان کر گئے جنہیں کتب دی گئی تھی کہ اس کو بیان کریں یعنی آدم سے اور نہ چھپا دیں پس انہوں نے چھینک دیا وہ اقرار اپنی پیٹھ کے پیچے۔“

یہاں بھی وہی الزام ہے جو قرآن میں بار بار توریت و غیرہ کے معنا میں چھپائے پر یہودیوں کو دیا گیا میں ان کو تورتی کے معنا میں اُس دن میں مسلمانوں میں مشترک ہو کر ہوتے تو بھپر یہودیوں کے چھپائے کی شکایت یا تھی اور اسلام کی فضیلت ظاہر کرنے کے لیے اور کسی تدبیر کی حاجت کیا ہوتی کیونکہ حضرت موسیٰ نے توریت میں بنی اسرائیل سے صاف فرمایا تھا کہ ایک نبی میری ماندہ برگا۔ تم اس کی مسنا میں اب وہ دن آیا ہے کہ کتنے بڑے کرت اور ہر زبان میں توریت کا تحریر ہو جانے کے سبب اسلام کی فضیلت اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر توریت و انجلی سے ایسی صاف اور واضح بیان ہوتی ہے جو اس سے پشتہ کبھی نہ ہوئی تھی۔ غرض اسی طرح الزام توریت چھپائے کی بابت یہودیوں کو بار بار دیا گیا ہے۔ دکھلو سورہ العام وغیرہ۔

وَسُلِّمَ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكُمْ مِنْ رُّسُلِنَا
لِيُنَذِّرَ قَوْمًا مِنْ رَسُولِنَا مِنْ نَجْمِنَا
بِئْدِ بَحْبَبِ (زَرْفَ)

پوچھ جان رسولوں سے یعنی ان کی اُست سے بھیاؤ میں لکھا ہے ان کی اُست اور ان کے علماء دین سے اور کتاب میں ہے کہ یہود و نصاریٰ کی اُست سے۔ اب خالی کہیے کہ ان سے پرچھا از روئے توریت و انجلی سے تھا یا کچھ ان کی

چھپا گئے اور بتلانے سے الکارکیا پس امشتاقانی نے یہ آیت نازل کی کہ جو لوگ چھپائے ہیں انہی اور تفسیر حسینی میں ہے۔ اِنَّ الَّذِينَ حَمَلُوا الْأَثْرَارَ يَوْمَ جُودَ رَبِّ الْعَالَمِينَ چھپاتے ہیں فَأَنْزَلْنَا جُو هم نے آتا مِنَ الْبَيْتَنَاتِ تَوْرِيتِ میں واضح دلائل سے وَالْهُدُوْيَ رَاهِ دِكْحَانَ یعنی بہارت میں بُغَدَ مَا بَيْتَنَاهُ بعد اس کے کہ ہم اسے بنی اسرائیل کے لیے بہارت کے طور پر جایا کیا۔ فَ الْكِتَابُ تَوْرِيتِ میں یعنی ہم واضح کرتے ہیں اور سچھا ہے میں۔ دیکھئے کہ مسلمانوں سے جو یہودیوں نے توریت کو چھپا پا تو یہ بات خدا کا ایسی ناپسند معلوم ہوئی کہ اس شدت کے ساتھ ان پر لعنت کی۔ بیدن سے ظاہر ہے کہ خدا کو تورت سے مسلمانوں کو واقع کرنا کس قدر منظور تھا کہ اسے چھپانے کے سبب یہودیوں پر ایسی سخت لعنت فرمائی اور عصراً اسی سرورہ میں حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ تَكَبَّرُوا مِنْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ
يَمَّا بَعْدِيْنَ یَمَّا بَعْدِيْنَ کہا ہے کہ انہوں نے عزم دنیاوی کے واسطے ان شادتوں کو جو توریت میں دینِ اسلام اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت تھیں ظاہر ہے کیا۔ پس اگر مسلمان توریت کے ان ضمرونوں سے واقع ہو جاتے تو یہودیوں کے چھپائے سے تھپر عقاب کی تھا کہ جو چکر اس زمان میں توریت عربی زبان میں ترجمہ نہ ہوئی تھی (دیکھو تواریخ البر الغذا جو ساتوں صدی بھری میں تھا) اس سبب سے ان باوتوں کا اعلان صرف یہودیوں پر ہی مصخر تھا اور جب کہ وہ ایسی باوتوں کو چھپاتے تھے تو اللہ جلت اُنہیں ان کی اس حرکت سے سخت ناراض بہ کفر فرمایا کہ

أَوْلَئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي نُطُوْجِنِمِ إِنَّ اللَّهَ أَنَّ رَوْلَدَ
يُكْلِمُهُمْ اِسْتَهْمَمْ يُرَوْمَ الْقِيَاسَةَ وَلَدَرِيزِكِيَهُمْ
وَلَهُمْ سَدَانَ مَائِسَمَ دَادَاجَنَّ اللَّهُ مِسَانَ الْمَرْنَةَ
أَوْتُوَالْكِبَتَ لَبِتَشَهَ بِسَانَ وَلَدَكِلَمُوْسَمَهَ

فَسَلُّمُوا أَهْلَ الْدِيْنِ كُوْنُتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
پس پرچہ اب ذکر (یعنی اب کتب الٰہی) سے اگر
نہیں جانتے ہو۔

اد راسی طرح سورہ انبیاء کو رکھا میں ہے اور سورہ آل عمران پر
بھی ہے

أَنَّمَا تَرَى إِلَيْنَا الَّذِينَ أَرْتَوْا لِصِيفَبِيْنَ الْكِتَبِ
يُدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ لِيَخْكُمْ بَيْنَهُمْ
ثُمَّ يَقُولُ فَرِيقٌ مِنْهُمْ رَهْمٌ مُعْرَضُونَ
یعنی کیا تو نے نہیں دیکھے وہ لوگ جنکو خاطبے
ہوتے کتاب میں سے وہ بلاستے ہیں انہوں کی کتاب کل کافی
تاکہ وہ فحیلہ کرے درمیان ان کے پھر اٹھے پھرے
ایک فرقی ہٹ کر اور وہ من پھیرنے والے ہیں۔

تفہیمین میں ہے کہ ایک دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہود کے ایک گروہ کا سلام کی دعوت دی یعنی انہیں بدنی
نے کہا میں آپ کے ساتھ اپنے علماء دین کی موجودگی میں شکار
کر دوں گا حضرت ملی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ صحیفہ توریت
سے لیا جائے کہ جو یہی صفت اور نعمت پر مشتمل ہے۔ انہوں
نے اس سے انکار کیا اور وہ اہمیت نہ لائے تو ائمۃ تعالیٰ نے
فرمایا کہ یہ توریت پڑھتے میں پھر من پھیرنی ہے ان میں سے
ایک گروہ جو رو سامیں اور یہ حق سے اعراض کرے ہیں۔
انتہے۔ یہاں سے مناظر کا فائزون صمیح داشتندہ دل کو حعلوم
ہو جائے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے
مناظر کے وقت قرآن مجید پیش نہیں کیا کیونکہ وہ اسے نہیں
مانتے تھے بلکہ انہیں کی کتاب مٹکوا ہی۔ اب وہ لوگ جنہیں
توریت و انبیاء سے دافت کاری نہیں ہے کیونکہ اپنے کسی عوی کے ثبوت میں
اسی بحوث کر سکتے ہیں اور جو لوگ اس سے بے پرواہیں ثابت ہوں گی
وہ دین سلام اور خدا اور ہم اس کے نام کی حالت بھی کچھ غرض نہیں ہے اور
تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پسند نہیں کرتے (از زید حاجیہ ص ۲۵ تا ۳۰)

بانی بولنا تو سے غرض بھی۔
فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مَعَ آنِزَلْنَا إِلَيْكَ فَاقْسِمْ
الَّذِي نَهَرْتُ فَنَكِتَبَ مِنْ قَبْلِكَ (کوہ نس)
یعنی پس اگر تو ہے شک میں اُس سے جو آنرا
ہے تم نے تیری طرف تو پرچھاں سے جو پڑھتے
ہیں کتاب بخوبی سے پلے والی۔

چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی محض تھے کہ کوئی
کتاب پڑھنے کے تھے اور اگر پڑھنے کے تو توریت عربی
زبان میں نہ بھی بلکہ عربانی میں بھی۔ اس سب سے حکم ہوا کہ
پرچھاں سے اور جو شخص آپ توریت پڑھ سکتا ہو تو پڑھنے
کی نسبت یہ زیادہ بہتر ہے کہ وہ آپ توریت میں دیکھے
مگر جو لوگ کران اُتھوں سے قوانکار نہیں کر سکتے مگر
توریت کے پڑھنے سے گھبرا تے ہیں ان کی شاہ ایسی ہے
کہ خط کر کر نہیں کھوئے مرف قاصد سے زبانی خبر پڑھتے
ہیں۔ یعنی بڑی تسلی کو چھوڑ کر ادنیٰ تسلی کی طرف دوڑھتے ہیں۔
وَلَعَلَّهُ أَتَتْنَا مُوسَىٰ بِسُبْحَانَ رَبِّهِ بَيْنَتِ فُسْلَلَ

بَيْنَ أَسْرَائِيلَ إِنَّ رَسُولَهُ بْنَ اسْرَائِيلَ

یعنی اور بالحقیقت ہم نے مومنی کو نوشاپیاں

صاد رہیں پس پوچھ جی اسرائیل سے۔

اب دیکھئے کہ ان شناختیوں کا ذکر توریت میں ہبت
تفہیم کے ساتھ ہے۔ اگر کوئی توریت سے خوب راتف
نہ ہو تو کیونکہ یہ نو گزوں کے کیونکہ قرآن مجید میں اسرائیل کا بڑا
کا حوالہ دیا گیا ہے پس مردہ ہے کہ انہیں کتابوں سے ثابت
کیا جائے پوچھ جی اسرائیل سے یعنی توریت کے پڑھنے والوں
سے درخواست کی زبانی با توں کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔ درستے
یہ کہ حضرت موسیٰ اُنہیں لوگوں کے درمیان تھے پس انہیں
کی کتابوں سے اس کا ثبوت بست محسن ہے اور یہاں بھی
یہی بات ہے کہ پرچہ اب کتاب سے۔ اسی طرح سورہ نہیں ہے۔

محمد اسلم رانا، امیر شریعت اہل سار المذاہب لاہور

علّامہ عبد العزیز صفت علی اکی فسیہ قرآن کا ایک مطالعہ

اسے منتبہ نہ کہیتے۔ ہوتا ہے تھا کہ فتنی پیشہ اور بد کردار لوگ ماروٹ اور ماروٹ کو گھرتے اور ان سے احراز کر کے دریافت کرتے کہ آپ ہمیں تحریس تو روکئے ہے میں گھنی ہو تو تباہ کے سر کتے کہیں ہیں۔ وہ ہمیں کون سے غالی جن پر حکما اطلاق برتا ہے؟ فرشتے انسیں تنبیہ اور دین کے بعد کہ اس فن سے کام لینا کفر ہے۔ جب انسیں آگاہ در خبردار کرنے کے لیے ان اعمال و اقوال کی نقل و حکایت ان کے سامنے کرتے تو فتنی پیشہ لوگ اس سیہ فائدہ اٹھاتے کہ خود اس فن ہی کے سکیھ جانے کا کام ہی نہیں لگتے۔ بالکل ایسی ہی بات جیسے آج کوئی کسی فتنیہ عامم سے دریافت کرے کہ شوت اور گروہ کا اطلاق کن کن آہنیوں پر ہتا ہے اور بھر ان سے بچنے کے بجائے اٹ انسیں طریقوں پر عمل شروع کرے (تفصیلات کے لیے ملاحظہ پر تفسیر راجدی)

اس ضمن میں ایک اخباری مضمون یاد ہے۔ جاپانی پولیس نے عامم کو چوروں کے تھکنڈوں سے آگاہ کرنے کے لیے ایک کتاب لکھ کر رکھ دی۔ ایک چور وہ کتاب پڑھ کر اس پر نوٹ لکھ گیا۔ "شکری۔ مجھے چوری کرنے کا ایک طریقہ یہ کتاب پڑھ کر معلوم ہوا۔"

ان فرشتوں کی ذیلی لوگوں کو جادوگری سے بچنے کے لیے اس کی حقیقت دیابت سے آگاہ کرنا تھا۔ وہ جادو سکھانے کی طرف سے نہیں بچنے گئے تھے۔ ان کا

اگر زی میں ترجمہ و تفسیر قرآن مجید پر بہت مخوذ ہا کہ ہو گا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ پرد فیض علی ر عبد اللہ بن عوفؓ کے ترجمہ اور مختصر حواشی کا بڑا چرچا ہے۔ یورپی اور امریکی ملک میں یہی تفسیر مقبول ہے۔ ترقیاً سبھی اشاعتی اور بینی اور اے سبھی ملت مسلم در لذت لیگ اسی کو چاہتے اور شائع کرتے ہیں۔ اندریں حالات اس ترجمہ اور تفسیری حواشی کا مختصر سا مطالعہ مرزوں معلوم ہوتا ہے۔

قصہ ہاروت اور ماروت کا

سماروت اور جادوگری

کے فن میں شدید رحل پیچی لیتے تھے۔ جب ان علوم کا زور حصے بڑھ گی اور عوام کے اذان میں ادیانِ حق، امنیاء کرام اور ادیانے صاحبین کی حیثیت خلط ملنا اور خراب ہر کراہیوں، ساحروں، عاملوں اور شعبدہ بازوں کی سلطی پر گئی تو اللہ تعالیٰ نے حق و باطل کے ان دو ملبہوں کو ہر کوئی کے درمیان نمایاں فصل و امتیاز کرانے اور اصلاحِ احوال کے لیے ماروت اور ماروت دو فرشتوں کو انسانی صورت و قاب میں بھیجا جو اپنی اصل حقیقت کے لحاظ سے فرشتے تھے لیکن جب ایک غرض خاص کے ساتھ انساؤں کے دریان رہنے بننے کے لیے بھیجے گئے تھے تو ظاہر ہے کہ ان کی شکل دشابت، رنگ و روپ اور جسم و قاب انساؤں ہی کا ہو گدیے انسان نامانکر کسی پر بھی حقیقت بخرا کر نہ کھو لتے، کسی کو بھی کھاتے سمجھ پر مطلع نہ کرتے جب تک

بیچاروں کو تو جو حکم ملے فقط اسی پر عمل کئے ہیں (تحریر ۲۰)۔
فرشتوں کو عورتیں کن مشکلین عرب کا شیوه تھا۔ (زمرف ۱۹)

بابل کی مشکوک پوزیشن [تفسیر قرآن مجید لکھنی،
جس زمانہ میں عمارت نے

بر صحیر میں انگریزی اقتدار عربی پر تھا، انگریزوں کے
ذہب اور افکار و نظریات کی برتری کا دور دور تھا
بابل سے متعلق اس کے اپنے پروگاروں کا اعتقاد تھا
ڈ انوادول نے علم تعمید اور سائنسی علوم نے بابل
کے بیانات کی دھمکیاں اڑا کر رکھ دی تھیں۔ بابل پر
سے لوگوں کا اعتقاد اٹھ چکا تھا۔ حتیٰ کہ حضرت ابو ہبیب
رسولؐ اور عیینؐ محض فرضی اور تخلیقی سنتیاں شمار کیے
جانے لگے تھے۔ پادری میں لکھتے ہیں: "بعض مصنفوں
کا خالی تھا کہ بزرگان اسرائیل اور ان کے آباء اجداد کی کمائی
من گھرست افسانہ ہے اور ابراہیمؐ محض خالی ہتی ہے"
(ہماری کتب مدرسہ مصطفیٰ اوری جی۔ ۱۔ میلی ایم۔ اے
ترجمہ پر فضیلیہ ایس امام الدین، سرکے۔ ایں نام
مطبوعہ ۱۹۸۱ء ص ۱۱]

ڈاکٹر گورنر قلم طازہ ہیں: "ہمارا ایمان بابل میں اس
درجہ بڑھ گی کہ تم مانندے گئے کہ اس کا ہر ایک بیان صحیح ہے
ان ایام میں اس امانت کو بڑا دھپکالا کا ہے۔ صرف یہی
نہیں کہ ساتھی نے نامکن کر دیا ہے کہ ہم ہمیں کہ دنیا کی
یا ہماری نسل کی بابل کے بیان کے مطابق پریمش ہوئی
صرف یہی نہیں کہ اسرائیلوں کی مذہبی رسوم اور باقی سے
دوسری قوموں میں بھی یا ای جانی معلوم ہو گئی ہیں صرف
یہی نہیں کہ پرانے عہد نامہ (سیاں بابل کے پیشے حصہ۔ علم)
کی تاریخی میں اب محض کہا یا ثابت ہو گئی ہیں بلکہ کوئی
نے یہاں تک حل کر دیا ہے اور وہ ہمارا تکمیلے عہد نامہ
(سیاں بابل کے دوسرے حصے۔ علم) کی تکمیل کر رہی

جادوں سکیم جانا لوگوں کی اپنی بدکرواری تھی۔
علامہ صاحب لکھتے ہیں: "ہاروٹ اور ساروٹ
کو بنا ڈال فرشتے کیا گیا ہے۔ اس کے معنی ہیں "علم اُنمیں
(یا حکمت) اور طاقت والے اچھے اور بدی": جدید زبانوں
میں اچھی اور خوبصورت عورت کو فرشتہ" کہا جاتا ہے۔
قدیم روایات میں فرشتوں کو رشت بتایا جاتا تھا اور جو عطا
میں نے بیان کی ہیں ان سے مشرب کی جاتی تھیں جس کے
طلب اچھائی، علم، حکمت اور طاقت تھا۔ ان کا دوسر
وہ زمانہ فرضی کیا جاسکتا ہے۔ یہودیوں کی کتاب مدائن
میں دو فرشتوں کی کافی ہے جو حق تعالیٰ کی اجازت
سے دنیا میں آئے میکن ہوس کا شکار ہو گئے۔ بطور مثلاً بابل
میں پاؤں سے باندھ کر لکھا دیے گئے۔ ابتدائی میانوں
میں بھی گنگا فرشتوں کا سزا پانہ ادا جاتا تھا۔ ملکن ہے یہاں
ایسی روایات کی طرف اشارہ ہو۔"

اس موقع پر انہوں نے (حاشیہ م ۱۳) بابل سے
سے جو دو جوابے دیے ہیں حسب ذیل ہیں:

① "کیونکہ جب خدا نے گاہ کرنے والے فرشتوں کو
چھوڑا بلکہ جنم میں بھیج کر تاریک غاروں میں ڈال دیا تاکہ
عدالت کے دن تک حرast میں رہیں": (۲: ۲۷ پیغامبر ۲۰:۲)

۱۳ درجن فرشتوں نے اپنی حکومت کو قائم نہ کھا بلکہ اپنے
خاص مقام کو پھیپھڑ دیا ان کو اس نے دامی قیدی میں تاریکی
کے اندر روز منظیم کی مدد تک رکھا ہے:

(یہودیہ کا نام خط ۱: ۲۰)

ہاروٹ اور ساروٹ کے قرآنی فقرے کے باہم
علامہ صاحب کے مذکورہ خیالات خاصے گراہ کن ہیں۔
اس کا مدائن اور بابل کے مذکورہ حوالوں کی طرف
افتباً ہے۔ مذکورہ خیالات خاصے افلام اور تاریخی تہذیبی
کا خواز ہے۔ نافرمانی قرآنی فرشتوں کا شیوه نہیں ہے۔ ان

ہے کہ جماں سے بحث وینے والے ایسے۔ اسلام کی شخصیت پر بھی مشکل یہ جا رہا ہے۔ یہ عات ہے کہ پیدائش، باعثِ عدن، آدم کے گنہ کرنے اور عوفان (زوجِ اسلام) کے بیان میں بھی ساتھی کی صحت نہیں مل سکتی۔ یہ ویسی بھی کہانیاں ہیں جیسے کہ پرانے زمانے کے لوگ دنیاکی پیدائش کے باسے میں بنایا کرتے تھے اور اپنی لوگوں نے بھی درسرے لوگوں کی طرح ایسی کہانیاں بنائیں۔ (اسانیں لکھیا۔ مصنفہ ڈاکٹر گور تر جو بستر ہے ذی عنبر تحسیلدار مطبوعہ ۱۹۷۲ء صفحات ۹۵-۱۰۶)

یہودی مفتر ہے۔ ایسے ہرگز نہ لکھا: ایک بابلی پیغمبر کے تھار کتاب پیدائش میں بزرگوں (ابراهیم) اسحق اور یعقوب۔ اسلام کی کہانیوں کو جھوٹ د جعل سازی کا لینڈہ قرار دیتے تھے۔ زیادہ سے زیادہ انہیں روایات تکتے۔ پر مستند تاریخ کا درج فتنے کو تقدعاً تیار نہ رکھتے۔ ان بیانات کی متعول وضاحت کرنے سے بڑی بڑا اور کفر کوئی نہیں تھا۔ ایک نقاد نے ابراہیم کو "لاشور کی تخلیق" کہا، درسرے نے بے جان پتھر پکارا، تمیرے نے تاریں دلتے آسمان۔ اور چونکہ نے مقدس مقام قرار دیا۔ (یہودی سپری بابل مطبوعہ ۱۹۷۴ء)

مسلم متاثرین

مسلم متاثرین سے اقتداء حسن چکا تھا۔ انگریزوں کی فلامی سے بحث وینے حاصل کرنے کی بجائے بڑی کوشش کر کی آزادی ہند، ۱۸۵۷ء ناکام ہو چکی تھی۔ مسلمان ملکوم اور شکستہ دل رکھنے۔ قلی محاذ پر کام کرنے والے اصحاب بھی نکری سطح پر انگریزوں سے متاثر و مرعوب ہوئے بغیر زرد کے اور قرآن حکیم کو بھی اپنے آقاوں کی بابل کا ساختاں کرنے لگے۔ اس ضمن میں جسٹس مولانا محمد عثمانی عثمانی نے خوب لکھا:

"انہیوں صدی کے آغاز میں مغربی فرضیہ کی سرسری معلومات کی بنیاد پر عالم اسلام کے بعض جدت پسند حضرات اسلامی عقائد میں سے ان تمام چیزوں کا انکا کر بیٹھے تھے جنہیں مغرب کے لوگ تو ہم پرستی کا طعن دیا کرتے ہیں۔ اس وجہ سے انہوں نے قرآن مجید میں ایسی تحریفات کی ہیں جنہیں دیکھ کر دل روزا ٹھتا ہے اور اس غرض کے لیے قرآن کریم کی تعریف ادا صی ایات کو مجاز، استعارہ اور تشبیل قرار دے دیا ہے۔ مثال کے طور پر قرآن کریم میں دیہوں مقامات پر حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق، ان کے آگے فرشتوں کے سجدہ ریز ہونے اور ابلیس کے انکار کا واقع بیان ہوا ہے لیکن چونکہ مغرب میں ڈاروں کا نظریہ ارتقا اُس دور میں کافی مقابل بورنا تھا اور اس کی کچھ ناتمام سی اطلاعات ہندوستان میں بھی پہنچ رہی تھیں اس لیے انہوں نے یہ دعویٰ کر دیا کہ قرآن کریم نے حضرت آدم علیہ السلام، فرشتوں اور ابلیس کا جواب ا Lund بیان فرمایا ہے وہ مغض ایک تشبیل ہے اور آدم علیہ السلام کا کوئی شخصی وجود ہے ز فرشتوں کا اور ز ابلیس کا۔ چنانچہ سریعہ محدث لکھتے ہیں: "آدم کے لفظ سے وہ ذات خاص مراد نہیں ہے جس کو عموم انسان اور سب کے ملبا و آدم علیتے ہیں بلکہ اس سے نوع انسانی مراد ہے" (غیر و غیره (علوم القرآن مصنفہ مولانا محمد عثمانی عثمانی مطبوعہ ۱۹۷۸ء ص ۲۳۷)

مردانہ صاحب مزید رقم مڑا زہیں: "سرستہ اور ان کے ہم نوازوں نے پورے قرآن کرشا عزاد تیشلات کا مجموعہ بن کر لکھ دیا۔" (الیفاضت ۳، ۲۰۰)

رائم الحروف کو مرتضی غلام احمد قادری کا کوئی مطلع نہیں ہے البتہ ان کے ایک دست، راست محمد علی لاہوری کی

تفسیر بیان القرآن" و یعنی کا موقع ملے جو مجاز تہیل، تبیر استعارہ، روحاںیت، مراد، مطلب یعنی کی اصطلاحات کے گرد گھوم کے رہ گئی ہے۔

علام عبد اللہ یوسف علی ہمی اُسی دور کی پیغمبار تھے بابل کے مندرجات کے حشر سے دافت تھے۔ زمانہ کی ہمارے نفاذ اور اپنے پیغمبر نوں سے مزدور تاثر تھے جس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ العیاذ باللہ۔

۱) سورہ بقرۃ آیت ۴
عیاںیت سے تاثر کی تفسیر میں لمحتے ہیں کہ طور پر حضرت موسیٰ کو دس احکام اور شریعت دی گئی تھی۔

واضح ہو کہ یہودی (اوہ میانی) عقیدہ کے مطابق اپنے کو دنخیاں ملی تھیں۔ ان پر دس احکام لمحے ہوئے تھے۔ (خروج ۲۳) باقی شریعت آپ کو مزبانی بتائی جاتی تھی۔ (خروج ۲۵) اوہ راپت وہ احکام آگر قوم کر ساتے تھے۔ (خروج ۲۶) اور لمحتے تھے (استنا ۲۲: ۲۱) مسلمان کے ہان دس احکام اور شریعت کا جانبدانی تھا۔ نہیں ہے۔ تھیاں کافی تھیں۔ لفظ اتواع رجع کسرال کے ساتھ آیا ہے۔ ان پر عمل شریعت لمحی ہرنی تھی۔ تورات وہی تھیاں تھیں۔ علام صاحب کا بحثیت مسلمان یہودی نظریہ بیان کرناست غلطی ہے۔

۲) عیاںیوں کے ہاں قائدہ ہے کہ سن میوسیٰ کو انگریزی میں A.D. لکھ دیتے ہیں جو لاطینی اصطلاح ANNO DOMINI کا مخفف ہے۔ اس کے معنی میں

YEAR OF OUR LORD یعنی ہمارے خداوند یوسف عیسیٰ کی کلیعے۔ کے سال میں ملا شہزادہ کو انگریزی میں A.D. 400 لکھیجی۔ یہودی کن میوسیٰ کو D.E. کی بجائے سیدھا C.E. کہ دیتے ہیں۔ یعنی CHRISTIAN ERA

ہمارے علماء صاحب سن میوسیٰ کو A.D. لکھ کر اپنے آپ کو یہودیوں سے بھی گی گز راشابت کر گئے۔

۳) میانی یسوع کو JESUS اور یسوع کو CHRIST لمحتے ہیں۔ علام صاحب کا ان کی تقدید کرنا لمحتے ہے۔

JESUS کی بجائے ISA اور CHRIST کی جگہ سیدھا JESU ملکنا چاہیے تھا۔

۴) طہری ۳۹۸۲ میں "خداکی بادشاہت" Kingdom

God of اور زشت ۷۸، ۷۹ میں بشارت اسلام
GOD خالتا میان اصطلاحات ہیں۔

عرب دائیں سے بائیں لمحی جاتی ہے اور انگریزی کے بائیں سے دائیں۔ علام صاحب نے انگریزی کو ترجیح دی اور اس کی تقدید میں قرآن میں بائیں سے دائیں لمحتے گئے۔

ان کا یہ رد تیر ایک عام آدمی کو بھی بری طرح لھکتا ہے۔

۵) قادیانیت سے تاثر ۱) سورہ اشراء آیت ۱۵۸ میں یسوع کے خداکی

طرف اٹھانے جانے کی تفسیر میں لمحتے ہیں :

"اس آیت کی تعلیمی تفسیر میں اختلاف رائے ہے۔ الفاظ

ہیں : یہودیوں نے سیکھ کر قتل نہیں بلکہ اشراپ کرنے سے اپنی طرف اٹھایا (رَفِعَ) ایک کتب فکر ONE SCHOOL

کی رائے میں یہ کہ پر عالم انسانی سوت دار دنیس ہوئی تھی بلکہ

آپ آج تک جسم کے ساتھ آسانی میں زندہ ہیں۔ درسرے

کتب فکر کا کہنے ہے کہ آپ دفات پا گئے تھے۔ (وقوفیتی)

الماہہ: ۱۲۰) لیکن اس وقت نہیں جب آپ کو میں

دیا جانا فرض کیا گیا تھا۔ آپ کے "خداکی طرف اٹھانے جانے

کا مطلب ہے کہ یہودی نظریہ کے مطابق ایک مجرم کی حیثیت

سے بدنام کیے جانے کے بجائے انتہائی سخا ت پر کو

اپنے رسول کی حیثیت سے سرفراز فرمایا۔ اگلی آیت بھی عجیب

یہی رفع کا لفظ سورة ۱۰۳ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پارے

میں بھی بذکر رہے۔

کرنا نہیں۔

۲ سورہ بقرہ آیت ۱۴۵ صاحب سنت کے داقر من روی محمد علی کا باقاعدہ نام لے کر اس سے استفادہ کرتے ہیں۔

۳ ان کے ان جن کوئی باقاعدہ مخفوق نہیں ہیں توجہ "میزیری" یا مخفی وقت ہیں (حاشیہ ۹۲۹) سورہ جن (۵۶۷۸) میں اپنے استاد محمد علی کی پیروی (دیکھیں بیان القرآن تفسید سورۃ الجن) میں جن ان لوگوں کو کہتے ہیں جو عرب میں اجنبی تھے۔

تَشْيِيلُ كَيْفَيَةِ [جس کی حد سے کوئی اخلاقی سنج
سکھانا مقصود ہوتا ہے۔ پادری ڈھونکھتے ہیں،

"ایک حکایت، افساز جو انسانی زندگی کے قوانین اور رسم و روایات کے موافق ہوتا ہے اس کی حد سے انسان کے فرائض یا خدا کی بیان بالخصوص خدا کی بادشاہت کی ماہیت اور تاریخی بیان کی جاتی ہے۔ (تفہیم البلبل جلد ۲)

قَرآن میں تَشْيِيلُوں کا نظریہ | قطعاً صاحبِ کعب

ایک تَشْيِيل بھتی (کعب: ۹) ۷ زوال القبرین کے بارے لکھتے ہیں۔ یہ کافی تَشْيِيل بھی جاتی ہے (سورہ کعب آیت ۲) سورہ بقرہ آیت ۱۰، والے گائے کے فہرست کو تَشْيِيل بھتی میں

۸ سورہ زیس کے دوسرے مکار میں بیان کردہ داقر کو بھی تَشْيِيل بھتتے ہیں۔ ۹ میں کسی تَشْيِيل بھی جانے والی کافی جیسا کہ زوال القبرین کا فہرست ہے باعے تاریخی یا جغرافی اور کا تعلق نہیں بھتتا۔ درستیقت قرآن مجید میں بیان کردہ تمام کافیاں اور حکایات بطور تَشْيِيل روحاںی معجزوں کے یہے ہیں۔ ان کی صحیح تاریخوں، شخصیات اور معماں سے متعلق گرام مختین اور بڑے بڑے دعاء اور خارج ازا مکان ہیں (ص ۶۲)

۱۰ سورہ آل عمران آیت ۳۹ میں سمجھیات یہی کہ فہرست ہے۔ ناصل مفتر نے ایک ایک سمجھہ کو خالصاً قادر ای نظر پر مشتمل

اس موقع پر علامہ صاحب خاصے بک گئے۔

"الشَّعَالِيَّ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا۔" اسے کا سچے اجماعی عقیدہ ہے۔ اسے ایک کتب "فکر" کی طرف منتسب کرنا اس عقیدہ اور اس کے مانند داروں کی اہمیت گھٹانا ہے۔ علامہ صاحب ان الفاظ کو ذکر قلم پر لاتے کرتا گئے۔ اس کے تقابل میں مٹھی بھر تادیا نیز کو "درست نکل" قرار دینا بالغہ ارائی ہے۔ رحمٰن تعالیٰ حضرت مسیح کے درجات بلند فرشتے اور انسیں لاکھوں نبوت و رسالت سے ذرا سے اے کرن رکوں مکتابے اور اس سے کسی درسے پر کیا اثر پر سکتا ہے؟ یہ معانی آیت کے محل اور منظر میں فرض نہیں بھیجھتے۔ یہودی آپ کو قتل کرتا جا ہے تھے۔ الشَّعَالِيَّ نے (انہیں اپنے اس ناپاک ارادے میں کامیاب نہیں ہوئے دیا اور) سچے کو اپنی طرف اٹھایا۔ حضرت "کبرت" وقتہ مذکور پر نہیں مل بھی۔ آپ اس سے پہنچتے تھے تو اپ کا آخری وقت تھا۔ آپ کی نبوت پر ہی ترجمہ کردا چل رہا تھا۔ اس آخری وقت میں نبوت دیے جانے کا لغزدہ مسئلہ کھڑا ہے۔ اگر پیغمبر ازاں آپ ایک عام آدمی کی سی سادہ زندگی برکری ہے تھے تو یہودی آپ کی جان کے دشمن یکروں تھے؟

اگر علامہ صاحب نے ذکر کر دیا تھا تو قادیانی نظر تنقیدی ضروری تھی۔ موجودہ صورت حال علامہ صاحب کی پریشان کمشکل بھائی ہے۔ سورہ المائدہ آیت ۲ (توفیقی) اور سورہ الہمشرح ۱۰ کے حوالے ہینے سے بھی یہ اشارہ مٹا ہے کہ علامہ صاحب کا اپنا میلان قادریانی عقیدہ کی طرف تھا۔ ایک معمولی قاری بھی سورہ الہمشرح آیت ۳ کا ترجمہ پڑھ کر ذرا اسے پیغمبر مطلى قرار دے گا۔ وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بند کرنا لکھا ہے خدا آپ ملی امشیعہ وسلم کو اپنی طرف بہرہ

بہم زندہ سلامت اور سیع آلام و مصائب میں گھرے پڑے ہیں۔
تپتی ریت، گرم تپریوں اور دل کچے کنوں پر شنے جاتے ہیں۔
دھوئیں کے عذاب، مارکٹانی، قتل، بھرت، اعزہ واقارب
سے دُوری، بکھر ک پایس اور قید و بند کی مژامیں بھگتی پر رہی ہیں۔
یہ حالات تراویں تصور کو بے دقت بناتے، قرآن حکیم کی
اہمیت گھستے۔ قرآن فرمودات و تعلیمات پر سے سلسلوں کا تقدیر
انٹھواتے، اسلام قبول کرنے والوں کی دل شکنی کرتے اور اشاعت
اسلام میں رکادٹ بنتے جس کا لازمی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی ناکاہی کی صورت میں نکلتا۔

جیکہ صورت حال اس کے بالکل بر عکس ہے۔ تمام مکھوں
اور مصیبوں کی عیناً کے باوجود مسلمان ایمان کی مخصوصی اور
تماراں میں بڑھتے ہی بڑھتے گے جس کا صاف مطلب ہے کہ
زندہ قرآن کے دوسری مقصص قرآن محض بیچکا نہ تو رسیں بھی چپڑی
باتیں، حسین داستانیں اور مقدس افسانے (FICTIONS
P. ۵۵۲)

پوست کے ان ازوں کے ساتھ پیش آنے والے مخصوص دلائل
بکھے جاتے تھے۔ ان سے شہ پاک مسلمان سختیوں اور تکلیفوں
کو پر کاہ کے برابر بھی اہمیت نہ دیتے، نعمتِ الہی کے فخر
نہ سمجھتے جو بھرت مدینہ اور بالآخر فتح مکہ کی صورت میں اُنکری
نفسہ الحمد علی ذالک

وہ تھتے آج بھی اپنی اہمیت و فادریت کے اعتبارے
تر دلائل اور شکنخنہ ہیں اور زمانہ نے ان کے مقاصد کو اجاگر کی
سے اور ان کی بصیرت ازدیکی کو جلا بخش ہے، ان کی دلائل
پر مبرہ تصدیقی ثابت کی ہے۔

اس کریم کو ایسے کہتا ہم اور پست ذمہ دکون کی آمد
کا پتہ تھا۔ چنانچہ قرآن پاک میں بھل بھل مقصص قرآن کی ضرورت نہ
حکمت کے اشارات میں ہیں۔ صفات اور دلائل اسکاف الخالق میں نہایا
گی کہ قرآن مجید میں پہنچے کہ دکون کے حالات بیان ہیں۔

ماز اور استعارہ کی خذلی ہے۔ شذلی کہ آپ روحانی مردوں
کو زندہ کرتے اور روحانی بیماروں کو شفا دیتے تھے۔ یہ
مکھتے وقت نہ سرچا کہ ایسے روحانی مردوں اور بیماروں کو
بھی ابیاء کرام اور ملائیں مبلغین آج تک زندہ کرتے اور شفا
دیتے رہتے ہیں۔ سچے باسے اتنے دھڑے سے بیان کرنے
اوغصیس کی کیا ضرورت تھی؟

قرآن مجید عالمیں نہیں ہے

تعلیمِ مکمل کتب ہے۔ قرآن حکیم میں بیان کردہ تصور سے
معقول درتاہیں کو سجن سکھانا ہے۔ روحانی و اخلاقی ناتائج اور
اسبابی مرتب کرتا ہے۔ عبرت اُموری اور بصیرت افرادی
ہے۔ زبان و مکان اور تاریخی و جغرافیائی مرازات کو بے جا طرأت
اور غیر ضروری قرار میں کاظم نہ لازم کر دیا جاتا ہے جس کا مطلب یہ
نہیں ہے کہ ان تصوروں کا ان سے فی الواقع کوئی تعلق نہیں تھا۔

قرآن کریم کی مخاطب عرب میں بنتے والی میں جامیں
مشرکین، یهودی اور میساٹی تھیں۔ ہر قرآنی دلائل میں سے
کسی نہ کسی قوم سے متعلق تھا جو اسے جامی بھیتی تھیں اور
اس خاص دلائل سے اس کی اصلاح مقصود تھی۔ اگر تازگی
میں (کسی وجہ سے) بعض دلائل کا تذکرہ یا تفصیل نہیں
ہے تو یہ بعض کتابیوں کا تاریخی اور جغرافیائی اقتدار سے مزدہ
تعلیم نہیں پا سکتے۔ تراس کا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ وہ
کتابیں محض فرضی داستانیں تھیں۔ تسلیم تھیں۔ واضح ہے کہ قرآن
مخصوص زندہ حالتی پر مشتمل کتب ہے۔ اگر یہ دلائل پیچھے
ظہور پر نہیں ہوتے تھے تو انہیں کون اہمیت دے گا، ان
کے سبق سیکھنے کی وجہ کون ہاں ہو گا۔ ان کتابیوں سے مدد حاصل
کرام کی دعاء سب بندھانا، انہیں حوصلہ لانا، ان کے ایجاد مضر بطریق
بنانا اور نعمت خداوندی کی امیدوں پر کھڑا کرنا تھا۔ ایسے میں
دہ کر سکتے تھے کہ قرآن خود آہوں فائز کر رہا ہے جب کہ

نہیں تھیں ② نادرت اور داد و بھی فرض کر سکتے
فکر میں ہیں ③ انہیں فرض کرنے کا بڑا اچکھ تھا۔ سورۃ
امراۃ آیت ۱۵۰ میں ہے کہ حضرت موسیٰ نے قوم کی بھرپوری پر
دیکھ کر شدید غصہ کی حالت میں تھیاں ڈال دیں۔ وہ مٹی نہیں
تھیں، ثابت رہیں۔ غصہ اُز نے پر آپ نے الٰہا لیں لیکن
ازر دئے باشیں وہ تھیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ (خودج ۲۲: ۳۲)
اس موقع پر علامہ صاحب لکھتے ہیں: ”یہ فرض کرنا کہ اُنہوں نک
کے نبی نے تھیاں توڑیں (کفر نہیں تھیں) ایک لحاظ سے
خلاف ادب ہے۔“

قرآن مجید سے تھیں کہ ثابت رہنا ثابت ہے۔ باطل
میں واضح ہے کہ تھیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ تھیں کا تجزیہ فرض
کرنے کی کوئی ضرورت، مرتع عمل اور حاجت ہی نہیں تھی۔
③ بست سے ملائم مفسرین نے اس شہر کو انطاکیر فرض
کیا ہے: ”(سورۃ لیس آیت ۱۲) حالانکہ فرض کسی نے
بھی نہیں کی۔ سبھی مفسرین دہبی انطاکیر ہی سمجھتے اور لکھتے
ہیں۔ ان کی خلط نہیں میں میں سوال ہے۔

یاد ہے کہ ”فرض کرنے“ کی اتنے سیاستیں ہیں عروج
پایا تھا۔

سکندر اعظم کی نبوت نامور یونانی فاتح سکندر اعظم
کا معتقد تھا۔ ایرانی بادشاہ واراگش اپ کی بیٹی سے شادی
کی۔ دعوت میں کثرت ثراب نوشی سے جان بھی ہڑا تھا۔
اسے خواہ مخواہ مسلمان ہی نہیں بھتیر اکچھہ ثابت کرنے پر
ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ اس ممن میں لکھا گئے: ایم چیپا
کی روایات کیا یاں سکندر اعظم کو ایک بڑا سیغیر بیان
کری ہیں۔ (اصنہ ۶۲)

ایسی روایات ناقابلِ اتفاقات ہیں۔ دنیا میں کیا کچھ
نہیں ہوتا رہا۔ پادری میں لکھتے ہیں۔ ”سیاسی مذہب کی
ایسی روایات ناقابلِ اتفاقات ہیں۔ دنیا میں کیا کچھ

(فود: ۴۹) پہلی امتیں اور افراد کے نقشے مرضیوں اور بھروسہ
نہیں تھے۔ ان کی خبریں تھیں، حالات تھے (اطا: ۹۹) حضرت
زکریا، یحییٰ، یسوع اور مريم کی باؤں کو عیوب کی خبریں تباہی۔

(آل عمران: ۲۳) روح کا تصریح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اور آپ کی قوم جانتی نہیں تھی۔ یہ عیوب کی خبریں آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کو جذریہ دھی تباہی گئیں کہ انعام متقین کے لیے
ہے زور نے دلے بر باد کیے جائیں گے۔ ڈرنے والوں
کو بعد از تکلیف (اعتیں) میں گی۔ (ہرود: ۹) سابق
رسولوں اور ان کی امتیں کے قصوں میں عقل والوں کے لیے
عبرت ہے۔ (ریسٹ ۱۱) قوم لوٹا کی بر بادی میں اہل
بیرون کے لیے نشانیاں ہیں۔ (محجر: ۵) قرآن مجید میں
قدانے کی باتیں مذکور ہیں تاکہ لوگ بری را ہوں سے بچیں۔
(اطا: ۱۱۲) گذشت انبیاء کرام کے حالات حضر صلی اللہ علیہ وسلم
(اد رآپ کے ساتھیوں) کے دل مضبوط بنانے کے لیے
نانے گئے (ہرود: ۱۲) نزولِ قرآن کا مقصد ہے کہ ایمان
والوں کو ثابت قدم رکھے اور مسلمانوں کے حق میں ہدایت اور
بُث رہت بن جائے (رکنی: ۱۰۲)

ان میں وہ بالاتفاقاً صد کا تسلیں کی عدد سے حصولِ نافعات
کے ہے۔ قرآنِ قصصی برحق ہیں۔ آب دھل کی اس دنیا
میں بنتے جائے، پتھے پھرتے تاریخی انسانوں کو پچ پچ پیش
کئے تھے۔ ان سے دریں عبرت صرف اور صرف اسی محورت
میں ملکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان ان سے کا حثہِ مستفید
ہوتے تھے۔

فرض کرنا علامہ صاحب نے پیلوں کی کوئی ات
چھوڑی نہیں جس میں جلد نہ ہوئے
ہوں ① سورۃ لبڑہ آیت ۳۰ پر فرشتوں سے متعلق
لکھتے ہیں۔ ”بہم انسیں جذبہ یا جو شوں کے بغیر فرض کر سکتے
ہیں۔۔۔ بہم فرض کر سکتے ہیں کہ ان کی ایسی خواہشات کچھ

THAT WHICH HATH BEEN SENT
DOWN TO THEE FROM THY LORD IS
THE VERY TRUTH: BUT THE
MOST MEN WILL NOT BELIEVE

۲ سورۃ مریم آیت ۳

”قابلِ ذکر ہے) وہ وقت جب انہوں نے
اپنے پروردگار کو خنزیر طور پر پکارا: (تفسیر ماجدی)

BEMOLD! HE CRIED TO HIS LORD

علام رضا صاحب
WHEN HE CALLED UPON HU

LORD WITH SECRET CALLING راڈولی:

القصہ زیر مطالع تفسیر خاصی گمراہ کن
در دمندانہ سورہ ۵۶۵ ہے۔ اس کی عام اشاعت عقائد
ہے۔ اتنا تسلیمی اداروں اور قرآن کریم کے ناخشنین کرام کی بحث
میں در دمندانہ سورہ ہے کہ وہ علام عبد الشید سرف کے ترجمہ
تفسیر قرآن کی بیانی مولانا عبدالماجد دریابادی کے انگریزی
ترجمہ تفسیر کی اشاعت فرمائیں۔ اس تفسیر کی علمیں کو
نشاندہ ہمارے ایک فاضل درست سید شیر محمد ۳۔
مگرگ ۳ لایبرنے کر دی ہے۔ راقم الحروف کا حصہ میں
اکھی باقی ہے۔ ربیدہ التوفیق۔ مولانا نے عام مسائل اور
باخصوص مذہب عالم کے حوالے جتنا مطالعہ پیش کر دیا ہے
تسبیل کے کسی منظر سے اس کی تطبی ترقی نہیں ہے۔
علم فضل اٹھتا جا رہا ہے۔ حق تعالیٰ ہمیں اس پیش بھالی
خوبی کی حفاظت اور اس سے مستفید ہونے کی توفیق بخت
امین ثم امین۔

انجیل کی اصل نبانی اور ان کی مُشہدگی کے اسباب

انجیل کی ابتدی تاریخ کے بالائی میں ایک ہم منہر میں تسلیم
کئی قلم سے آئندہ شمارہ میں علاحدہ نہیں۔ (ادارہ)

ایک صورت بادشاہوں کی پرنسپس تھی جو ریوانی دنیا میں
لکندر عظیم کے ساتھ وجود میں آئی۔ خطابات ملک عظیم سل
اور نجات دیندہ جو اس کے جانشینوں کو دیے گئے.....
اکتوس کی پرچادریت کے طور پر کی جاتی تھی۔ روم اور یونانی
مغرب میں بادشاہی کے بعد دیگرے مرنے کے بعد دیتا ہوں
کی فہرست میں شتمہ کیے گئے۔ (ایضاً ۲۸۹)

لکندر عظیم کو سورۃ کف کا ذوالقریب ثابت کرنا آؤز
اتسا مفروری کیا ہے؟ بس اتنا جاننا کافی ہے کہ وہ کوئی سلطان
بادشاہ تھا! قرآن کریم کے مذاقب جانتے تھے۔ ہمیں
جان سکتے تو کوئی حرج کی بات نہیں۔

علام رضا صاحب کا ترجمہ قرآن بھی کلی
سادہ ترجمہ تابلِ تعریف کی شش صورم نہیں
ہوتی۔ معافت فرمائیں ہمیں تو بعض مقامات پر پر فسیر صاحب
کے مقابر میں پادری ہے۔ ایم۔ راڈولی ایم اے کا ترجمہ اچا
اچا لگا۔ دو شایس بغرض ملاحظہ درج ذیل ہیں۔

۱ سورۃ بعد آیت اول
یہ کتاب (عنیم) کی آیتیں ہیں اور جو کچھ اپ پر
آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل کی جاتا ہے وہ بالکل
یک ہے لیکن اکثر انسان ایمان نہیں لاتے: (تفسیر ماجدی)
علامہ A.L.M.R. THESE ARE

THE SIGNS (OR VERSES)
OF THE BOOK: THAT WHICH
HATH BEEN REVEALED ONTO
THY
FROM THY LORD IS THE TRUTH;
BUT MOST MEN BELEIVE NOT.
ELIF. LAM. MIR. RA. THESE ARE THE
SIGNS OF THE Book! And

راڈولی

قرآن آیات کو مسح کرنے کی احتیاطی حرمت

شیطانِ رشدی کے چیلے سراجِ الحق کی دریافت دھنی

ذہبِ اسلام سے ان کا ذور کا واسطہ نہیں۔ مالی فائدے کا ذریعہ جو جو ملک شہرت کے بھروسے کے لیے وگ دراصل دشمنِ اسلام کے آزاد کارہیں جو دھوکہ دینے کے لیے سلازوں جیسا نام لکھے ہوئے ہیں۔

اس سلسلے میں بھروسے کے مقابلہ واجد نہ اپنے ایک مضمون میں توجہ دلاتے ہوئے کہا ہے کہ منکرِ خدا سراجِ الحق جس طرح کلم کھلا مقدس قرآن پر حملہ کر کے اس کے خط معنی پسائے ہیں اور اب اسلام پر بھی متنیں عائد کی ہیں وہ عالمِ اسلام کے لیے ایک کھلا چیخنے ہے۔ ایک مضمون بندہ سازش کے تحت ہندی جریدے سے سرتیار نے یہ مضمون شائع کیا تاکہ سلازوں کے جذبات کو مجروح کیا جاسکے۔ اس سازش میں مسلمانِ شری کا پروگرام سراجِ الحق بھی شامل ہے جو نام کے اعتبار سے مسلم عزیز رہتا ہے لیکن خود کو اس نے دارہ اسلام سے الگ کر لیا ہے جیسا کہ اس نے مضمون کے شروع میں تعلیف کرتے ہوئے لکھا ہے:

”میں خود ایک مذہبی مسلمان تھا اور سمجھی مذہبی امور عقیدت سے انجام دیتا تھا لیکن سلازوں کی جائے پیمائش اور مسلم برادری کے لئے ڈر سجنی عرب کی عالت دیکھ کر اسلام سے میری متم عقیدت ختم ہو گئی۔“

ایک منظم سازش کے تحت جس طرح مسلمانوں کو پہنچ ملست بنایا جا رہا ہے اور ذہبِ اسلام میں طرح طرح کے یکروں نکاٹے کی ناپاک کوششیں جا رہی ہے وہ کسی سے ڈھکل چھپی بات نہیں ہے۔ ان شرپسندوں کی یہی کوشش رہتی ہے کہ جہاں ایک طرف اسلام کی تعبیدت سے لوگوں کو ذور رکھا جائے وہی دوسری طرف سلازوں میں ذہبِ اسلام سے ایک قسم کی بذہنی پیدا اکی جائے اور اشتغال بگیری پیدا کر کے اپنا اوسیہ صاحبی جائے۔ ابھی حال ہیں میں پندرہ روزہ ہندی جریدہ ”سرتیا“ (مئی ۱۹۹۰ء، زددم) میں سراجِ الحق نے اپنے مضمون ” سعودی عرب میں ناری کی ذرداش“ میں جس طرح قرآن آیات کو توڑ مردگار گھنڑے نے اذرازے پیش کرنے کی مذہم حرکت کی ہے اس سے سلازوں میں سخت غم و غصہ پایا جاتا ہے ایسا لگتے ہے کہ سلازوں کے جذبات کو مجروح کرنے کے لیے ہندی جریدہ ”سرتیا“ نے یہ مضمون ایک سازش کے تحت شائع کیا ہے۔

آج دشمنِ اسلام نے سلازوں کی دل آزاری کرنے اور اسلام کے بارے میں لغویات بکھنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی ہے۔ انہوں نے اپنی اس گھناؤنی سازش میں اپنے نام فساد سلازوں کو بھی شامل کر لیا ہے اور ان کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں جو سریعام نئے ہو کر شہرت حاصل کرنے میں بقین رکھتے ہیں۔

کی کرتے تھے۔ اب جنت بے شک اس دن اپنے شغف
میں خوش دل ہوں گے۔ وہ اور ان کی بیویاں سایں میں
سرنوں پر تکیر کرنے بیٹھے ہوں گے۔ ان کے یہاں
طرح کے یہوئے ہوں گے اور جو وہ مالکیں گے ان کو مٹے
گا۔ ان کو پروردگار کی جانب سے سلام فرمایا جائیگا؛
اُن قرآن شریعت کے، ۲۰ دن یا سے میں خداون کا ذکر اس طرح فرمادیں گے۔

آیا ہے:

"دہ دگ سونے کے تاریخ سے بنے ہوئے تھوڑے پر
ٹکر لئے آئے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ ان کے
آس پس اپنے رونکے چوہنیش روکے ہی رہیں گے۔
چیزیں سے کر کاہ درفت کی کریں گے"

اس بات سے ثابت ہو جاتا ہے کہ مذہب اسلام پر لگائے گئے
الزم شرپسندی کے سوا اور کچھ نہیں ہے جو ایک خاص معتقد
کے تحت لگائے جائے ہیں۔ جہاں تک اسلامی تعلیمات کا
سوال ہے اور معاشرے میں عورتوں کے حقوق کی خلافت کی
بات ہے تو سببیدہ قسم کے غیر مسلم بھی اس بات سے لفڑی
کرتے ہیں کہ اسلام نے عورتوں کو جو مقام عطا کی وہ دوسرے
مذاہب میں بھی نہیں ہے۔ رام سوال کسی ملک کی فرسودہ رحمہ
رداج اور سراج الحق جیسے بد کرد ارکوں کی برا عالمیوں کا تو
اس سے مذہب اسلام کا کی تعلق ہر شخص کا فعل ہی اسی
کے محدود ہے اور وہ اپنے اعمال کا ذمہ دار خود ہے۔

ملک کی موجودہ صورت حال میں جب کہ چاروں طرف
بڑے بڑے مسائل کھڑے ہوئے ایک خاص طبقہ کی بھی کوشش
ہے کہ وہ مسلمانوں اور مذہب اسلام کے باسے میں فتنہ انگریز
قسم کی باتیں کر کے مسلمانوں کے جذبات کو برداشت کرنے تاکہ
دوہ صل سائل کی طرف رنجیز ہے اپنے کبھی قرآن میں تبدیلی
کا فتنہ اٹھایا جاتا ہے کبھی بیساں سول کوڑ کا شرشر چھڑا جاتا
ہے ابھی شیطان رشدی کی پذیرانی کی جاتی ہے (بال ملک پر)

مران الحق نے اپنے پیٹے میں مصنفوں میں سعودی عرب
اور رہاں کے رکوں کے باسے میں اسی تصور پیش کی ہے جو
اس کی گندی ذہنیت کی ملامت ہے یعنی سب سے نایاد قابل
خدمت اور قابل اعتراف ہات اس نے قرآن آیات کو ذکر کرو
این طرف سے من مانی ذہنگ سے پیش کرتے ہوئے مندرجہ
ذیل کے اقتباس میں کہی ہے وہ کتا ہے:

"خاص طور پر باہر سے آئی بھری عورتوں کا جر
جسمانی استعمال ہوتا ہے اس کی بیان (اصحی
عرب) میں بڑی گھاؤں نسلک ہے جو کرنی بھی نہ ہے
سماج برداشت نہیں کر سکتا ہے استعمال ان کی
ذہنیت بن چکا ہے اور کیوں نہ ہر جب کہ قرآن
کے ۲۲ دین باب میں صاف صاف لکھا ہے کہ
جو شخص اللہ کے بتائے ہوئے راستوں پر چہ گا
اے مرنے کے بعد جنت میں انتہائی دل کش اور
کم عمر غلام میں گے۔ وابح بے کران مالک میں
کم عمر اور خوب صورت غلاموں سے غیر فخری جنسی
فعال کا عورت سے محبت سے زیادہ ہیں ہے؟"
۱) اسی طرح جب ان کا مذہب ہی فطری اور فیضی
دلوں تعلقات کو تسلیم کر رہا ہے تو ایسا کیوں نہ
کریں۔ اگر نہیں کریں گے تو ہم نہاد جنت سے
خودم بوجائیں گے"

شیطان رشدی کے پیٹے سراج الحق نے جس طرح
من گھوڑت طریقے سے مقدس قرآن کی سرورہ نہیں میں کم عمر غلام
اور ان کی بد فعل کا ذکر کیا ہے وہ اس کے گذسے ذہن کے
علکا سی کرتا ہے۔ اس سورہ میں کسی غلام کا ذکر ہی نہیں آیا ہے
سورہ نہیں میں جس جگہ اس نے اپنی علطہ بیانی دیکھا دی کاہرت
دیا ہے۔ اس کا ترجیح علاحدہ ہے۔

۲) اور تم کو بھی میں اس کا مردی کا بدلائے کا جو تم

شمع حبیل و خسرو الفرول پر المقام معرفت

سب سے زیادہ صعیت زده ہوں) صدر اسلام میں غزوہ بدھیں جب ہند بنت عتبہ کا باپ، چچا اور بھائی غازیان اسلام کے ہاتھ قتل برے تو وہ بازارِ عکاظ میں جا کر ولی۔ اُثیر نو اجمل بجمل الخبشاء ایسا اذٹ خنا کے اذٹ کے قرب کر دی چنانچہ ایسا کیا گیا ہے اس نے صعیتیں برداشت کرنے میں ایک درسرے پر معاخرت و متعارف کی۔ اسلام کی آمد پر قبائلی صعیت جاتی رہی اور معاخرت کے لیے واقعات کا خاتمہ پر گی۔

شجاعت
جاہل شاعری کی دوسری سب سے اہم صفت حصارِ محضی۔ یہ رگ بلاشبہ شجاعت و حاشت کے کوہ گراں اور دلواری کے پیکر تھے جعل بھی بسادری کے جوہر دکھاتے اور زبانِ شعر سے بھی اپنی بگرداری سے رکن کو روپ کرتے تھے جب تغلب کے نئی عمردن کو فتوحہ کیں یعنی نئے عمردن ہندوائی جیرو کے ان احسان تغیر کے پیش نظر "وَإذَا لَيْلَةً تَغْلِبَ" رائے بنی تغلب مقام رسالی ہے (کابے باکار نہ رو بلذکی تو ایک طرف زمردن کلثوم نے دالی جیرو کو ان واحد میں تسل کر دیا، دوسری طرف وہ زور دار شرپڑے جو حاسکی نسایت شاذہ شال ہے۔

وقد علم القباشل غیر فخر
اذا قبب بـ بـ طـ هـ اـ بـ نـ اـ
وـ اـ الـ حـ اـ كـ حـ مـ وـ بـ هـ اـ دـ نـ اـ
وـ اـ الـ نـ اـ زـ يـ وـ بـ حـ يـ ثـ نـ اـ
وـ نـ شـ رـ بـ اـ نـ وـ دـ نـ اـ الـ مـ صـ فـ وـ
وـ دـ شـ رـ بـ غـ يـ رـ هـ اـ كـ دـ رـ طـ يـ نـ اـ

شعر و شاعری عرب معاشرے کی ایک ناگزیر ضرورت تھی۔ قبائل و احزاب عرب شاعر قبیلے کی اکٹھ کاتا تھا، عزت نفس کا پاساں اور غیرت کا شاہ تھا۔ ضرورت یہ تکمیل آج جاہلی عرب کے باسے میں جو کچھ معلومات ہماۓ پاس موجود ہیں اس کا بیشتر حصہ انہی شعر کے مکمل سخن کا مریون منت سے

بادی نہیں عرب فلات کے نہایت قرب تھے اس لیے ان کے اطوار و عادات میں ضروری ہے ساختہ پن بڑھ اتم موجود تھا۔ تکلف، لفسح اور سالغا آئی زی ان کی عادات کے خلاف تھی۔ بات میں مکرانی مژد و مکرانی بھی مکرت کا خلاص ہوتا۔ آج کل کی اصطلاح میں انہیں حقیقت نہیں رہتی۔ *Al Malak* (الملک) کا ماں کہا جائے۔ این کے اصحاب سنن کو آسانی کے لیے ہم بڑی بڑی پانچ قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

فخر، حاس، تشیب، ہجاء، مدح

فخر
دنیا میں ہر قبائلی نظام فرقہ قبیلے کا طوفانی رہا ہے۔ چنانچہ عرب بھی صعیت جاہل کے زیر اثر اپے قبیلے کی برتری کا انعام کرتے نہیں تھکنے تھے۔ یا رامعاخرت و متعارف کے معمر کے پیش برے۔ کبھی اجتماعی کبھی انفرادی۔ جیسے ایک عرب شاعر نے اپنے باپ اور بھائیوں کے قتل بوجانے پر ایک میں "أَنَا أَغْلَظُ الْعَرَبِ مَصِيَّةً" (میں عرب میں

کان ربک سے یخنق لختی ہے

سو امام من جمیع الناس انسانا
گریا کرتے ہے رب نے ان کے سلسلی مخلوق میں
کسی کو اپنی خشیت کے لیے پیدا ہی نہیں کیا۔

مرتع [یہ دو صفت سنن ہے جس سے عرب کی وصفی
شاعری کی رنگوں میں ظہور پڑ رہی ہے۔ کبھی

قبیلے کی تعریف کی جاتی ہے کبھی بُر سائے قبلیہ مددج بنتے۔
گھوڑے کی گرم رفتاری، تواریکی کاٹ اور بر قریبی اور قاتا
کی سرست رفتار کو موضوع سخن بنایا جاتا۔ یہی نہیں حیوانات،
سازل، اخلاق، وقائع سب کو مقام درج میں رکھا گیا۔ اسی سے
ایک صفت سنن پھری جو بعد میں ایک مستقل صفت بن گئی اور وہ ہے
شرکیہ۔ اس میں بڑے عمر کے کی شاعری نے جنم یا خساد
کے مرثیے خاصے کی چیز ہیں۔ ایک اعزاء پر اپنے بیٹھے کی
موت پر کیے بنڈیا یہ شحر کے ہیں

من شاء بعد کے فلیمت

فعیل کفت احاذہ

کفت السوادن اخڑی

قصی عیدَ الماڑ

بترے بعد اکون جھٹے کرنے مرے مجھے تو تھی

سے رونٹ تھی۔ تو پیری اکھو کی پلی تھا۔ اب

پیری اکھیں انہیں ہرگئی ہیں۔

بس اوقات درج گئی حالات کے وصافے کو درسے

روز پر پھر دیتی۔ بنی الف شرم کے، اے اپنے آپ کو بنی الف

نہیں کہلاتے تھے بلکہ بنی قریب کہلاتے تھے اگر جب طیارہ

نے ان کی درج میں شحر کا سے

قوم هم الائف ولا ذباب غيرهم

ومن يسوى الالف الناقة الذباء

”تبیئے جانتے ہیں کہ ہم نے بغیر کسی خزر کے ان کے
ککروں سے نازل تک میں گبند بنا دیا۔ ہم جو چاہیں
حکم دیں، جہاں چاہیں اُتر پڑی۔ جب ہم کسی
جگہ آئیں تو صاف حشروں سے تمعنج ہوتے ہیں، ہمارے
دشمن کو گلہ پالا پینا پڑتا ہے۔

تشبیہ [تشبیہ بھی۔ اس میں شراب و شباب

کی کیف آور فضائے میں کہ مناظر فطرت کی ریگنیوں تک ساد
ضایاں آ جاتے تھے۔ وہ سوسائٹی جہاں شراب پیا میں عرب
ز�خا اور جہاں ساڑھی فطرت اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ
نظرہ دیتے تھے وہاں امرالقیس، مرفش الداکر، عبدالرشیب
عبدالان اور سافرین ابی عمرد جیسے نگین مرزان اور عزل کو شعراء
کا پیدا ہونا ناگزیر تھا۔

صحاب [خصوص سماجی ماحول کی بنیار بھری شاعری

خاص اہمیت کی حامل ہے۔ وہ اپنے قبیلے کے دفاع میں
دوسرد پڑھن کرتے گر معيار اخلاق کی گردش کے بغیر ہے
عبدیز زاکانی بستی شیرازی (فارسی) اور جعفر زمی وائل نادری
(اردو) جیسے چکڑ بازا در پھر گئیں ہیں۔ ان کے ماں بنت
کی گرم گفتاری ہے تو بیجے کی صفات کے ساتھ اور عادات
کی جگہ دوزی ہے تو بھی حصیقت پسندی کا دامن چھوٹے بغیر
قریط بن ایسف اپنے قبیلہ کی بندی کی ہجر کرتے ہوئے کہا ہے۔

یجزوں من ظلم اهل الظلہم مغفرة

ومن اسا، اہل السویر احسانا

میرے قبیلے کے لوگ وہ ہیں جو ظالم کا بدگشش ہے

بیٹے ہیں اور برے کی براں کے جسے اس

پر حسان کرتے ہیں۔

بعض صفت اول کے شاعر دل نے تو شاعری بھر تک کر دی۔
چنانچہ بیہد بن ربیعہ (م ۱۰۶۲) نے جو اصحاب محدثات میں سے
تھے قبل اسلام کے بعد صرف ایک بھی شرکا اور وہ بھی تکریث
نعتِ اسلام کے جذبے سے مر شارہ بھروسے
الحمد لله ان لسم ياتني اجلی
حتی لبست من الاسلام سریلا
الحمد لله میں نے نبوت سے پسے پسے جا رہا
ذبیت کریا ہے۔

زوالِ قرآن سے نکرد نظر کے زادی ہے بدلے، ذمیں بدلے
دل بدلے، صریح کے دھاکے بدلے غرضیک سوسائٹی کے خیالی
اسایب اور اقتصادی، تمدیبی، سیاسی اور مذہبی اطراف میں
ایک ٹھیک تغیر آگئی۔

خیر القرون میں وگ عتیدہ توحید میں استدھب اعلیٰ کے
تھام پر جا پہنچے مگر اس کے ساتھ ساتھ ان کی بہت عتیدت
ایک پیکار انسان کی ذات میں سست آئی۔ عتیدت توں کا مرتع اور دامیا
مبنت کا سرپرشه ایک سکل اور اکمل انسان تھا جو ان کے سامنے
کھا اس پیے سلطھی طور پر لازمی تھا کہ جاہل فخر و حماست، ابھو
اور تغزل کو خوبی کر دیا جاتا اور اگر شارخوان کی جاں تو احمد منار کی
اور درج درستائش کے کاملی ترین صفات پر کھا جاتا تو محمد مصطفیٰ
کر۔ یعنی وہ نقطہ ہے جہاں شریعتی کے مدد میں کے بدلے
مدد حکما نات بلکہ مدد حکم خانی کا نات توجہ کا مرکز بننا۔ اب
یک مدیر شرکہ کے "بھم دکے" کے یہ مختص تھا۔ اب فرمائی دم
کے تاثیات پر چیز کے یہ مخصوص ہو گیا۔

اضحیٰ اہم کی نظر میں

حقیقت یہ ہے کہ مربک
شاعری قرآن انکار سے مصادم تھی۔ جذبائی سے کے
نشیبی شاعری قرآن انکار سے مصادم تھی۔ جذبائی اور
انکار سے اس کی کوئی تباہی مصبت سے جامنی تھیں۔ اسلام
نے مصبت جاہلی کو ختم کیا تو ایسی شاعری اور شعراء کی صورت

وہ ہا کی ہی اور دوسرے لوگ ڈم۔ ادنیٰ کی ناک
اور ڈم کو بھلا کرن ایک درجے میں سکے گا۔ تو
وہ فخری سی انف کلوانے لگے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ رب شاعر جب درج گستاخی کرتے تو
با عشاۓ چند وہ ان کے دل کی آداز برقیہ درج کر درج
کے قابل نہیا تے تو برخلاف کہ میے افضل ہتھی اقوال کچھ کے
دکھا دتا کہ تسلیمی درج کریں۔ اس نتائج کے مشورہ مدد حسین میں
ایک تردد سائے حرم بن سنان، عامر بن ظفر، اقرع بن
حابیس، عرب بن عاشش دوسرے مناذرہ جیڑہ اور عمسان ششم
اور ان کے امراء تھے۔

ادصر مادھیں کی صفت اول میں امشی، ربیع بن زیاد،
نابغہ زبانی، متحل شیگری، والبزید الطافی، معن بن اوس زمیر
بن ابی سلیمان، علیشہ اور حسان بن ثابت کے نام قابل ذکر ہیں۔
جاء الحج و زہن الباطل: جب حضرتی صدی کی آخری
دہائیوں میں غلط علم اسلام مبنہ ہوا تو اس نے زندگی کے ہر دوڑ
میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ کفر و مخالفات کی جگہ ذرود بدبیت
نے ملے۔ رسول مکن کی بجا ہے شریعت اسلامیہ اور تعلیم ایمانی
کی جگہ ابتدی رسول مطلع نظر بن گئے۔ قرآن نے نہ کی جو دو کاٹ
کر کھو دی تو زندگی کو ایک نیا نگہ اور آہنگ طلا جب
ہر سپرےٰ حیات میں ڈورس تبدیلیاں ہوئیں تو شعر شہنی
میں عجیب تبدیلی کا آنا ضروری تھا۔ اب قرآن ہی فرزندِ نہاد توحید
کے نہ کر دنظر کا محور ہیں گی۔ قرآن نے جب شرک کو ذم کے دلے
میں رکھا تو قوتی طور پر حماست، تشبیب اور ہجاؤ فیروہ کا جاہلی
غلظہ مکمل سکوت میں بدل گی۔ توحید و رسالت کے پروگریش
آہنگ نے ہر درج کی خطابت جاہلی، فضیح البیانی اور شحری
بردایات کو مغرب کر لیا بلکہ کھلا جیلن دیا۔ فاؤنڈ ایسوردہ
من شلہ وادعو اشہداد کم من دون الله ان
کنتم صادقین۔ (بغرة ۲۲)

آگاہ ہر کو اللہ کے سوا ہر شے باطل ہے اور نعمت
بالآخر زوال پذیر ہے ۱)

فرما یا احمد قاسمہ تالهات عرق قول بلبید (نمازی)
اس سے حضور کے ذوق شعر کا بھی پتہ چلتا ہے۔
مزینہ بانی رب کے لبعن حکم شرعاً شد ایوب بن الصلت
(م ۶۲۳ء) و رقہ بن فضیل (م ۵۹۲ء) زید بن عمرو بن نفیل
(م ۶۲۰ء) اور قس بن ساعدہ (م ۶۰۰ء) کی شاعری میں بحق
بعد الطیعاتی حقائق، خدا، رسول، ملکو اور یام آخوند
کے مناسیں ملتے ہیں۔ مشکرۃ المصالح میں ہے کہ سردار کائنات
نے ایوب بن الصلت کے دو شعر جن میں اشہ اور آخوند کا
ذکر ہتا، بڑے شوق سے سماعت فرماتے۔

نعت کا نقطہ اغازاں

جالبی دور میں یہجا اور می یہجا اور می یہجا

جاری رہا تا انکا اسلام آگئی۔

قابلی عصیت میں ترنغہاتی بنیادوں پر کفار و مومنین کے درمیان
سماجاتہ ہوئی۔ عبد اللہ بن زبیر اور سبان بن المحارث اور علیہ
بن الحاصن کفار کی طرف سے شور ہجو گوش اساعت ہے۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا میں نعم الذین
نضر و رسول اشد بلا حضم ان ینصروه بالستمم
(جن لوگوں نے اللہ کے رسولؐ کی بھیاروں سے مد کی نہیں
زبان سے مد کرنے میں کیا چیز نام ہے اس بھر میں سربراور دہ
شہزاد کو حباب آں غزل کے طور پر متبر فرمایا حسان بن ثابت
کعب بن مالک اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم ارشف
سے شرفت ہوئے۔ کفار کے مقابلے میں ان کے لسان اور
شری معروکوں سے تاثر ہو کر فرمایا

هـ لـ اـ النـ فـ رـ اـ شـ دـ مـ نـ قـ دـ يـ شـ مـ نـ فـ حـ
الـ بـ دـ يـ دـ رـ گـ ہـ جـ قـ فـ رـ شـ کـ یـ یـ تـ روـ کـ بـ یـ پـ اـ سـ
بھی زیادہ سخت ہیں۔
ایک مرتبہ حضرت حسانؓ سے فرمایا۔ امجموم ذافت

بھی باقی نہ رہی۔ اب وہی قوتِ اسلام اور قرآن کے تحریکی
متعدد کے لیے استعمال برئے گئیں۔ اس سے ترک نے سے
بنخرا سخنان نہیں دیکھا اشعار پیغمبہر الفاذون (الشارد)
(۲۲۴-۲۲۳ء) (شاعر دل کی پروردی مگر اول کی کرتے ہیں) رہا
حسناہ الشعر (یہ ۲۹) (اور ہم نے آپ کو شعر کی
تعمیم نہیں دی) «ماهو بقول شاعر (الحادیث ۳۱)
(اور یہ قرآن کسی شاعر کا کلام نہیں) بیسے سردی العامت سے
شکر بمقابلہ قرآن تمام ذم میں رکھا گیا۔ اور امام الفیض بھی عربی
طور پر شکر کی طرف راضب نہ تھے۔ ایک تریکہ شاعری تمام
نبوت سے ناتی فرد تردد ہے کہ چیز ہے درستے یہ کو شعر
سے تبائی عصیت اُبھر تی نہیں اور رسولؐ اتفاق داشدار کے
دہلی تھے۔ فرمایا:

لـ اـ نـ یـ مـ تـ لـ جـ وـ اـ حـ دـ کـ مـ قـ بـ حـ

حـ تـ یـ رـ یـ دـ خـ بـ رـ مـ اـ نـ یـ مـ تـ لـ

شـ عـ رـ اـ (تم میں سے کسی کا پیش پیپے

بـ هـ رـ جـ بـ اـ دـ مـ عـ فـ نـ بـ جـ اـ بـ تـ شـ رـ سـ بـ جـ

جـ اـ نـ سـ سـ بـ جـ بـ جـ بـ جـ اـ نـ سـ

..... تو آیات کریمہ اور احادیث نبویؐ میں مل الاطلاق شعر
کی مدتست نہیں۔ ہجاتی اور ایذا میں شاعری کی مدتست ہے۔
حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے مردی ہے کہ ایک اعلیٰ طریقہ
کی بارگاہ میں حاضر ہوا شعر میں گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا: ان
من الشـ عـ رـ حـ کـ مـ وـ اـ وـ اـ مـ نـ اـ بـ بـ اـ نـ سـ حـ
(بے شک شعروں میں دانائی کی بائیں برتوی ہیں اور بعض بائیں
جادو کا سا اثر یعنی ہیں۔

شاعری کے لیے اس تحول افزای ارشاد کے ساتھ لمبین
رسیم کا یہ شعر نہیں

الـ اـ کـ دـ شـ ئـ مـ اـ خـ لـ اـ شـ بـ اـ هـ بـ اـ هـ

وـ کـ لـ نـ حـ يـ لـ مـ حـ اـ لـ اـ زـ اـ شـ لـ

۱۰) سرای برایت درست و اندلسی (قبل،)

ورحمة للعالمين

۱۱) رحمة للعالمين ودارالصلوة الارحمه (ابنیاء،)

للعالمين

۱۲) رحمة در حیم رب الموسینین رحمة الرحیم (ترمیم)

یہ فرشتے نوز از خوارے ہے ورنہ سارا قرآن نعمت
ختم المرسلین بھی ترہے۔ نہ صرف یہ کہ قرآن کمبی براہ راست
اوکھی با راست نعمت گری پیش کی ہے بلکہ خود نمائے قدوس
اور اس کے فرشتے نعمت گویاں رسول اور اہل ایمان کو دھوپی
لہو پر یوں ارشاد برتائے ہے۔

ان ائمہ والملائکہ یصون ملوی النبی یا ایسا اذین
امنو اصلو ایمید و سلمو اتسیما۔

اَسْتَأْتِ اُكْرَبَدْهِ اِسْ بِرِّيَّكَارِ مُكْثُّهِ
سَ اِبْرِیْسَ مُخَامَ بِدْنَیَا وَآخِرَتَ نَعْمَمْ
اُكْرَجَ وَرِیْمَ فَمَسْنَهِ هَرَدَمَ بَعْنَهِ
تو بے جا نہیں بلکہ اس کی سعادت کی انتہا ہے۔

قرآن کے بعد ذخیرہ حدیث کی طرف آئیں تو اس کا مام میں
جانیں کھپنے والے قدسی نفس رکون نے کریمہ لاکھ
فرمودا ت رسول اجیع کریے میں بتا یا میت ال اول ایضا
کہ ان گنت لوگ و مہر اور اکر اپنی زندگیں کی اصلاح فلاح
میں بھی منکر رہی گے اور نعمت رسول کا بھی اہتمام ہوتا
ہے گا۔

یوں تو سائے کا سارا ذخیرہ حدیث نعمت رسول ہے
تاہم امام محمد بن عییٰ ترمذی (۲۰۹-۲۰۹) نے شاہی المبرہ
میں جر ۳۰۰ م احادیث کا لاجواب اختاب کیے ۵۶ اب اب پر
تقطیم کر کے سرایا ہے اقدس سعیدت سلطرا در فضائل رشائل
رسول کا حسین ترین احتیہ مرتع پیش کر دیا ہے۔

اہل ترس کا رہ در جہاں کی سرست دلخواہیت ہی میں آپکے

لچاؤک علیهم اشد من وقع الشحام فی غلس
الظلام و محدث جبriel روح القدس" (ان کی بحکمہ رائے
کا نام تیری بحراں کے لیے تاریکی شب میں تیرنگے سے بمحض
سمعت ترہے۔ تیرے ساتھ جبریل روح القدس میں)۔

ان شاعران سمجھیاں نے ایک طرف تو دشمن اسلام پر بحکمہ
کے تیر بر سائے تو دسری طرف مددح کائنات کے حضور میں لکھی
معقیدت پھردار کیے۔ یہاں اپنی تمام ترشیح اعز ملا صحتوں کو شانے
خواجہ گیلان کے لیے دقت کر دیا ہے۔

یہ تو ہے نعمت کے آغاز کا تاریکی و تدریجی ارتقاء دوسری
زلف قرآن جس کی ابتداء توحید و رسالت کے زور دار خطوط سے
ہوتی ہے اگے چل کر معاش و معاد، ادا و روزا ایسی تبیشر و انداز
سماحت و معافت کی جزویات تک کھڑے ہے۔ اصل بیرون
کائنات کی حیات طیبیہ کا لفظی عکس ہے۔ ام افسوس ہر ہفت
عائشہ صدیقہ سے اس صحن میں جب سوال کیا گیا تو بدلتا مذہب
کان خلقہ القرآن (ابوداؤد رابطہ صلیہ اصل)
قرآن میں نعمت ختم المرسلین کے چند تباہاں جو علمبریزے طلاق ہوئے۔

۱) احمد و مبشر ابریسوسد یا یاتی

من بعدی اسمہ احمد (صف ۶)

۲) محمد رسول اللہ (فتح ۲۹)

۳) یسین یسوس والقرآن الحکیم (یسوس)

۴) طہ طہ مالک انتساب القرآن

لشقو (طہ ۱)

۵) کل ولی یا ایسا اصل

چار ولی یا ایسا اسمش (مذہب)

۶) رشیق راغ سراج امنیسا (ازاب ۳۶)

۷) شاہد مبشر ان ارسلک شاهدقا

۸) نذیر مبشر اونذیرا (ازاب ۳۵)

۹) نور قد جادک من اللہ نور (نامہ ۱۵)

کعب بن مکہ، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم فرمدی
خمریت سے قابل ذکر ہیں۔

اعشی اپنی (م ۶۲۹) جو شراب و شباب کا شاعر تھا
اس نے ایک زور دار نعت سرو زعامت کی درج میں لکھی عازم
بارگاہ رسول مہرہ ابریسیان بن حرب کو پتہ چلا تو اس نے اپنی
ذمہ کو تزفیب دی کہ اس کام سے روکیں، مبادا وہ سلام
سے آئے اور نصرت رسول کر کے چنانچہ انہوں نے اسے
ادرنٹ پیش کر کے دا پس بھیجی دیا۔ حسان بن ثابت بن
منذر بن حرام من عمر و ابخاری خزری، ان کے دادا منذر نے
اوسمی دختر رج کے حکم کی حیثیت سے ذلقین میں مصلح کر دیا۔ پڑی
میں پیدا ہوئے۔ مری حضور سے کوئی آنکھ برس نہیں تھے
اپنے زمانے کے سب سے طے حضری شاعر تھے۔ عسان
بادشاہوں کے ماہ ہے۔ بہرتو مدینہ کے بعد ۷۰ برس
کی ہر میں اسلام قبول کیا۔ بُرستی کی وجہ سے جہار ماسیہ سے
معذور ہے۔ جب ہمایں قریش کے خلاف رسول اللہ نے
شرعاً اسلام کو تحریک کی تو حسان بن ثابت بھی نے کہا کہ میں
ان کی بھروسہ کو احمد حسن بن زریا کیف تعجبوهم و انا
منہم ان کی بھروسے گاؤ کیے جیکہ میں ان میں سے ہوں
جباب تھا انس اسکے منہم کے ماتسل الشعنة
من العجین (میں آپ کو ان میں یہ کھینچ لکاں گا ہے
آئے سے بال نکال لیتے ہیں)۔

ابو سفیان بن الحارث نے بھوکی توجہ اپا کیا :

**هجرت محمدًا هاجبت عنه
رعنده الله ذات العذاء**

مجوہت مبارکاً بر احتیفا
امین الله شیمته الوفاء
فان ابی دوالتی و عرضی
لعرض محمد منکم و قاء

جو میں اس کا بانگاہ تھیں دیکھنا غیرتی طرز مکر کا حامل تھا مگر
عسوں شاہب میں تو صداقت و امانت میں بے شال کہلایا جانا
نعت صطفیہ ابھی کل ذیل میں آتے ہیں۔ اعلان نبوت سے پہلے
جب جھر اسود کو خاکہ کبری کی دوار میں رکھتے ہوئے نزع حضرتی
ترائی کر دیکھ کر انجھتے ہوئے لوگوں کی زبان سے بیک اداز
ہذا امین رضیتباہم کے الغاظ نکلن کتنی پیاری نعمت
تھی۔ حضرت جھر طاری کا نجاشی کے دربار میں خطہ نقیۃ خطبہ
ہی تو تھا۔ بہرتو کے موقع پر ایک اعزامہ امام معبد کی نشری
نعت شامل رسول میں نہایت دلاؤری تصور ہے۔ مدینہ منورہ
میں تشریف اوری پر نعمت ہی سے استقبال ہوا۔ پڑھہ شیش
خواتین نے چھتری پر آن کروں نہ زمزمه پر داری کی :

طلع البدار علينا من ثبات الودع

وجب الشکر علينا مادعی شہ داع

ایہا الیعوت فینا جت بالاصد المطاع

دراع کی گھاٹوں سے ہم پر چودھویں رات کا پانڈ
طریقہ ہوا ہے۔ جب تک دعا کرنے والا دعا کرے ہم پر پنگر
کرنا ادا جب ہے۔

اور عصوم بھیان دت بجا بجا کارکری تھیں

نحن جوار من بنى النجار

يا حيثذا محمد من جار

(سرت النبی از شبل جدواں)

ہم بنی بخاری لوگیاں ہیں۔ وادا محمد کیا اچھے ہے ہیں۔

خیل القرون چند نعمت شاعر
سمابہ میں پول تو
کون ایسا شخص تھا

جر شاعر کھا گر شاستے خواجہ عالم میں رطبہ اللسان نہ ہوا بتا ہم
۲۲ صحابہؓ کے نقیۃ اشعار و اثرات میں مل جاتے ہیں (ارشان
نعت کا دیباچہ از عبد القدوس ہاشمی) ان میں حضرت حسان بن
ثابت، حضرت کعب بن زبیر حضرت عبد اللہ بن رواہ حضرت

کے لئے کوئی وجہ سے طعن کرتے تھے جبکہ دربارِ سلطنت کے دوسرے
شزادے حسن و کعب بھائیوں کی وجہ سے ملا
کرتے تھے۔ ان کے صرف ۵ مشترک معنوں پر رہ گئے ہیں۔
(اردو دارہ معارف اسلامیہ)

کعب بن زبیرؑ (۴۶۳ھ)

حضورؐ کی ہجرت کے بعد اور مسلمان عورتوں کے بارے میں
یادہ کوئی کرتے۔ فتح مکہ کے بعد ان کے یہ حکم تھا کہ کپڑے
جائیں تو قل کر دیے جائیں گے خوش قسمتی دیکھئے کہ اپنے بھائی
کی ترفیب پر ۹ عمر میں بارگاؤ اندس میں حاضر ہونے مشہور
لئے قصیدہ پڑھائیں کا مطلع ہے۔

بانت سعاد فقیہ الیوم متبرول

متیم عند هالم یہ زمان مکبول

(سعاد پلی گئی اور آج میرا دل بیمار ہے۔ اس کی بنت
میں میرا دل اس قیدی کی فرح ہے جس کا فخر نہیں دیا
گیا اور وہ زنگیروں میں بجلدا ہڑا ہے)

جب اس شعر پڑھے

ان الرسول نور یستضاء به

مُهَمَّدُ مَنْ سَيِّدُ الْهَنْدِ مُسْلُولُ

تو اس جان طافت نے اصلاح فرمائی۔ سیوف اللہ کی جیجی
سیوف اللہ کردا دیا جس سے شرمندی طور پر زمین سے
اس سماں پر پہنچ گیا۔ ساتھ ہی پاس بیٹھے ہوئے صاحبِ زمین کو
کعب کے شرمندے کی تاکید فرمائی۔ جب وہ لغت پڑھ چکے
تو آپ نے فرط سرت سے اپنی چادر مبارک کعب پڑال
دی۔ اس لیے اس کو قصیدہ بڑا بھی کہتے ہیں۔

کعب بن مالک (۴۵۲ھ)

میں مشریک تھے۔ سردار عالم رضا نے حسان دعبداللہ بن معاویہ کے

آنے مدد کی بھوکی میں جواب دیتا ہوں۔ اس کی اللہ کے
ہاں جزا ہے۔ آنے اس بارک نیک اور کسیرک بھوکی۔ وہ
امامت خداوندی کا امن ہے اور دن اس کی خلعت ہے۔
یرے مان باپ اور مریمی ہلت... عزت محمدؐ کے تحفظ
کے لیے ڈھال ہے۔

اُن کا سب سے بڑا کام اور وفاد بُنیٰ تیم کے ایمان لانے پر حضرت
رسولؐ ہے۔ ۸۰، یا ۸۰ افزاد پرشیل یہ وفاد حاضرِ خدمت ہے
پہلے خطابت میں مقاومت ہریٰ پھر شرمندی معاشرت ہوئی
بُنیٰ تیم نے اپنے مشور شاہزادے زبرقان بن بدر کو مہیش کی جھنور
نے حضرت حسان بن ثابت کو بلکر (جو اس وقت موجود نہ
تھے) فرمایا جواب ہے۔ آپ نے غیرہ اشعار پڑھ کر سکت
جواب دیا۔ بُنیٰ تیم دولتِ ایمان سے مالا مال ہرگئے۔ اُن
کے یہ شعر تو ہر عرب خواں کی زبان پر ہیں۔

واجمل منْ سَمْ ترقى ميَنِي

واحسنَ مثُلَ لَمْ تَدَانِ النَّاسَ

حلقتَ مبِّأْمَنَ كَلَ عَيْبَ

كَانَتْ قَدْ خَلَقْتَ كَمَا تَشَاءَ

آپ سے حسین تر میری آنکھ نے نہیں دیکھا

اور آپ سے بہتر کسی مان نے نہیں جا

آپ پر عیب سے دین پاک پیدا کیے گئے

گریا آپ اپنی مریضی کے مطابق پیدا ہوئے

آپ خرم تھے

عَبْرَ الشَّدَّدِ وَاحِدٌ (متوفی ۴۹۲ھ)

حضرتؐ کے اتنے

معتد تھے کہ اہم ترین مشن اور سفارتیں اُنہی کے ذریعہ ہوتیں۔

ان ۱۲ نصیبیوں میں شامل تھے جو سعیت عقبہ نایر کے بعد مقرر

فرمائے گئے۔ غزوہ مرتہ (۴۹۲ھ) میں پرپل سالاری کے درجے

حائزین تھے۔ اس جنگ میں جامِ شہادت رُش فرمایا۔

اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ قریش کران

ایک چاند رات جابر بن سمرةؓ کو موائزہ کرتے دیکھا تو فرمایا
جابر کیا دیکھتے ہو؟ عمرؓ کی اے صاحبِ رلاک! آپ کے سامنے
اسمانی چاند گھننا یا پڑو الگا ہے ختم المرسلین اس دنیا میں تشریف کیا
لئے ہیں نظری نظر فواری کا سامان پیدا ہو گی۔ سچ فرمایا آپ کے
جان شارپ حجا حضرت عباسؓ نے سے

نَحْنُ فِي ذَالِكَ الْفِيَاءِ وَنَحْنُ النُّورُ
وَنَحْنُ سُبْلُ الرِّشادِ نَخْتَرِقُ
هُمْ لَوْكٌ أَسْرَ رَهْيَاتِ رَسُولٍ^م أَكَيْ رَدْشَنِ مِنْ هِنْ
وَنَخْتَرِقُ كَلَّا نَكَالٌ هُنْ هُنْ

تریت یافتگان
۰ ایثار کے بے مثال گونے | تربیت گر رسول

میں اس تدری ایثار کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ ان کی ملی زندگیان
اسوہ رسولؓ کا بہترین نور میں کرت تھیں۔ جب عضل و قارہ
تبیلیں نے دس چنان طریکہ شیر کر دیا تو حضرت خبیث نے جو کشکھیں
خبر تیسم میں سے ایک تھے تخت دار پر چڑھ کر بے مثال
مل ایثار کا منظہرہ کر دکھایا۔ دوسرے ان کی زبان سے جو
استخارا دا ہرنسے۔ وہ ایثار للرسولؓ کا نہایت عمدہ اظہار
ہے۔ آخری دعا تھی:

اللَّهُمَّ بِغَنَارِ سَالَةِ رَسُولِ
فَلْفَهُ مَا يَصْنَعْ بِنَ

لے اثر! ہم نے تیرے رسولؓ کا سیخام پہنچا دیا۔
اب تر ہائے حال کی خبر اپنے رسولؓ کو کردے۔

حضرت ابو طالب اگرچہ برداشت امام بخاری دلت
ایمان سے محروم ہے گر جان شاری میں کس سے یقچھے نہ تھے۔
رسولؓ اشہر کی نعمت میں ان کے اشعار آباد ایثار کی بہترین
مشال میں کرتے ہیں۔ کیا خوب کمال علم رسولؓ نے:

وَأَنْدَلْنَ يَصْبِرُوا إِيمَنَ بِجَمِيعِهِمْ
حَتَّىٰ إِوْسَدَ فِي تَرَابِ دَفَنِتَ

ساتھ انہیں بھی قریش کی، ہجہ کا جواب دینے پر مادر فرمایا تھا۔
عزوزہ برگ میں شامل نہیں ہو سکے تھے۔ ۵۰ دن باشکاٹ
را پھر معافی مل گئی۔ آخری طریقہ اسعارت کھودی۔ کوئی میں
جد بحسب اطمین کے ساتھ ساتھ اسلام کے لیے حصیقی جوش
پایا جاتا ہے۔

خیر القوافل میں نعمت کی شعری وات

مرکار دوجہاں کے میں حیات جو نعمت شر بکھے گئے ان
کی کوئی مل قی مور پر مااضی کے مدھی ادب سے جامی میں چنانچہ
ہم دیکھتے کہ "بانتِ سعاد" میں آغاز ذکر رسولؓ سے نہیں بلکہ
شاعر کی مجموعہ کے ذکر سے ہوتا ہے پھر اونٹی کی تعریف ہے
اور پھر آخر میں دعویٰ رسولؓ پر زانِ لٹی ہے؛ تاہم جامی ادب
کی شعری روایت سے ہٹ کر بھی بست نعمتی کلام موجود ہے
اسکی وجہ یہ ہے کہ داں نام امداد سے سالہ تھا میراں
خیر ایشتر سے تعلق خاطر ہے۔ دہان کسی کے بائے میں درستہ اپنی
کامکان تھا گر بیان ہر بابت ہرش و خرد کی تازہ میں تول کر
عیندست و محببت کی چاشنی کے ساتھ کہا چلتی تھی۔ پھر نیک
پھرنک کر قدم رکھن پڑتا تھا۔ ایک شاہزادہ شرک کا خدا شد، دوسرے
اہل دگستانی رسول کا دہن۔ چنانچہ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ مالاگوں
رسولؓ نے توحید درسات کی این تعلیم کے پیش نظر شعری
روایت کو برقرار رکھا۔ میاں اہم شعری خدامیں کی نشانی
کی جاتی ہے۔

۱۔ محبوب کے حسنِ جمال کے چشمِ دیدِ مرے قعے سرورِ مسلم
شادانِ دیدیہ

کے اکثر سائنسے رہتے۔ سرتا بقدم کر شہرِ دامنِ دل کیصعِ خیج لیتا
ما و عرب جب مادِ فلک کو شرما آتا تو موزہ کرنے والے بے اقتدار
ہو کر کچکار اٹھتے۔

فَلَمْ يَرْقُبْ تَبَاعَ كَرْسُونْ خُوبِ میں: زیادہ تر بے تباہیں یا ہما اپنے

لہذا اصولاً ان دلدار گان ختم الرسل کے کلام میں شنیشگی اور والمازین
کے اعلیٰ نوئے ملنے پا ہیں جو فیضانِ رسالت سے براؤ راست
بہرہ منہ ہوئے۔ اس صحن میں ام المؤمنین حضرت مائشہؓ و افریمؓ
جان مصطفیٰؓ پر کر فیلاب کشا بھرتی ہیں۔

مَتَى يَبْدِئُ فِي الدِّجْلِ الْيَهُمْ بِيَنِيهِ
بِلِحْ مُثْلِمْ بِعَاجِ الدِّجْلِ الْمُتَوْقَدِ
إِذْ هِرِيَ شَبٌّ مِّنْ أَنْ كَمِيشَانِي نَفَرَّأَلِيْ هَيْ تَرِ
إِسْطَرِحْ عَكْبَتِيْ هَيْ جِيْ رَوْشَنْ جَرَاغِ۔
نَيْزَرْمَاتِيْ ہِيْ:

نَاسِمِسْنَ وَلَلَّافَاقِ شَمْسَ
وَشَمْسِيْ خَيْرِمَنْ شَمْسِ السَّمَاءِ
اِيكَ آفَاتِبَ رَدَنِیَا کَا ہے اور اِيكَ آفَاتِبَ ہَارَابِجِیْ
ہے مگر میرا آفَاتِبَ آفَاتِبَ آسَهَانَ سے کمیں ٹڑھ کر رُوشَنَ ہے۔
اس دُورِ سعادت آثارِ مِنْ

۵ پیامِ رسول کا تذکرہ بِرَفْزَنَدِ اسلامِ دل دِرْلَغْ
کے ایک نہایت خوش آئندہ اور کیفیت پرورِ انطباع سے شناخت
ہوئا۔ اس میں تحدیثِ نعمت کے طور پر بھی پیامِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ
زیارتِ زیارت اُن تعلیماتِ رسول نعمتِ رسول کا جزو لایک
بن گئیں۔ حضرت مسیح پیر کے یادِ شخار کس تدریج تحدیثِ نعمت
کا انعام میں ہے:

رسائلِ جامِ احمد مِنْ هَذَا
بِالایاتِ مُبَيِّنَةِ الْحُرُوفِ
وَهِيَ بِسِعَاتِ جِنْ کِی بِالایاتِ اَحْمَدَهُ وَاضْعَفَ حُرُوفَ
وَالآیاتِ مِنْ لِی کَرَأَنے۔

وَاحْمَدَ مُصْطَفَیٰ فِي بِنَاطِعَأَ
فَلَا تَقْشُوْ بِالْقَوْلِ الْعَنِيفِ
اوْ اَحْمَدَهُ بِرَگْزِیدَہِ ہِمْ مِنْ مَطَاعِیں اور آپؑ
کے ساتھ ناظم لغظ بھی زبان سے نہ کافنا۔

فَاصْدَعْ بِاَمْرِهِ مَا يَلِيْتَ غَفَاضَهُ
وَالْبَشَرُ وَعَرْبَدَ الْمُنْتَهَى عَيْوَنَأَ
خَدَّا لِكَسْمَ دَوَّاْبَ تَكَ اَپَنِي جَمِيعَتَ کَے سَاتِهِ
نَسِیْنِ بَنْجَے کَتَ جَبَ تَكَ کَمْجَھِ دَفَنَ کَرَ کَے مَنِی
مِنْ مَنِیْکَ لَکَارَ کَرَنَدَ دِیا جَائِے۔ تَرَانِیَا کَامَ کَیے
جا بَحْرَ پَرْ کَسْمَ کَیْتَنَیْ سِیْنَ اور خوش رہا اس
کَامَ سے اَپَنِی اَنْجِیسْنِ بَنْجَدَی کَیے جَاءَ۔

۲۔ حُسْنِ صَوْتِکَ تَحْمِلْتَنَتِرِ کَانْهَا

عَدْرِ اِسلام کے شتا قانِ جَمَال، اَعْبَلَ تَرِنِ جَبِيلِ کَاشَا
کے دِیار سے اپنی اَنْجِیسْنِ بَنْجَدَی کَرَتَتَهُ اور ساتھِ ہی اَسَوَّهُ
رسُولؐ کے ایک ایک جَزِیَّتے کو اپانے کے لیے بے تَاب
ہَبَتَتَهُ۔ سی بے تَابِ جَبَ زَانِ پَرَأَلَ تَوْفِتَ کَے قَابَ
مِنْ دَمْلَ جَمَال۔ چنانچہ اس زمانے کی نعمتِ حُسْنِ خَلَابِرِی کے
ساتھ شَمَائِل وَفَضَائِل کا نَسَائِتِ حُسْنِ اِمتَرَاجِ نَفَرَاتَابَہے۔ پچھے
کاشانِ خواںِ رسولؐ عبدِ الله بن رَدَاحَ نَسَنَے سے

رَوْحِی فَدَالْمَنِ اَخْلَاقَدَ شَهَدَتْ
بَاشَدَ خَيْرِ مَوْلَودِ مِنْ الْبَشَرِ

جَسَ کَے اَخْلَاقَ شَاهِدِ ہِیْ دَوَرِ بَشَرِ مِنْ سَبِ
بَشَرِ پَدِیا کِیْگا۔ اس پر میری جانِ قرآنِ ہر۔

عَمَتْ فَفَانَلَهُ کَلَ العَبْدِ کَمَا
عَمَ الْبَرِيَّةَ ضَوَّ الشَّمْسِ الْقَمَرِ

آپؑ کی نَصِيلَتِیں سب بَندوں پر اس طرح میں
جس طرح خلقت پر سورج اور چاند کی روشنی
عام ہے۔

۳۔ شَنْقِیْلَ وَرَنْکَیْ کَاعَلِمَوْزَ نَعَتْ جَوْکَرَ اَپَنِی
وَرَنْمُونَعَ کَاعَلِمَ

تَسِے ہی پَمِیدَہ دَارَ کَ رَاحَتِ جَانِ کَا سَامَان اور سُطمَوْرَنَگَل

نعت نگار کا احسان مکتوب اور عفو رسول

ایسے موقع ہی آئے کہ وشنائی اسلام نے بربانِ شری حضورہ کی ہجوں کی گراس رفتہ عالم نے عضو و کرم سے کام لے کر ان کو موہیں کعب بن زبیر کی سی حماۃ تھا، لیکن جب ملات کفر سے نکل آئے تو نعت نگاری میں بست سے لوگوں سے گئے سبقت لے گئے گراس کا آغاز صرف اعتذار ہی سے کیا۔ اگرچہ قرنی طور پر جاہل شاعری کے قصائد کا انداز قائم رکھا، تاہم عزم نے اس انداز کو بھی پسند فرمایا اور بھیل تمام خطاؤں پر خجھ کھینچ دیا ج惺ر کی اس پسندیدگی سے رنگ تغزل کے قلم کا روپ کے لیے بھی جواز نکل آیا۔

کعب یون نعمت از بر تے ہیں۔

فقد ایت رسول اللہ محتذراً

والعفو عند رسول اللہ مقبول

میں رسول ارشک خدمت میں مذرا خواہ بر کر آیا ہوں

اور حضرت کے نزدیک معافی دے دیا پسندیدہ ہے

شیخ رسالت جب اپنی پوری جلوہ سازیز
۹. رثائی انداز کے ساتھ ضایا بار بھی تو جان نشار پروانے اس پر چادر ہونے کے لیے بے تباہ پکتے گر جبان کی آنکھوں کے سامنے سے یہ تجدیل اوجمل ہو گئیں تو ان کی جان پر بن گئی۔ ادھر نامِ محمد ربان پر آیا ادھر انسوہل کی جھڑی بندھ گئی۔

جب نام تیرا لیجئے تب پشم بمرادے
اس زندگی کرنے کو کسان سے جگر آدے

جو گر تبرت کے ماہ شہ چار دسم کے اوٹ میں چلے جانے کا قیامت خیز نظر ان فدا کاروں میں سے اکثر کے پیش نظر تھا۔ اس یہے ان کے تائزت میں کرب ناک بھی بھی اور احسان خردی بھی۔ درد دل کی کھنک بھی بھی اور خلش ذہن کی کسک بھی

حضرت حسان یون نغمہ پر ابراہم تے میں سے
نبی ایتات بعد باپس دفترہ
من المرسل والادوثان فی الارض تبعد
وانذر شار او بیش رجنۃ
وملتہ الاسلام فااۓ نحمد
سرور کائنات کا بزرگ
قرار خاطر آشفۃ حالاں | سود صحابہ کرام کے
لیے پناہ و رزق تھا۔ وہ اس سے اکتاب فیاد کرتے تو ان کے دل کو سلی اور روح کو قرار دلت۔ وہ اس کا تذکرہ کرتے توانے کا دجدان جھومن امکتا۔ آپ کی موجودگی میں وہ اپنے آپ کو ہر طرح کی گراہی سے محظوظ و مامون پاتے۔ آپ کے عمر زاد ابریضان بن الحirth کتے ہیں:

ریهدیتا فلان خشی ضلا

میلنا و افسوس لسان دلیل

یخبرتنا بخصر الغیب عما

یکون فلا یخون ولا یحول

آپ کے ہے ایت یعنی سے ہمیں کسی گراہی کا خوف

نہیں خود رسول ہمارے رہنا ہیں۔ آپ جو کچھ ہوتا

ہے اس کے باسے میں میں بکل خبری دیتے

ہمیں نہ ان کی خبر میں خامی ہوتی ہے نہ بھیر بھیر

۔ میلاد النبی | اس زمانے کی نعمت کا ایک

موضع میلاد رسول بھی ہے

یہ تذکرہ ختنی دععت کی اس بلندی سے کیا گیا ہے کہ بالعکس

ادوار میں اس کی نظر نہیں می۔ حضرت عباس کا شعر لاحظہ ہے

وانت لما ولدت اشرفت الارض

وضاءت بنوری الافق

سے آپ کی روات بھوی تو زمین چک امکی

ز۔ آپ نے زر سے آفاق روزشن ہو گئے۔

امن بعد تکفین نبی و دفنه
پا نوبم اسی علی هالک لئوی
نبی کو پردوں میں کفن دینے کے بعد میں اس
من والے کے علم میں غلبیں بول جو خاک میں جا بد
آپ کے فم زاد ابو سخیان بن الارت کی اس سماں سے گوں
خند آڑی۔

ارقت و بات بیسی لا یزول
ولید نی ممیہ فیہ ھول
یری میند اڑگی ہے اور رات یوں بروگی ہے جیے
اب خم ہوگی۔ میبیت کی رات درازی ہو جا
کرت ہے۔
جلگڑ شہ سرائے فاطمہ الزہرا اپنے دل کے مکدوں کو دن شعری
جا رہیا تھیں۔

صبت علی مصائب لوائف
صبت میں الیام صرن سیاںیا صریں
(حضرت کی جملائیں) وہ میبیتیں بھر پڑت
پڑی ہیں کاگری میبیتیں دزوں پر موتیں تو دن
را توں میں تبدل ہو جاتے۔

اخبر آفاق السماء و کورت
شمس النهار و اعظم الا زمان
آسمان کی پستانیاں خبار آؤ دہر گئیں اور پیٹ
دیا گی دن کا سورج اور تاریک بھر گیا سارا زمان
فیبکہ شرق البلاد و غربها
یا خدم من طلعت نہ الشیران

اب چا ہے مشرق و مغرب آنسو بھائے ان کی
بدائی پر۔ نظر قوان کے یہ ہے جن پر شہزادیں
مزض یہ وہ چند مصائب نفت ہیں جو خیر المتروکون میں چردہ صدیوں
کی دری پر علی بھی بھیں نہایں نظر آتے ہیں۔ ان چودہ صدیوں

اس کا اخبار بھر پر طریقے سے ان کے کلام میں بھی موجود ہے۔
مغرب سے بھپڑ جانے کے بعد عاشق دلزادہ کی زندگی بے المفہومی
ظر مراتے کا شکر کا درہ نہ تھے
سرکار دوجاں کے یارِ عناصر کا دل فرم دندہ سے کر تھا
و عمل خدا اس کا اندازہ ذلیل کے خود سے لگائے
مکیث الحیاة بفقد الجیب
وزین المعاش فی المشهد
فلیت الحمات لنا کنا
مکنا جمیع اصحاب المهدی
مغرب کے بھپڑ جانے سے زندگی بے کیف
ہو گئی ہے۔ زینت دو عالم تبریں جا سریا
کا شہم سب کو بھی مرست آجائی

اور ہم بھی اس سراپا بہادت سے جانتے
آنکھیں مار اشک پر دن لیں۔ شدتِ غمے چھرے
اڑکے۔ بدن مڑھاں ہو گئے۔ نھا اپنی دستور کے باہم
ٹنگ بھوگئی۔ روشن روشن شب میڈا سے تاریک تر ہو گیا سرخ
نے روشنی کھو دی کائنات کی نیضیں وک گئیں۔ سپاٹی عالم
غبار آور ہو گئی۔ زمین و آسمان حزن و اندہ میں ڈوب گئے
ایسے میں نعمت میں رہنائی معاہم دفتاً دداتے تو بے جا رہتا
دہوگ جو سما شاعر نہ تھا ن کے امیٹے ہوئے جذبات کیں
شریں ڈصل کر سائے آگئے۔ چند الملا گیر اور کرناک نعمتیہ
اشعار طاحظ ہوں۔ عثمان فتنی ہوئے نہیں تھکتے۔

فی عینی ابکی ولا تسامی
و حق بکاء على الیمی
اے یہری آنکھوںے تکان روئی جا سردار
پر رونا تراحتی ہے۔

مل امر نصیب ہوں مڑھاں نہزادے ہیں

کل سا گستری اور روزِ عالمی ایسے صائمین نے آج اس منظر
گھنائے رٹنگ کامنیت دلادر ہر گلہست بدلایا ہے۔ اس پر
اسلوپ بیان کی جدت طازیاں سنبھالیں اور کبھی تو فنِ نعت بطور صرف
شعر کے جان نظرل بھی ہے۔ ادبِ عارف کا معیار بھی اور محاذ و
حقائق کا بہتر بنا دریا بھی۔ مختصر ایوں کہ یہی کہ شاعری (خمر و
عرب، اردو، فارس) سٹھانا کر ایک قدسی بالکن کے ساتھ
آج نعتِ صورت میں جلوہ گر پوری ہے۔ کیوں نہ بوجس کا مذکور
بے دل بھی تردد و کثافت ہے۔

دصلی اللہ علیٰ حبیبہ یت ناصحہ
والہم صحبہ وبارہ وسلم

باقہ: قرآنی آیت کو سنن کرنے کی لگناؤںی حرکت

اور کبھی مسلم حکمازوں کی تاریخ کے نام پر زہرِ گھنٹے کی کوشش
کی جاتی ہے۔ ان شرپندوں میں بعیری کی کھال اور ٹھے سائچ لمحن
جیسے بعیری یعنی بھی شامل ہو گئے ہیں۔ بھی مخاد اور حجمی شہرت
کے لیے اپنے بکھر داؤ پر لگا دیئے کرتیا رہتے ہیں بخوبی
اس بات کی بے حوصلت اور انتظاریہ اس معاملے کی صحیح
جاپک کر کے تصور دلوں کو گرفت میں سے اور حالات کو بدھے
ہونے سے رنکے کے لیے جلد از جلد قدم اٹھانے والے
مزید ابڑے ہو گئے ہیں۔

باقیہ: تعارف و تبصرہ

کی ناصاعت کے باوجود معلماءِ سلام کو ان کی دینی ذمہداری کے
اس اہم پیڈول کی طرف توجہ دلانے کی کوشش میں صورت ہے۔
زیرِ نظر مضمون میں انہوں نے مذکور کے ہاتھ تھے، حالات کے لیے منظمی کی
اداوں اور پہنچوں کی اسلام و ختنہ پر اڑیوں کو بنے تھاب کیا ہے در
مختلف حوالوں سے پاکستان کی صالیحیت کے خلاف فیر سلم اقبال
کی سازشوں سے پردہ اٹھایا ہے۔

کے مرتبے میں اسلامِ مشرق و مغرب کے کافی تک جا پہنچا۔
جان جہاں یہ نور پہنچا و اس نعمت رسولِ بھیت سنتِ سخنِ ابھری
فرزندانِ توحید نے نعمتِ نگاری، نعمتِ خانی اور سماج نعمت
سے قلب و نظر کو درشن کیا۔ چنانچہ موبدہ روح القدس شاہزاد
اسلام حسان بن ثابت رضے کے کبوصی میں عشاۃ رسول
اور امیر الشعراً احمد شرقی جسیے ہزاروں لاکھوں جاہدین بیان راوی
معبت نے اس فاتحِ اقدس پر عقیدت کے پھرول بر سائے اور
یہ سلطنتی استِ سُک جاری رہے گا مگر

ظریح توری ہے کہ حق ادازہ ہوا

کے مصداقِ غائب کی زبان میں یہ کہ کر چپ ہونا پڑے کا کہ
غائبِ شناۓ خواجہ ہر زوالِ لذائشم
کان ذات پاک تربہ دان محمد است
ان گفتہ حضرت طازی دوبار نعمت اس بارگاہ کے
قدر افزائی تو کی کریں گے اس اپنی بخات اور سفر افزائی کا سامان
مزدور بہم پہنچائیں گے۔ کتنے ہی حرفِ باشناس سخنِ دان بن
کر ابھریں گے۔ سچ کشا شاعر ممالک نے

ما ان صدحت محمدًا بحقالی
لکن صدحت مقامتی بمحم

میں نے اگر اپنے شہر سے سرورِ عالم کی تعریف کی ہے
تو اس سے ان کی قدر افزائی نہیں ہوئی۔ اس میرا شعر
ان کی وجہ سے مزدوجہ ہو گیا ہے۔

آج صائمین نعمتِ اس نذرِ متعزع ہیں جیسے ایک صد پیڈو
ہیز جس کا ہر سپر ایک نیا رنگِ منکس کرتا ہے۔ بھروسہ فران دیار
رسولِ سیرت اطہر کے مختلف گوشے، معراجِ رسول، بھرپوت،
مخاہی، بزم آرائی، شہادت و فضائل، فمدول، غیرِ درز کا ریضاخانِ رسول
کی اشد ضرورت کا حساس، اپنی بے سر و سامان، سراپائے اقدس
اعترافِ گناہ، زندگی کی بے لطفی، اجتماعی طور پر امتِ مرحوم کے
فریدیں، شفاعةِ رسول کا دل خوش کن تصریح، پیشِ حشر پرچھو

اُخت ہارونؑ بنت عمران حضرت مریم علیہما السلام

تاریخی حقائق کی روشنی میں

بنی اسرائیل کی عروتوں میں مریمؑ کی بہن مریم نیکی، پربریگاری، تعلوی اور خدا کی حمد و شکر کرنے میں بہت مشہور تھیں اور مردوں میں حضرت ہارونؑ اپنی شال آپ تھے اسی یہے بابل مقدس نے مریمؑ کی بہن مریم کی بیانے ہارونؑ کی بہن مریم کہا۔

تاریخ کی دوسری مشہور اور عظیم مریم حضرت علیہ السلام کی والدہ محترمہ ہیں۔ یہ مریم پہلی مریم سے کیس زیادہ فضیلت والی اور زبردست تھی اپنے امامی نسلی پربریگاری اور خدا کی حمد و شکر کرنے اور زیادہ سے زیادہ وقت عبادت الہی میں صروف رہے والی عظیم ترین شخصیت تھیں۔ آپ تمام علم کنوادی رہیں تھے اپنے کسی کی سفکو تھیں اور نہ ہی منگتے۔

ان حضرت مریمؑ کے والدہ محترم کا نام بھی عمران ہی ہے جیسا کہ کلام الہی میں ہے کہ ”وَمِنْ يَعْبُدْ عَمْرَانَ يُنْصَنَى“ اور مریمؑ کی بیٹی عمران کی۔ (سورہ الحیرم ۱۳۰۶۶)

بعض عیائی ملکہتے ہیں کہ ”عمران“ تو اس مریم کے والد کا نام ہے جو مریمؑ و ہارونؑ کی بہن تھی لیکن یہم عرض کریں گے کہ ایک بھی نام کے بہت سے اشخاص ہو سکتے ہیں بلکہ بابل مقدس سے بھی ثابت ہے۔ شیخ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں کے نام یہوداہ، شمعون، لاوی اور یوسف تھے جبکہ حضرت علیہ السلام کے شاگردوں میں بھی ان ناموں

کتب تاریخ عام میں مریم نام کی دو عوامی سب سے زیادہ مشہور ہوتی ہے۔ پہلی وہ حضرات مریمؑ اور ہارونؑ کی بہن تھیں حضرت مریمؑ اور حضرت ہارونؑ کے بھائی تھے اور دوسری والدہ کے پیچے بھی تھے۔ آپ کے والد محترم کا نام عمران تھا۔ بابل میں عمرام درج ہے۔

حضرت مریم علیہ السلام کی اولاد کے مقابلہ میں حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد نے زیادہ فضیلت پائی۔ چنانچہ بابل مقدس میں ہے کہ

”عمرام کے بیٹے ہارون اور موسیٰ تھے اور ہارون الگ کیا گیا تاکہ وہ اور اس کے بیٹے ہمیشہ پاک ترین چیزوں کی تقدیم کیا کریں اور سداد خداوند کے آگے نہ چڑھائیں اور اس کی خدمت کریں اور انس کا نام لے کر برات دین رہا۔ سرحداً عوامی سواں کے بیٹے لاوی کے قبیلے میں گئے گئے۔“ (۱۔ تواریخ ۲۳: ۱۳۰۶۶)

ثابت ہو اکھڑانے بھی ہارونؑ کو ایک الگ داعی عطا فرمایا تھا جو دیگر بھی اسرائیل کو حاصل نہ تھا۔ اسی یہے مریم علیہ السلام کی بہن مریم کو بعد کے لوگ ہارونؑ کی بہن مریمؑ کے نام سے یاد کرتے اور لکھتے تھے جیسا کہ بابل میں ہے کہ ”اب ہارونؑ کی بہن مریم نبیتہ نے دف انکھ میں لیا۔“ (خروج ۱۵: ۲۰۱)

کے حضرات موجود تھے معتبر من حضرات کو تو سوچنا چاہیے کہ اگر مریم دوسری ملکن ہے تو عمران نام کا دوسرا شخص کیوں نہیں بوسکتا۔

بعض حضرات کتے ہیں کہ ہذا کا ایک ہی نام کے کئی اشخاص بر سکتے ہیں میکن یہ کیسے ملکن ہے کہ دونوں عمرانوں کی بیٹیوں کے نام بھی مریم ہی ہوں؟

جو اب اعرض ہے کا ایس تو اکثر پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر پیغمبر رسول اللہ اسلام کے والدہ محترم کا نام گرانی یعقوب تھا یعنی آپ یوسف بن یعقوب تھے اور انجیل میں کے پسے باب سے ایک بخار کا بھی یوسف بن یعقوب بُرنا ثابت ہے پس اگر ایک یوسف بن یعقوب کے بعد دوسری یوسف بن یعقوب ملکن ہے تو ایک مریم بنت عمران کے بعد دوسری مریم بنت عمران کیسے فیصلن بوسکتی ہے؟

بعض میسانی دوست یعنی کتے ہیں کہ سدا تحریر کی آیت ۱۲ انجیل لوقا ۳: ۲۲ کے خلاف ہے کیونکہ انجیل کے مطابق مریم کے والد کا نام میل ہے، ہم اعرض کریں گے کہ لوقا ۳: ۲۲ کے مطابق میلی یوسف بخار کا باپ ہے زک مریم کا، چنانچہ انجیل کی عبارت اس طرح ہے: جب یوسف تعلیم دیتے لگا قریبًا میں برس کا تھا... اور یوسف کا بیٹا تھا اور وہ علی کا: (لوقا ۳: ۲۲)

انجیل مقدس کی مذکورہ بلا آیت سے یہ امر روز روشن کی طرح میال ہے کہ میلی یوسف بخار کا والد ہے زک مقدسر مریم کا۔ بعض حضرات کتے ہیں کہ علی کا اپنا کوئی جیانا تھا، اس لیے یہودی دستور کے مطابق دادا یوسف کو بیٹے کی جگہ سوہنہ میں لکھا گیا۔ حالانکہ اس بات کا کوئی معتبر ثبوت موجود نہیں کہ جس سے یہ ثابت بر سکے کہ مریم کے والد کا نام میلی تھا اس یہے یہ بے دلیل تو جیسا ہمارے زد دیک کوئی جمعت نہیں رکھتی۔

لہریں میں اگر ان بھی یا جائے کہ مقدسر مریم کے والد کا نام میل ہے تو بھی قرآن حکیم کا حضرت مریم کہ "بنت عمران" یعنی حضرت مریم دہاروں کے باپ عمران کی بیٹی کیا بھی صحیح ہے کیونکہ بزرگوں سے انساب قرآن عزیز اور بابل مقدس دروزوں ہی سے ثابت ہے جیسا کہ کلام مقدس قرآن پاک میں یہ کہ اُمُّ كُسْمَ شَهَدَ أَوْ إِدْخَرَ يَعْصُبُ الْوَتُّ كَوَادْ
قَالَ يَسِيْهُ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِيْ فَالْأُفْعَدُهُ
إِنَّهُكَ وَإِلَهُ أَبَاكُ إِبْرَاهِيمَ وَاسْمَاعِيلُ وَسَمْعَنَ
إِنَّهَارَ أَجَدَهُ كَمْ ذَهَنْ لَهُ مُسْلِمُونَ

(البقرة: ۲۱۳)

ترجمہ: کیا تم حاضر ہے جس وقت پہنچی یعقوب کو روت جب کہ اپنے بیٹوں کو، تم کی پوجو گے بعد میرے بھ۔ بوئے ہم بندگی کریں گے تیرے رب اور تیرے باپوں (یعنی باپ دادوں) کے رب کو ابراہیم اور اسماعیل اور اسمونی، دبی ایک رب اور ہم اسی کے حکم پر چیزیں قرآن شریف کی مذکورہ بالا آیت کریں میں ابراہیم اور اسماعیل اور اسمونی کو حضرت یعقوب کے باپ ابا اپنے کہا گیا ہے الکم حضرت یعقوب کے والد تو صرف حضرت اسمونی ہی ہیں جبکہ حضرت اسماعیل تما یا اور حضرت ابراہیم دادا گئے ہیں۔

مزید دعاخت کے لیے قرآن مجید سے سورۃ البقرہ ۲: ۲۰۰ اور البقرہ ۲: ۱۴۰ اور النساء ۳: ۲۶ اور الحجۃ ۵: ۱۰۳ اور سورۃ الانعام ۶: ۹۲ اور الانعام ۶: ۲۰۰ اور الاعراف ۷: ۲۸ الاعراف، ۷: ۰۰ تلاوت غرامیں۔ انجیل کے مطابق فرشتہ نے یوسف بخار سے کہا کہ اے یوسف داؤد کے بیٹے۔ می ۱: ۲۰... حالانکہ یوسف داؤد کا نہیں بلکہ علی کا بیٹا تھا (دیکھو لوقا ۳: ۲۲) ظاہر ہے کہ فرشتہ نے علی کے بیٹے یوسف کو عزت افزائی کے لیے حضرت داؤد کا بیٹا کہا تھا۔

ابراہیم کا اس شخص کو بیٹا کر کر پکارنا چاہیے۔ اکثر بیرونی بوجھ کر اپناباپ کہتے تھے، چنانچہ رحنا بیشتر دینے والے نے لوگوں سے فرمایا کہ اپنے دوں میں یہ کن خردخواہ کو دکارا بیٹھا ہمارا باپ ہے۔ (رُقَا: ۸۰: ۳)

بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ میں نیک ہونے کی وجہ سے بھی کسی کو ابراہیم کا بیٹا کر دیا جاتا تھا اور بدی کی وجہ سے الجیس کا بیٹا کہا جیسا کہ رجھ نے یہودیوں سے فرمایا تم نے جو اپنے باپ سے شناہے دہ کرتے ہو، انہوں نے جواب میں اس سے کہا ہمارا باپ تو ابراہیم ہے بیرونی نے ان سے کہا اگر تم ابراہیم کے فرزند ہو تو قراباہیم کے سے کام کرتے۔ (یو حنا ۲۸: ۷) حضرت سیدنا مزید فرمایا، تم اپنے باپ ابیس سے ہو تو (یو حنا ۲۸: ۷) امزید دیکھئے یو حنا ۷: ۷ اور رُقَا ۱۹: ۶)

پوس نے میرا سر نہیں کو بھی بعض ایمان دار ہونے کی وجہ سے ابراہیم کی اولاد فرار دیا۔ پس جان لو کر جو ایمان دلے ہیں وہی ابراہیم کے فرزند ہیں۔ (لکھنؤں ۴: ۲)

پوس نے رویوں کے نام خط میں لکھا ہے کہ ایمان کی وجہ سے غیر اقسام کے ناخوش بھی ابراہیم کے بیٹے کلانے کے حقدار بن جاتے ہیں۔ (دیکھو رویوں ۲: ۱۱) ثابت ہو اک جن جن حرب ایمان لانے کی وجہ سے ایسے لوگ بھی ابراہیم کے بیٹے کلانے جو ابراہیم کی نسل سے بھی نہ تھے تو لذم آیا کہ ایمان کی مطابقت کی وجہ سے بھی بعض اوقات کسی شخص کو کسی ایسے شخص کا بیٹا کا جاسکتا ہے جو دراصل اس کا باپ نہیں ہوتا۔ یعنی اگر بھی فرض کر دیا جائے کہ مریم کے باپ کا نام عمران نہیں تھا اور یہ کہ سریم، مریم، داؤد وغیرہ کے والد میران کی نسل سے بھی نہیں تھیں تو بت کبھی قرآن مجید کا حضرت مریم کو بنت میران کن مطلع نہیں ہو سکتا۔ (مزید دعاخت کے یہے بالکل میں رویوں ۱۰۰: ۹ اور ۱۶: ۲)

مت ۱:۱۱ میں یہ نوع سیج کو داؤد کا بیٹا اور ابراہیم کا بیٹا کہا گیا ہے، حالانکہ داؤد میں سے کوئی بھی شخص آپ کا باپ نہیں بلکہ ارشد تعالیٰ نے آپ کو بغیر باپ کے پیدا فرمایا اور آپ کی والدہ مریم بھی داؤد کی نسل سے نہیں بلکہ اورون کی اولاد سے ہیں۔ اس سلسلے متعلق تفہیمی بیانات داشت آگے چل کر جائے گا۔ فی الحال ہمارا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ حضرت سیدنا مکمل نکر کر داؤد کے بیٹے ہیں اور زیادہ آپ کا داؤد کی نسل سے ہونا ثابت ہے میکن عزت افزائی کے طور پر آپ کو داؤد کا بیٹا کیا گی، جیسا کہ انجلیل رُقَا میں ہے کہ... خدا اس کے باپ داؤد کا تخت اسے دے گا۔ (رُقَا: ۲۳: ۱)

اسی طرح انجلیل متی میں ہے کہ "دو اندھے اس کے تیکھے یہ پکارتے ہوئے پلے کر لے داؤد کے بیٹے ہم پر حرم کر" (مت ۹: ۲۶) مزید دیکھئے (مت ۹: ۲۱ اور ۱۳: ۱۲ اور ۱۳: ۲۷ اور ۱۰: ۲۰ اور ۲۲: ۲۲)

اثرش تعالیٰ نے حضرت مریم سے فرمایا۔ میں تیرے باپ کا خدا یعنی ابراہیم کا خدا اور اصحاب کا خدا اور عیوب کا خدمہ ہوں۔ (فرود ۱۰: ۲۸)

وزر فرمائے کہ مندرجہ بالا حضرات میں سے ایک بھی شخص مریم کا باپ نہیں میکن عزت افزائی کے بیٹے کیا گی اور تعقیب کا خدا اور عیوب کا خدمہ ہوں۔ میں خداوند تیرے باپ ابراہیم کا خدا اور اصحاب کا خدا ہوں۔ پیدائش ۱۳: ۲۸ یعنی ابراہیم کو تعقیب کا باپ کہا گی حالانکہ تعقیب ابراہیم کے بیٹے نہیں۔

یو نوع سیج نے ایک مریزیر سے متعلق فرمایا۔ یہ جو ابراہیم کی بیٹی ہے جس کو اٹھا رہے برس سے شیطان نے باندھ رکھا تھا (رُقَا: ۱۲: ۱۶) تھا ہر بے اُس عورت کا باپ براہیم کی نسل نہ تھے... اسی طرح رُقَا ۱۶: ۲۲، ۲۱۶: ۲۲ اور ۱۰۰: ۹ میں عالمگار راجح کے ایک مظہر میں ایک شخص کا ابراہیم کر لے باپ کر کر پکارنا اور

تیری مان بہ کار فقی"

بعض لوگ اختراء من کرنے میں کر حضرت مریم کا کوفی بھائی نہ تھا اس یے قرآن پاک کا آپ کا اخت اور دن کن کو تمہاری نہیں۔ یہود کے حضرت مریم کا اخت اور دن یعنی اور دن کی بنی کوک پکارتے کی ایک محتول و جرمونیع القرآن میں یوں درج ہے کہ "بنی اور دن کی یعنی اور دن کی بنی، داشتے کا نام بر لئے ہیں قوم کو جسمی عاد و غور، یہ تھیں اولاد حضرت اور دن میں۔ حضرت شاہ عبدالحق در صاحب کا بیان دامتی حقیقت پر بنی ہے کیونکہ اکثر بتاتا ہے کہ کسی قوم یا قبیلے بلکہ سلطنت کا نام ان کے کسی بزرگ کے نام سے مشورہ بر جاتا ہے۔

شدّ قوم عاد جو کہ عاد کی اولاد ہے اور قوم نژاد جو کہ نژاد کی اولاد ہے اور قوم دلوجو کو روٹ کی اولاد ہے اور قوم قریش جو کہ قریش کی اولاد ہیں۔

بانبل مقدس میں بھی رب کی اولاد کو حرف رب بھی کہ لی ہے۔ (دیکھو روت ۱۱: ۲۱۶ و ۲۱: ۱۸ تو اریخ ۲: ۲۱ و ۱۸: ۲) (یہاں
باب ۱۵)

اسی طرح بنی لادی کو حرف لادی بھی کہ جاتا تھا۔ اسی طرح بنی اسرائیل قوم کو بھی اکثر اوقات حرف اسرائیل ہی کہ دیا جاتا تھا۔ (دیکھو ۱۴: ۱۷ تو اریخ ۱۴: ۳ اور ۱۴: ۱۶ و ۲۲: ۲۲ و ۲۲: ۲) اسی طرح بنی افرییم کو حرف "افرییم" کہا گیا (دیکھو قضاۃ ۱۹: ۱۹) اور بنی بنیان کو بنیان کہا گیا (دیکھو قضاۃ ۱۹: ۱۳ اور ۱۲: ۲۰) یعنی بنی اسرائیل کے جانل میں یہ دراج عام تھا کہ ہر قبیلے کو اس کے کسی بزرگ کے نام سے پکارتے تھے یعنی بنی اور دن کو حضرت "مارون" بھی کہ جاتا تھا اور جیسا کہ ہر شخص اپنی قوم کا بھائی اور ہر خورت اپنی قوم کی بھن بر قی ہے اسی طرح ہر اسرائیلی اسرائیل کا بھائی اور ہر مارون "مارون کا بھائی" اور ہر مارونی عورت "مارون کی

ثابت رہ رہا کسی شخص کو معنی علیٰ دپ پہنچ گاری کی بنی اپ بھو کسی بھی یا نیک بزرگ کا بیٹا کہا جاسکتا ہے۔ لہذا اگر یہ فرض کر دیا جائے کہ حضرت مریم دامتی علیٰ کی بیٹی تھیں اور یہ کہ حضرت مریم دنہار دن کے باپ عمران کی اولاد سے بھی نہ تھی تب بھی قرآن پاک کا آپ کرتباً عمران کنا غلط نہیں جبکہ سچ تر یہ کہ حضرت مریم کے والد محترم کا نام دامتی عمران ہے کیونکہ قرآن حکیم نے حضرت مریم کی والدہ محترمہ کو عمران کی بیوی قرار دایا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مریم کے والد کا نام دامتی عمران ہے۔

قرآن عجیب میں ہے۔ "اذ قالَتْ اُمُّهُنَّاْتُ عَمَرَانَ رَبَّنَا فِي نَذْرِنَا لَكَ مَا فِي بَطْنِنِي مَحْرُرٌ فَتَقْبَلَ مِنِّيْنَا وَأَنَّكَ أَنْتَ السَّيِّدُ الْعَظِيمُ۔" یعنی جب عمران کی بیوی نے کہ کبکے میرے رب، میں نے نذر کیا تیری جو کچھ میرے پیٹ میں ہے آزاد، سرور مجده سے قبل کر رہے اصل سننا جانتا۔

آل عمران ۲۵: ۳

قرآن عزیز کی ذکر کردہ آیت کریمہ اس امر پر دال ہے کہ حضرت مریم کے والد محترم کا نام دراصل عمران ہی ہے، اسی سے آپ کی والدہ کو عمران کی بیوی قرار دیا گیا ہے کیونکہ شخص کو اعزازی طور پر کسی بھی بزرگ کا بیٹا، بھائی یا دوست ترک جاسکتا ہے لیکن کسی عورت کو کسی ایسے شخص کی بیوی نہیں کہا جاسکتا جو کہ اس کا شوہر نہ ہو لہذا ہم پرے کے در حق سے کہ کہتے ہیں کہ حضرت مریم کے والد کا نام دامتی عمران ہے۔

رہا میں تراس کے میں ہم قاموس الکتب مطبوعہ ۱۹۸۳ء میں ۴۰، ۴۰ میل میلی۔ عالی کی یہ عبارت پیش کرتے ہیں کہ "علیٰ رہیم کے خاوند و سفت کا باپ (لوقا ۲۲: ۳)

کلام الہی قرآن پاک میں ہے۔ "نَأْخَذَ هُنُودُ مَا كَانَ أَبُوكَ اُمَّرَأَ سَوْمَهُ وَمَا كَانَتْ أُمَّلَكَ بَغْتَةً۔" (سورہ مریم ۳۷) یعنی لے اور دن کی بھن تیرا اپ برا آدمی نہ تھا اور نہی

پس ثابت ہوا کہ بعض مادات و اوصاف میں مخالفت کی جو
سے بھی ایک شخص درسرے کا بھائی کہتا ہے بلکہ بعض اوقات
مخالفت کی بنار پر ایک جگہ کو دوسری جگہ کی بنن کر دیا جاتا ہے کہ
چنانچہ یوحنہ کے درسرے خط میں ہے کہ
”تیری رگزیدہ بنن کے فرزند تجھے سلام کئے ہیں۔
(دیکھو ۲۔ یوحنٰ ۱۳: ۵) ... کیمپک بابل کے مطابق اس
جگہ ایک لکیا کو دوسری کھیا کی بنن کی گیا ہے اور لکیا کے
سیخوں کے میئے کیا گیا ہے۔

ذکر کردہ بالاقام شواہد ہائے دعوے کے اثبات کے
لئے کافی ہیں کہ عادات و اوصاف و عزت و غلت میں ثابت
کی بنار پر بھی کسی شخص کو درسرے کا بھائی کہا جاسکتا ہے جنکہ
حضرت مارون اور ان کی اولاد کو غلت کا جرم حالت حاصل تھا
وہ ہی اسرائیل کے قام قبائل میں سے کسی کو حاصل نہ تھا خلف
نے کمات کے لیے مارون کو خون یا تھا اور حضرت میلکیہ (رسانہ)
کی والدہ نکتہ کو بھی انتہ تعالیٰ نے خون لیا تھا، آپ سہیکی کی حدود
کے لیے وقف تھیں۔ برپا شخص آپ کا ہے حد احترام کرتا تھا۔ یہ
آپ مثل مارون تھیں اسی لیے ہی اسرائیل آپ کو اخت مارون کے
خطیم لقب سے پکارتے تھے۔ علاوه ازیں آپ نبی مارون سے
ہونے کی وجہ سے بھی مارون کی بنی یعنی بنی مارون کی بھی تھیں۔
سیکی ماہماہ ”کلام حق“ مابت فردری ۱۹۹۰ء کے صفحے
پر ہے کہ ”قرآن میسٹی“ اکی ماں مریم کے باپ کا نام میران ہے
اور ماں کا نام حسن۔ یہ مریم جس کے باپ کا نام قرآن میران بتایا
ہے وہ موٹی دمادون کی بنن عتی۔ (آنکہ ۷۷) فرقہ صرف یہ ہے
کہ قرآن نے میرام کی جگہ میران کہہ دیا ہے یعنی کون سے جلد ڈالا
جو از مدی تو اعد اور میان طلاقعت و احباب کہتا ہے بلکہ اس سے
ایک بڑی خلیل و جوہر میں یہ آئی کہ لوگوں نے موٹی کی بنن مریم کو
سرخ ٹیک کی ماں مریم سمجھ دیا۔

جانب اعرض ہے کہ موٹی دمادون کی بنن مریم کی والدہ کا نام

بھی نہ ہے۔ یہاں یہود کا حضرت مریم کو اخت مارون کہنا بالکل
درست ثابت ہوا۔
کسی شخص کا اپنی قوم کا بھائی ہونے کے کافی شواہد
مقدس میں موجود ہیں۔ شال کے طور پر استشنا ۱۲: ۵ میں ہے کہ اگر
تیرا کوئی بھائی خواہ دے عہر ان مرد ہو یا عہر ان عورت تیرے اتھے تکچے۔
باابل کی مندرجہ بالا عبارت سے ثابت ہوا کہ ہر اسرائیل
اپنی قوم کا بھائی اور عورت قوم کی بنن ہے۔ (مزید دیکھو دریت
استشنا ۱۴: ۱۵)

ذکر کردہ بالاقام شواہد اس امر پر دال ہیں کہ برپا شخص اپنی قوم
کا بھائی اور بر عورت اپنی قوم کی بنن ہوتی ہے۔ لہذا ترجمہ
کا حضرت مریم کو امدادن کی بنن کن درہل بنی مارون کی بنن کن
ہے جیسا کہ فزان العرفان میں ہے کہ ”چکر یہ (یعنی مریم) ان
کی (یعنی مارون کی) نسل سے تھیں اسی لیے مارون کی بنن کے
دیا جسما کہ مارون کا مادرہ ہے کہ وہ تمہی کو یا خاتم کئے ہیں۔
اکثر اوقات اوصاف و عادات میں مخالفت کی بنار پر
کسی شخص کو درسرے کا بھائی کہ دیا جاتا ہے۔ شلا حضرت رغۃ
کو جو کہ حضرت ابراہیم کے بھتیجے ہیں ادیکھو پیدائش ۱۱: ۱۲ اور
۱۳: ۱۲) بابل مقدس میں ابراہیم کا بھائی کہا گیا ہے۔ بلاط
فرمائیں۔ تب ابراہیم نے رغۃ سے کی میرے اور تیرے نے میان
اور میرے چروہوں اور تیرے پیدا ہوں کے درمیان جھگڑا اور ہر
کیون کر یہم بھائی ہیں۔ (پیدائش ۸: ۱۳ اور ۱۳: ۱۲ تا ۱۴)
اسی طرح یہ نوع سیکھ نے اپنے شاگردوں سے زمانیا کو کوئی
تمہارا مرشد ایک ہی ہے اور تم سب بھائی ہو۔ (دیکھو ۸: ۸)
چنانچہ تمام شاگردوں سیکھ اپس میں کھلاتے تھے۔ (دیکھو
لوقا ۲: ۲۱، ۲۲، ۲۳ اور امثال ۱: ۱۵ اور ۹: ۶)
اوہ ۱۱: ۱۲ اور ۱۲: ۱۴، ۱۵: ۱ اور ۱۵: ۱ اور ۲: ۲، ۳ اور ۳: ۲
۱۴ اور ۱۵: ۱ اور ۱۶: ۱۳، ۱۷ اور ۱۷: ۱ اور ۱۸: ۲، ۳ اور ۱۸: ۳

(۱۱۰۲ دفہ)

نسب ناموں کے درمیان پائے جانے والے شدید اختلاف پر پرده
ڈالا ہے۔ حالانکہ مت اور روقا ادوؤں کا دعویٰ ہے کہ وہ یوسف
خانہ کا نائب ناصر گھوٹ ہے میں جیسا کہ انجل کے قارئین سے یہ
بات مخفی نہیں ہے کہ دوؤں نے یوسف کا نائب ناصر ہی لکھا ہے
اس کا بڑا تبرہت یہ بھی ہے کہ فرقہ پر مشتمل کی اسروں ریزنس
بانجل میں متی ۱۲:۱ میں ذکر درکیونیاہ کے بیٹے سیالیٰ ایل کے ذیل
میں وقت ۳/۲۶ کا ریزنس دے کر گویا یہ اعزاز کر دیا ہے کہ
وقت ۳:۲۲ میں ذکر سیالیٰ ایل بھی یہی شخص ہے جس کا ذکر
متی ۱۲:۱ میں ہے۔

ریزنس بانجل میں یہ وقت بھی کردی گئی ہے کہ اسی
شخص یعنی سیالیٰ ایل کا ذکر خدا ۲:۳ میں بھی موجود ہے جبکہ
وقت ۳:۲۶ میں ذکر سیالیٰ ایل کا ریزنس دیتے ہوئے بھی خدا ۲:۳
کی طرف ترجیح دلائی گئی ہے اور خدا ۲:۳ میں ذکر سیالیٰ ایل
کے ذیل میں ا۔ قواریخ ۲:۳، ۱ کا ریزنس شے کری ثابت کر دیا
ہے کہ متی ۱۲:۱ اور وقت ۳:۲۲ میں خدا ۲:۳ اور ا۔ قواریخ
۳:۲، میں ایک بھی شخص کا ذکر ہے۔ قارئین کو یہ جان کر حیرت
ہو گی کہ ا۔ قواریخ ۲:۳ میں ذکر سیالیٰ ایل کے ریزنس میں خدا
۳:۲ اور ۲:۵ اور ۱:۱ اور ۳:۲ اور ۲:۲ میں ۱:۲ میں ہے کہ
اور وقت ۳:۲۶ کی طرف ترجیح دلائی گئی ہے یعنی قام خدا کو رہ گی
پر ایک بھی شخص سیالیٰ ایل کا ذکر ہے یعنی یہ کتنا فقط ہے کہ وہ
دلے نسب نامے اور سخن دلے سب نامے میں سیالیٰ ایل نامی
دواں اگل اور مختلف آدمی ہیں بلکہ ریزنس بانجل نے یہ بات
ثابت کر دی ہے کہ دوؤں نسب ناموں میں ایک بھی شخص ہا
ذکر ہے۔

وقتاً کا ہایاں کردہ نسب ناصر یوسف سے ناتن بن داؤد
مک اور متی کا نائب ناصر یوسف سے سیماں بن داؤد ڈھک
پہنچتا ہے۔ اب کون عاقل یہ تسلیم کرے گا کہ ایک بھی شخص یعنی
سیالیٰ ایل ناتن بن داؤد کی اولاد میں بھی ہے اور (باقی مشپر)

وکید ہے جب کہ حضرت مسیٰ کی والدہ محترمہ حضرت مریم کی والدہ
کا نام حنفیہ ہے جیسا کہ خود ماہنامہ نے بھی تسلیم کی ہے۔ پھر
مومنیٰ داروں کی بہن مریم کو سیمیج کی ماں سمجھ کر غلطی میں بتلا
ہونے پر حیرت ہوتی ہے۔ رہایہ کو قرآن میں ملزم کے مکون
سے بدلتا گی ہے جس جو اب اور من کریں گے کہ ایسا برگزینیں
ہر ایک حضرت مریم کے والدہ کا نام ماقصیٰ عمران ہی ہے ذکر
علام جو کہ مریم کے والدہ کا نام ہے۔ اگر کسی کی والدہ کو
مریمیٰ داروں کی سیمیج ثابت کرنا ہوتا تو قرآن شریعت میں ثابت
عمران کی جگہ ثابت عمرام لکھا جاتا اور آپ کی والدہ کا نام بھی
وکید لکھا جاتا۔

سیمیج اپناءتہ کلام حق " بابت دسمبر ۸۸ میں کے صفحہ ۱۳
سلسلہ ۹:۱۰ پر ان جملے اور بعد کے سیمیج کی والدہ مریم کو
اختہ اور وہ اور ثابت عمران تسلیم کیا ہے۔

صفر ۱۰ پر ان جملے تسلیم کے نظر میں ہیں یہ ثابتیت کی
کوشش کی گئی ہے کہ حضرت مریم ہماروں کی اولاد سے نہیں بلکہ
یہ داد کی نسل سے تھیں لیکن ہم عرض کریں گے کہ وقت کی بانجل
میں ایسے خواہد موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت
مریم ہماروں کی اولاد سے تھیں۔ چنانچہ وقت ۱:۵ میں ہے کہ
ذکر یہ نام کا ایک کامن تھا اور اس کی بھروسی
ہماروں کی اولاد میں سے تھی اور اسکا نام ایشیع تھا۔

وقت ۲۶:۱ سے ذکر کردہ بالا ایشیع کا حضرت مریم کا افرادی
رشتہ دار ہے ثابت ہے۔ چنانچہ اس تسلیم پر پہنچ کر اگر زکریاہ
کا ہیں کی بھروسی ایشیع ہماروں کی اولاد سے تھی تو مسند ہو اک ایشیع
کی قریبی رشتہ دار مریم بھی ہماروں کی اولاد ہے۔

جو لوگ مریم کو ملی کی بھی اور دلواد کی نسل سے قرار ہے
میں ان کا اصل مقصد در اصل وقت ۳:۲۳، ۲۲:۳ میں بیان کرہ
نسب ناصر کو (جو کہ یوسف بخارا کا نائب ناصر ہے) مریم میں مسوب
کر کے سئی اور وقت کے بیان کردہ یوسف بخارا کے درمخت

دیا جگہ اب سنت کا ذہب احتدال و ترزاں کا ہے کہ ایمان کے
ساتھ نبات کامل کے یہ مل صالح شرط ہے بلکن بکریہ گناہ کے
ارٹکاب سے کمزور لازم نہیں آتا۔

حضرت امام ابو حنینیہ چونکہ اعلیٰ سنت کے امام اور ترجیح تھے
اور انہوں نے بکریہ گناہ کے ترکب پر کمزوری لانا نہیں کیا
کہ دیا تو اس طرف کے لوگوں نے الرا، انسیں تمریز "قرار
شے دیا حالانکہ امام صاحب اعلیٰ کا مرجد کے ساتھ دوڑ کا تعلق
بھی نہیں تھا۔ امام شہرتستانی نے "المحل والنحل" میں امام عظیم
کی طرف ترجیح "رسنے کی نسبت کا خوب بخوبی کہا ہے اور کہا
کہ صرف تدبیر اور معجزہ کا حضرت امام پورا لازم ہے

معرکہ ۱۸۵۶ اور بہادر شاہ طفرہ

مول ۱۸۵۶ء کے جہاد آزادی میں بہادر شاہ طفرہ کا کردار
کیا تھا؟ محمد عجم بٹ گنگوڑا منشی گورنمنٹ
جس ۱۸۵۶ء کے معرکہ عربیت میں بادشاہ نہ بہادر شاہ طفرہ
مرعوم مجاهدین آزادی کے ساتھ پوری طرح شرک کا رکھا تھا۔
انہوں نے دیاں ریاست کے نام اپنے ایک خط میں لکھا کہ
"میری پروجش خواہش ہے کہ بندوستان سے
فرنگیوں کو ہر عکن طرفی سے نکال دیا جائے تاکہ
مک آز اد ہو جائے۔"

بہادر شاہ طفرہ نے اس خدا کی بھی تدبیر کر دی آزادی
کی جذبہ جذبہ میں ان کی دل پی اپنے افتخار کی خاطر ہے۔ چنانچہ
انہوں نے لکھا کہ

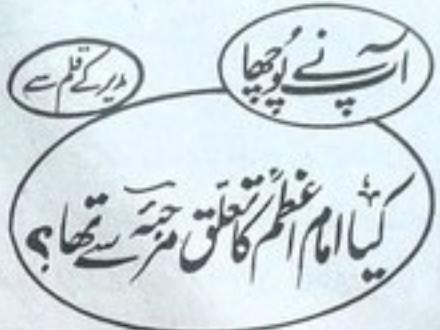
"اگر زوں کو مک سے نکال دیں کے بعد میرا معقد
بندوستان پر حکومت کرنے کا نہیں، اگر تمام راجے
دشمن کو مک سے نکال دیں کے یہ تواریخ ایام
نکال دیں تو میں شاہی اختیارات اور طاقت سے
دستبردار ہونے کے لیے ماضیہ ہو جاؤں گا۔"

حوالہ مرجد کون تھے؟ ان کے خاص خاص عقیدے کیب
تھے؟ کی فتنہ اب بھی موجود ہے؟ امام ابو حنینیہ
کے مبانی میں کہا جاتا ہے کہ وہ بھی مرجد فرد میں
تھے۔ اس کی حقیقت کیا ہے؟

چرا غ الدین فاذوق کوٹ نجیت سکھ شیخورہ
جب مدد صاحبہ کے انتظام پر ردمانہ ہونے والے فرقہ
میں سے ایک "مرجد بھی تھا جس کے مختلف گروہوں کا ذکر امام
محمد بن عبدالکریم الشہرتستانی المترفی ۵۴۸ھ نے اپنی معرفت
تصنیف "المحل والنحل" میں کیا ہے اور "مرجد" کی وجہ تصری
اکیب یہ بیان کی ہے کہ یوگ ایمان کے ساتھ محل کو خود رہ نہیں
سمحت تھے اور ان کا کہ تھا کہ بکریہ گناہ کے ترکب کے بارے
میں دنیا میں بھتی یا حسبی ہونے کا فیصلہ نہیں کیا جا سکت اور فیض
آفریت ملک ترخا در روت ہے اس یہ انسیں تمریز کی
ساتھ تھا جس کا معن ہے موخر کرنے والا گردہ:

ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ایک شخص جب توحید در سالت پر
ایمان میں آئے تو اس کو کوئی گناہ مزد忍 نہیں دیا اور اس کی نجیت
یقینی ہے۔

در اصل اسی دور میں خارج اور عقبی دیگر گروہوں نے
جب اس عقیدہ کا انداز کیا کہ بکریہ گناہ کے ارٹکاب سے مسلمان کافر
ہو جاتا ہے تو اس کے رد میں تمریز "دوسرا انتہا پر پھیلے
گے" کہ صرف ایمان کافی ہے۔ محل کی سرے سے خود رہ نہیں
ہے یا ایمان کی موجودگی میں کسی بھی نسل کا عمل کریں نفعان نہیں



کیا امام اعلم کا علاقہ حضرت سے تھا؟

مجاہدین کی ازواج کے کل نذر اچھیت کی حیثیت سے جرزا
بخت خان کا تصریح بھی بہادر شاہ ظفر نے کیا اور مجاهدین آزادی
کی پروردی مرح پشت پناہی کی۔ اسی ہرم میں ۱۹۴۵ء میں جنگ
میں مسلمانوں کی ناکامی کے بعد بہادر شاہ ظفر کا اگر فرار کر دیا گی۔
ان کے بیڑوں کو شید کر دیا گیا اور سقراط مصلانے کے بعد بہادر شاہ
ظفر کو عربم قرار دے کر جلاوطن کر دیا گی۔ چنانچہ زنگوں کی نظریہ
کی حالت میں، نومبر ۱۹۴۷ء کو ان کا استقالہ ہو گیا۔
(جواہر انگریز کے باعث مسلمان از جانبا در رزا)

بیک علما زیر نسبہ انگریزی سیکھنے کے حرام قرار دیا تھا؟

سوال: مشورہ کے علاوہ دیوبند نے انگریزی زبان سیکھنے کو
حرام قرار دیا تھا۔ اس کی حقیقت کیا ہے؟

الشود سایا قاسم جہانیان

جواب: یہ بات مغلابی ہے۔ مغلاب دیوبند نے انگریزی زبان اور
تعیین کے جو میں آنے والی یورپی تمذبی و ثناافت اور انگریزی
ذہنیت و پھر کو منافمت صورت کی ہے اور حالات نے ثابت کر
دیا ہے کہ اس بائی میں ان کا مرفت درست تھا لیکن بخوبی
زبان کے انگریزی کی مختلف نسبیتیں کی چنانچہ حضرت مولانا شاہ محمد
گنگوہی نے اس مسئلہ میں ایک استثناء کے جواب میں مندرجہ
مراحت کی ہے۔

سوال: انگریزی پڑھنا اور پڑھنا درست ہے نہیں؟

جواب: انگریزی زبان سیکھنے درست ہے بشرطیکاری میں
کا مرکب نہ ہو اور نعمان دین میں اس سے نہ آئے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۶)

ان کے علاوہ دیگر اکابر نے بھی مختلف مواقع پر اسی برونق کا
اخراج کی حقیقت کشیدہ اللہ مولانا محمد حسن دیوبندی نے تو مالا کی نظریہ
سے واپسی پر خود مغلاب کو تغییب دی کہ دیکھو انگریزی زبان سیکھیں
تاکہ نئے دور کے تعاون میں سے مدد برآ جاسکیں۔

لیقی: جموروت۔ قرآن کریم کی روشنی میں

دریافت کیا۔ یہ کیا آدمی ہے۔ آپ کوتا بیا گیا کہ یہ اشراف ہے
ہے۔ جہاں جائے گا، پھر اس کے یہی گھر کا دروازہ گھوٹے
گا۔ اگر کہیں نکاح کا پیغام ہے کا تو فرما قبل کیا جائے گا اگر
اس کے رشتہ پر فخر کر دیں گے۔ اگر پھر کسی کی سفارش کرے گا
تو قبل کی جائے گی۔ اس کے تھوڑی دریجہ ایک درسرے
شکم کا گزر ہوا حضور علیہ السلام نے اس کے متعلق تجویز
دعاافت فرمایا تو لوگوں نے عرض کیا کہ یہ فتواد میں سے ہے جس، اس
کو کوئی روچنا نہیں ادا نہ کوئی اس کا احترام کرتا ہے۔ اگر کہیں جاتا
ہے تو لوگ گھر کا دروازہ نہیں کھوٹے۔ اگر یہی کو نکاح کا
پیغام ہے تو کوئی قبل نہیں کرے گا۔ کسی کی سفارش کرے
 تو کوئی پردازیں کرنا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یاد رکھو! پسے آدمی جیسے لوگوں سے اگر پوری زمین بھری
ہوئی ہو تو اس کے نزدیک یہ دوسرا آدمی ان سے بہتر ہے
کیونکہ ان کے ہاں حلت و شرف کا معیار دنیا وی جادہ و
حلال اور کثرت نہیں بلکہ ایمان اور تقویٰ ہے۔

بہر حال فرمادیجئے کہ آپ کہ رکھئے کہ خوبیت اور طیب بارہ
نہیں اگرچہ کثرت کمی ہی خوش گوں کیوں نہ ہو۔ ایک پل بھر جائیں پانی
ٹککا بھر پیش ابھے بہتر ہے حلال و حرام کا بھی یہی مسئلہ ہے حلال
اور طیب کی قلیل مقدار حرام کی کثیر مقدار سے بہر ہوتے بہتر ہے۔
اللہ کے ہاں پسندیدہ کی کامیابی و صفات ہے نہ کثرت
لقداد یا کثرت مقدار۔ فرمایا رَالْعَوْالِهِ يَا اولِ الالٰب
اے صاحب عمل و مزد روگو! ارشاد سے ڈر جاؤ۔ اس کی وحدت
کے خلاف کوئی بات نہ کرو۔ اس کے تبلائے ہوئے پاکیزہ صوروں
پر پل کرو۔ علیکم تعلیعون تاکہ قمیں خلاح و کامیابی نصیب ہو جائے
ان اصولوں پر مل کرنے سے دنیا میں بھی کامیابی حاصل ہوگی اور
آخرت میں بھی نجات کا دار و مدار اسی پر ہے۔

تضادات کے باعث سخت برمجی نہیں سکتی لیکن اس کے باوجود جو جموروت پرست خانصر مسلسل اس کوشش میں ہمیں کہا پتا نہیں جموروت ہی کا ذور درہ ہوا اور اس کی خاطر مذہب عصیدہ اور انقدر دروایات میت کسی بھی چیز کی قربانی سے بریغ نہ کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے جموروت کو اسلام ہی کا یہ نئی شکل اور ہمیں اسلام ثابت کرنے کی حمایت ہے۔

مولانا حکیم محمد احمد ظفری نے زیرِ نظر کتب پر میں اسی سبق نامہ کا جائزہ لیا ہے اور قرآن و مفت کی تھوڑی دلائل کے متعلق اس حقیقت کو واضح کیا ہے کہ موجودہ مغربی جموروت کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ اسلام کے مقابلے میں ایک الگ نظام سیاست ہے جس کی نکری بخاد مذہب سے انحراف پر کھلکھلا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مصنف نے اسلامی نظام سیاست و حکومت کے مختلف پیوں پر بھی روشنی ڈالی ہے اور اسلام اور جموروت کے نکری، مغلی اور مغلی تضادات کو اباگز کرنے کی ایک کامیاب کوشش کی ہے۔

خلاصہ تفسیر القرآن مسئلہ حقوق سوال

از مولانا حیدر الرحمن جہاںی

کتابت و طباعت معیاری صفحات ۴۴۲
۱۰ شریعت الحسن عقیم الدین شیرازی الگیث، لاہور
قیمت درج نہیں۔

حضرت اندرس و رہنا احمد علی لاہوری ترسیہتہ العزیز کے خوش چینیں میں مولانا حیدر الرحمن جہاںی ایک بہ نغمہ زرگ ہے جو رہنے پر سیر الالامیں ہی انتہائی سادگی اور دردشی کے ساتھ قرآن کا کل خدمت میں صرفت ہے۔ مرشدی حضرت مولانا عبد اللہ انور کے ساتھ ایک معاون کی حیثیت سے انہوں نے سالہ مالک دورہ تفسیر کے مدد کر حضرت امام لاہوری کی طرزِ قرآن کے

دوسرے کلمے



فترستہ جموروت

از حکیم محمد احمد ظفر

کتابت و طباعت معیاری صفحات ۱۹۰
قیمت درج نہیں

میں کاپٹر: ادارہ معارف اسلامیہ، مبارک پور، سیالکوٹ

جموروت ایک سیاسی نظام کا نام ہے جو اس وقت دنیا کے بہت سے مالک میں رائج ہے اور جس کی حرکتوں پر بنے اسلام کے نام پر قائم ہونے والے نظریاتی حکم

"اسلامی جموروت پاکستان" کو بھی جولانگاہ بنارکھا ہے۔

پاکستان میں گذشتہ چالیس سال کے دوران جموروت اور مارشل لاد کی کشکش اور اسلام، سو شلزم اور جموروت کی نکری لوئیز شن نے ذہنی انتشار اور سیاسی انماز کا جو

اکھارہ قائم کر دیا ہے اس کے محتوں ہماری مذہبی تہذیبی اور معاشرتی اقدار دروایات میا سیٹ ہو کر رہ گئی ہیں اور ہر سو زرد افشار نے اس افزال فرزی اور انصافی میں اپنے اقتدار کا خوب سکر جایا ہے۔

ذہب، خدا، بامیل اور بیکسا سے ذہنی طور پر آزاد ہو جانے والی یورپی اقوام کو جموروت راس آائی ہے اور راس آئی بھی چاہیئے کہ ان کے عقائد اور اجتماعی نظام کے درمیان کوئی نکری تضاد باقی نہیں رہا مگر اسلام، خدا، ازاء، اور مسجد کے ساتھ طلبی وابستگی رکھنے والا۔

۱۲ - ہضم نہیں ہو رہی ۱۰۰، ۱۰۰ - میں سیاسی نکر کے ساتھ پرے در پرے ذہنی

عمر وسلم کی ختم بزت کے باسے میں قرآن کریم کے ساتھ ساتھ اپنی اپنی
سے بھی دلائل پیش کیے ہیں اور سالِ بدھ آسمانی کتب میں جناب
بن اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریعت اوری کی پیشگوئی اور شمارا
کے علاوہ سید المرسلینؐ کی صفات و صفات پر فرم اسم شایخ
کے اوال عکس اچھے انداز میں جمع کر دیے ہیں اور اس
مسدر میں سیمی مصنفوں کے اعتراضات کا بھی سکت جا۔
دیا ہے۔

تجھیات جبیب

مسنف مرزا محمد نعیم اللہ فاروقی
کتابت و طباعت مدد صفات ۲۸

ملنے کا پتہ : جامع سجد زینب بندروڈ لاہور ۲۵
حضرت مولانا علوم جبیب نشیبدی قدس اللہ سره العزیز
پاکی سے ذور کے اہل اللہ میں سے تھے جنہوں نے اپنے اصلاحات
کے نقش قدم پر پھٹے ہوئے مسلمانوں میں اللہ اللہ کا فرق بیدار
کرنے اور قرآن دست کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے ماری
زندگی محنت کی۔ ان کے خلیفہ مجاز مولانا محمد نعیم اللہ فاروقی نے
اس رسالہ میں اپنے شیخ کے حالاتِ زندگی، جسد و عمل در طبع و تراجم
کو پیش کیا ہے جس کا مطالعہ فوجوان علار کے لیے بالخصوص
افادیت کا باعث ہو گا۔

سازش کا پڑھنا چاک ہوتا ہے

مسنف جناب محمد اسلام رانا

صفات ۳۲ قیمت - ۱۰ روپے

ملنے کا پتہ : اسلامی مشن سنت نگر لاہور

۷۔ مرکز تحقیقی سیمیت، ملک پارک، شاہدرہ لاہور
جناب محمد اسلام رانا ایک حصے سے پاکستان میں میانی اداروں
کی تینی رگڑیوں کے تعاقب کا فریضہ سرا نہیں ہے ہیں اور جو

ترجع و تفسیر سے منفی یا ب کیا ہے اور یہ مسلمانوں کی بھاری ہے۔
قرآن کریم کا اس کی معنویتی ترتیب سے ہٹ کر مفہوم کے
حوالے پر ہانا اور اجتماعی زندگی کے مختلف پیداوی پر قرآن حکیم کی
نظم اور مجرم و مذموم این و مذموم کی حیثیت پر پیش کرنا مولانا عسی
کا خصوصی ذوق ہے جو انہیں حضرت امام لاہوری سے دلیعت
میں طاہبے اور زیرِ نظرِ مجرم و مذموم کے اسی ذوق کا شاہکار ہے۔

مولانا موصوف اجتماعی زندگی کے مختلف شعبوں کے باسے میں
قرآن کریم کی ہدایات کو الگ الگ مجدد جات کی صورت میں پیش
کرنے کا عزم رکھتے ہیں اور اس کا انعام انہوں نے خاتمی کے
حقوق و فرائض اور ان سے متعلق سائل پر مشتمل زیرِ نظرِ مجموعہ
کیا ہے جسے خلاصہ تفسیر القرآن کی جلد نامس کا عنوان دیا گی
ہے۔ اسلام میں خاتمی کے مقام و حیثیت اور ان کے حقوق و
فرائض کی دفانت کے ساتھ ساتھ نکاح، طلاق، حدت،
وراثت، حدود، شادت، پرده اور دیگر ضروری امور کے بارے
میں قرآن دستیت کی ہدایات و احکام کو اچھے پیرائے میں میں
کر کے مصنف نے معزی تہذیب کی حالت لایہں کی عبارت کے
اس دور میں وقت کی ایک اہم ضرورت کر دیا گیا ہے۔ ہم یہ
سمجھتے ہیں کہ مختلف نظام اسے زندگی کی تکشیں کی اس فہامی
قرآن کریم کے تجھیت نظام زندگی مطالعہ کے ذوق کو زیادہ زیادہ
عام کرنے کی ضرورت ہے اور مولانا عباسی کی یہ کاوش اس سمت
ایک بہتر میش رفت ہے۔

وہ ہمدرد کا رسول

مرتب : مولانا عبد اللطیف سعود

صفات ۱۲۰ کتابت دیجامت گوارا

تیکت پندرہ روپے

ملنے کا پتہ : دیزی پلاٹ ۴۰ مرکز، میں بازار مذکور، شیخ سیاکٹ
مسنف نے اس کی پرہیز جناب رسالت کا ملکیت

امراض گردنہ اور مشانہ پھری کے اسباب

گردنہ دردی کی صورت میں مشبکل پائچ انس بی روکے گا گردنہ جسے میں مشانہ تقریباً گردنہ درہ جات ہے اس یہے بار بار پتی ب آتا ہے جوانی میں اگر میتاب بار بار کئے تو مشانہ میں نقص و تعویز ہو گا جیسے شاذ کی خواش یا دیگر امراض مشانہ۔ اگر میتاب کو کافی در در کے رکھیں تو درم شاذ کے علاوہ پھری بھی بن سکتی ہے اسی پتے کیا گیا چکر سواری کی حالت میں سواری روک کر بہرہ مور پیتاب کریں۔ بخاہر کوئی تکھیت نہیں گر بار بار پیتاب کئے یا بلا ارادہ پیتاب نکل جائے تو پھر ماصر لازمی خذاب ہو گایا جرام مخزپ چوت لگن، ٹھنڈی اور تیز اشیاد کا استعمال یونچے کے دھرم کا فالج اسی طرح اگر میں سال سے زائد ہر کاچھ بستر پر پیتاب کرتا ہے تو اس کے امراض کی طرف توجہ دیں۔ اس کے پیت میں کیرٹے بھی یعنیا ہوں گے اس کے حوصلہ گردہ کی یا شاذ میں سوزش بھی ہو سکتی ہے جسم کے درسے اعتقاد کی نسبت پتے جڑ اور قدرتا م کے لحاظ سے اندر جتنا کام کرنا چاہیے یہ اس سے دس گن زیادہ کام کرتے ہیں یہ ہائے یہے تو اتنا کام کریں گراہک ہم ہیں کہ سارا سارا دن بیٹھے جانوروں اور جیساں کی طرح لا بل اکھنے جلتے ہیں اور جسم کو حرکت دیتے ہیں عار سمجھتے ہیں جس کا سبب پھری کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ یاد رکھیں کہ گردنہ میں پھری اور ریت کا مرمن کسی بھی عمر میں ہو سکتا ہے بتاہم جوانی اور جو جانے میں یہ زیادہ زور آزاں کرتا ہے۔ پھری کے منبع تھریا

ہمارا جسم پانی سے بڑیز ہے جس میں کیا نے حیات کے سبب الودگی ہوتی رہتی ہے۔ نہ اسکی تمحیث اور خون میں تقریباً چودہ سے زائد نکبات یا اجزا ہوتے شامل رہتے ہیں۔ اس تمحیث اور نکبات کی زیادتی کرننے سے جد اکر کے براستہ پیتاب خارج کرنا گردنہ کا کام ہے اس یہے اندھی جسم کی حصیں بھی کہا جاتا ہے۔ گردے دو پھٹے پھٹے اخخار ہیں جو کر سے بیچے ریڑھ کی ڈبی کے درنوں جانب قدرت نے اوریزاں کیے ہیں۔ جنم اور قات میں انڈے سے بڑے تقریباً ساڑھے چار اپنچ لوہیا کی مانند قدرت کی کارگری لاحظہ رائیں کہ ان میں میں لا کھنکنیاں ہیں جنہیں ایک سیدھے میں کیا جائے تو اسی میں کافاصلہ ہتا ہے۔

فتیارت اللہ احسن الخالقین ہ مشرفات میں جس قسم کی ملاحتہ ہوگی یا پانی میں بھتے زائد نکبات جہاگے جسم کو ضرورت نہ ہوں وہ گرے اللہ کریں گے۔ اس کے علاوہ خون سے زبرٹی اور قات نکبات کو کسی کاٹنے سے پیدا ہونے والے زہر اور فالنہ نکبات کو کسی صورت جسم میں نہیں چھپ دتے۔ یہ پاسانوں کی طرح سدا جس اپنے فرالغ انجام دیتے رہتے ہیں۔ جوان صحت مددادی چوبی چڑڑا میں ایک سے ڈیڑھ بیڑٹک پیتاب کرتا ہے جس میں پانی اور خون کی ملاحتہ اور نکبات ہوتے ہیں۔ اگر گرے اور شر صحت مدد ہوں تو پندرہ انس پیتاب انسان روک سکتا ہے۔

آئے تو یہ گردوں یا حالمین کی نالیوں سے ہو کر آئیں گا اگر پتیب کر جنپے کے بعد خون آئے تو شاشا نکل دیجے۔ اگر خون پتیب کرنے سے یہی آئے تو محیر نے بول یعنی اس نالی سے جوشاز سے پتیب لالی ہے۔ اگر پتیب میں پسپ آئے تو تھیری کی زگڑے گردوں میں درم پیدا ہو چکا ہے۔ مرعین کو تھیری کی خراش سے تھے آئی ہے۔ اگر مرعین کو پتیب کی نالی میں پیدا کے پنچھے حصہ میں یا پشتا کی نالی کے آخری حصے میں درد ہو تو اب تھیری شاشا نہیں ہو گی جو کہ پتیب کر جنپے کے بعد میں بھی ہو گی پتیب بار بار آئے گا اور فراست کے بعد بھی حاجت بدستور ہے گی۔ اگر تھیری شاشا کے منظر پر اجابتے پتیب رک جائے گا۔

ملاج : اگر تھیری بست بڑی ہے تو تھیری پورا آپرشن ہی کو دانا پڑتے کا حل ادا کر آپرشن کے بعد بھی تھیری لارنی پیدا ہو گی کہ یہ اسے خلی علاج نہیں ہے۔ اس یہی رو س کی حکومت نے اس سال اپرچ میں بھارت سے معافہ کر کے ایک سکل آیور دیک ادارہ کی جیسا د ڈالی جسas دی بزار دل سال پرانا طریقہ تھیری سے رائج ہو گا۔ انہیں کے باقیے میں ۱۹۸۰ء میں کیلی فریبا کے باہم ملکنا بھی کے ماہرین نے پیغام دیا ہے کہ جو دو افسوس کے ذریعے کھلانی جائے وہی اصل افرادی علاج ہے۔ قصر تھیری پر کر آپ سچ شام خوب سیر کریں کر خوب پسند خانجہ اور ادارہ کام کا ج میں اپنے جسم کو تھکا دیں تاکہ کھایا پا ایسا چیز ہضم ہو جائے سخت سخت اور ریاست اپکو کندن بخافے گی۔ یہ دعا تھیری کو دیزہ رینہ کر کے انشاد انشاد خارج کر دے گی۔ جو ایور اور سٹگ سرہاںی کو بدلیک سرہ کی طرح میں کریں اور رات کو ایک کوہ ماشگرام مالپا سے کھائیں۔ پھر سچ شام جو اس زمانے سادہ چھپر پا نہیں تھا اس کے بعد بزرگی میں اضافہ ہو گا۔ یہ درد کو بھی کنج ران اور بھی خصیوں میں بھی ہو گا۔ پھر کہ جب حرکت کرے گا تو درد سے مرعین تڑپ اسٹھنگا اور موت الحیر کھاتے رہیں۔ غذائیں تھپرے گوشت کا اور کاٹے چوپل کا شور، چپالی مونگ اور ہر کی دال، روغن، بادام، پستہ، ایکسیز ترزو، اگر زندگی اور ترش یہو سے کے بغیر بالکل پر بیز کھیں پالی جتنا پایا جاسکے بنیں۔

سرفیسر دہ لوگ ہوتے ہیں جو ستدار سل الوج دکا مل بیٹھے بیٹھے منظور بندی کرتے ہوتے ہیں۔ مرفن میٹھی اور بھی نہ ایس کھاتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ دد بھوٹے ہوئے ہیں عادت خدا ک کھرت میں ہوتی ہے برکت خدا ک پھنا پھنا نہیں وگوں کی اولاد میں بھی یہ مرعین سراحت کر جاتا ہے اور سور دل مسلم مل نکلتا ہے۔ گردوں میں عمود و مسم کی تھیری بیان پسی ابتری ہیں۔ آج تک کی اصطلاح میں پسلی قسم کو یہ کہ ایسہ دوسری کو اگر سے لیٹ آت لام۔ یہ کہ الیٹ سے مرد ہے جو لوگ گرست زیادہ کھاتے ہیں۔ دریش یا کام کا ج تعین نہیں کرتے جس سے پافی کی طلب ان کو تھریا نہیں رہتی۔ یہ تھیری بھوری سرجنی مالی سلیٹ ہمارے ہوگی تو سمجھ لیں کہ اس مرعین نے گوشت اور بھی اجزاء سے بھروسہ خواہ کھائی کہ اگر زندگی سکی میں گزاری۔ فا سفیت یا اگر سے لیٹ سے بننے والی تھیری ان مرعینوں میں ہو گی جنکا ہام خم خراب اور جگر کمزور ہوتا ہے یہ لوگ گرست کی بجائے چلنی اور میٹھی اشیاء کا بکثرت استعمال کرتے جس۔ اپکونزدگی میں یہ مشاہدہ بھی ہوا ہو گا کہ تمام مدبر بیزی بھی ہو رہی ہے گوشت پھر بھی تھیک اور گرد و شاشا کی کلی جباری تھی نہیں اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ پیشے پیشے کا موں میں کروں کے بیل کی جج ہتے رہتے ہیں۔ اگر انکا پی سرزا آساؤں میں نظر لجائے تو بھرتے نہیں اور انکا کھایا پا سب پیشے کے لامات خارج ہو جاتا ہے۔ گوئے میں تھیری کی ملامت یہ ہوگی کہ پسروں کے نیچے ریڑھلی بڑی کے درنوں جانب ہلاکا ہلاکا درد ہو گا۔ درٹنے یا ہمکروں سے درد میں اضافہ ہو گا۔ یہ درد کو بھی کنج ران اور بھی خصیوں میں بھی ہو گا۔ پھر کہ جب حرکت کرے گا تو درد سے مرعین تڑپ اسٹھنگا اور پتیب کے ساتھ خون کے ذرات بھی آئیں گے۔ یہاں یہ بتا ذہن میں ہے کہ خون شاشا کی تھیری سے بھی کئے گا اس یہے اس ذرق کو بھی مرعین کر دیتا ہوں۔ اگر خون پتیب میں شامل ہو کر

أخبار العالم

الصراع بين المسلمين والدول، الاستعمار في القارة الأفريقية

الكونغو - اباما

صدر في الكويت كتاب يعالج قصة الصراع بين المسلمين والدول الاستعمارية التي مكانت على القارة في أواخر القرن المنقضى عشر من تاريخ الدكتور عبد الله عبد الوارق ابن اباما

العنوان الذي تصادف قيام حركة جهاد مع الوضع الغربي في منطقة ساحلها
اما في العمل الرابع فقد عرض المؤلف
الفنان الابوري الاماراتي سامي سامي -
زوجي في حين حصلت الكتاب في العمل الرابع
الخامس عن العزير الابوري لدولة رابع
وذلك ادّوه الراعي المسلم الذي استطاع
التحرك من المسودة وذهب الى منطقة بحيرة
شاد حيث اسس دولة إسلامية ودخل في
صراع مع الطرفين

ويحصل السادس الذي جاء تحت
عنوان المسلمين والغزو الابوري للصومال
على زوجيه جهاد زيم مسلم في ملا
الصومال، وفي قلب الحشنة

واسمه عزير مؤلف الكتاب ملخصات
الشركات - الاسلامية في المقاطعة جنوب
الصحراء، متى الى اوجه الشتاب من هذه
الحركات التي - ادت في القرن التاسع عشر
والرابع الاول من الـ ١٩ العصر
وحاول المؤلف في آخر الكتاب ان يحمل
المفتوح من كتابه هؤلا، الرعاء المسلمين

**مسجد كبير في نيو يورك يكلف ١٥ مليون دولار
صفيحة المساجد ترتفع ١٢٥ قدم في غضون العام**

بيروت، ١٧

شارت المقاطعة الجائدة التي اخذت في الارتفاع تعليقات بعض المصادر
الأمريكية على المسجد الكبير الذي شيد في مدينة بيروت وهو المشروع الذي

كلف ١٦ مليون يورو

اللبنون يختار العائدون

**يطالبون سلطات صوفيا
باعادة إسمائهم ومتذاكراً لهم**

بروكا، ١٨ - ركناً من الأسس الإسلامية العربية

ذلك الصبور عن الطعام من المسلمين العامل
الذين عادوا لإدبارهم من تركها واستبدالها
واسمائهم ومتذاكراً لهم واستهمهم الإسلامي والإسلام

**عمر العبد الشيشري البنت، والمساروا في
البلوز**

كان لهم العبد الشيشري البنت، والمساروا في
كل المواقع التي شهدت ذلك، كما صرخ بذلك السهر يوم من

شتاء العقد، بذكرى العبراني في تلك

نقطة الاسم الشهادة، أنا شاهدة العبرانية من

المشروع وهو الشفاف شهادة العبرانية والآراء التي

تمتد من نوحها في حفوة ما يعلم في

عبد حبوب المخلوع

أيها على الأقل - وهي تحويل سلسلة

من القنوات للتغليف بالإسلام عن طريق

الإشارات للصم والبكم وبغض هذه

القنوات ستة عشر شخصاً من شفاء

ولبية أو تناوله - ويقوم بترجمة

المحاضرات إلى الإشارات المترافق

عليها دولياً، غيره تدعي سكن فيها من

المسجد الواقع وبذلك الترجمة

منتظعاً

الجهاد لم يتوقف .. ولن يتوقف

إسلام عبد

على رئيس مؤلة الفيليبين او سلامية مصطفى اده مجدهي الداعوى التي تزعم ان
الجهود الافتراضية قد انتهت مؤكداً ان المقفل بين ملحدين الاصلين وقوافل حكومة فكتور
مستقر في عدد من المقاطعات الافتراضية بسببيها خوست وبضمها ومنتهي كوفي صالح الغربية
من خالق وكل اهله وهرات واحد، انه من شمال الفيليبين بالقرب من الحدود مع الاندونيزيا
السوفيتية

واطن محمد في حدث مصطفى في اسلام ادار
ان الشعب الافغاني المسلمين يفضل ابي فرارات
تقربه عليه لانه قادر على توفير - نفقه ودارمة
شوارع بلا

وسنة جهة أخرى قالت مصادر اسلام ادار
الكتور من اصل الـ ١٠ الف اسرمي اخذه، في يتم تدريبهم
وطلابهم عن خط الاتصالات - وكيفية تحديها
في إطار برنامج التربية بشان الـ ٦٠ عام الذي ترعايه

الامم المتحدة يهدف البرنامج إلى اصلاح اللاجئين
وسرع على اشكال الاتصالات وتحديثها وزيادة عدد طلابها
وطائفتها باستمرار

وقد نفت الوجهة مساعدات خاصة
في مجال التربية والتغذية من الجهات
والهيئات والشخصيات الإسلامية فاعتبر
دور كبير في تطوير التعليم الإسلامي
واعداده في منطقة مورو بالفلبين

وآخر اخر لم تتحقق في احد اسنان رقمي تشكيل
الصغار الرئيس الذي يواجهه - موالي الـ ٤٢ مليون
الاجي، افغانستان دعماً لفتح ابوابها الى اندونيسا

٨٢ مليون دولار هدية اميريكية لتوطين المهاجرين اليهود

فرقت الولايات المتحدة الأمريكية تقديم سنة
ليلة عاصفة فرقها برسالة مليون دولار للكيان
السياسي مصدر مساعدات في انتهاء من
السودان في الاراضي الغربية المسنة للمطران
المهاجرين اليهود العائد من انتقام السوفيتي
وهل اوروبا الشرفية ودفعه دول العالم
ونتيجه هذه المساعدة الامريكية الادعاء العبراني

السيادي واقيه الذي تصرف منه الدول العربية
والاسلامية الى عرض الحظر العبراني اليهودية
الكلفة على عملية السلام في منطقة الشرق الأوسط

وسنة أخرى اخرى تصرف من مسحة العبرانية
البرهاني الرمادي الامريكية ان مسحة تضرع مع
١٢ مليون دولار خلال السنة العالية في إطار معاونة
لتمويل استيطان اليهود في موريشيوس في مسح

١٩٩١
واسني هذه الترجمة
اخري للانجليز كانت ت
حضر العدد من
مديحة تعتذر على
طبع الملك جيمس الكتاب

١٤ شخص يدخلون الاسلام في جهة ونجران

٢٠ جدة
أشهر نهاية اصحاب اسلامهم امام
حسيل رئيس المحكمة العسكرية بعدد وعده
ستة رجال من العطباين وامرائات النساء
وحسيل ابنة

وقد بين مسحته لهم محاسن الدين
الإسلامي وعدهم على التنسك بكتاب الله
وعلمه رسوله صلى الله عليه وسلم وادانة

الصلة في اوقاتها
ولي تصرخ شهرة سنة اصحاب
اسلامهم امام محبة رئيس محكمة سجن

التبسيط محبه من احمد الصكري وهم
رجلاً من لهم واربع ساء من العقبان
وقد نظر الجميع بالشهادتين اسام

فسيله وبين لهم محاسن الدين الاسلامي
في تورتوك بتكلما ان امام المسجد الجامع
الاولى من نوعها في حفوة ما يعلم في

الدين الاسلامي الصعب
هذا وقد نظر المخرج ووزير الاتصالات
السودان - الامام الحساري ووزير الاتصالات الصربي
الذى يدار ١١ عام قبل ان يصارى الى الانصار
الاسلامية محبته من الاعداء يتضمنه ويسعد
بـ جه بـ سعر مسحات المسجد - في تماري وجدت

بـ سعر سبائك بالذهبية ويزيد بـ سعره الورقية

أكبر توسيعة للمسجد النبوي الشريف

بالمدينة المنورة تجري حالياً

السنة

هلال المرتد رشاد خليفة

لريفيون - ٤٧
تحت إشراف الاداء الديني للمسجد النبوي في ذاتها من ابريلها الامريكية مثل المرة رشاد خليفة في مسجد قرب من "جامعة اميريرون" حيث كان يقوم حسب ما اورته الوكالة بدوريس بعض انتهاكه مبنية الهدامة يضر بشدة كلية الذي حدارت الرابطة في اكثر من اربعين من مشاتل القصور احد اقسام المكتبات الراهبة الصال في العالم ويعارض بد طبيعته القاسية في اوساط المجتمع الامريكي حتى انه ادعى اليهود مفراها وارسلت الوكالة ان رشاد "٤١" سنة "١٩" بهم اعدى المترفق بهم العدد رقم "١٩" حيث يروج له، كما انه يعترض صاحب مذكر منصرف يطاردوه بالخصام مقدمة اليهودية عن الفكرة الاسلامية واكتب مصدر وليس ملطفاً "رسور" لـ "جامعة قد يدخل مفتوحاً في الساحة الثانية من صباح الاربعاء الماضي، الا ان اسباب الهداة ليست معروفة حتى الان - حيث مصدر الوسائل - كما لم يستند هؤلاء في افتتاح المسجد حيث قال

المجاہدون المسلمون في الفلبين يواصلون جهادهم ضد نظام مانيلا

ستة المئوية
مع تصاعد حملات التوaghieh بين الجيش التكفيري الظاهري وجهازه المجهولة تحرير مورو قاتم فرقاً من جيش التأمين التابعين تابعة لمهمة تحرير مورو ودور مصادر مجهولاته في هذه المهمة المجهولة التي ينادي بها من الشعب في هذه مشاركة في ذلك التأمين التابع لكتائب المسلمين حيث ثبتت الاشتباكات حدتها مما ادى الى استشهاد جيش الحكومة الطارقية العربية لتوaghieh ضد عجمان العابدين

وقد اشارت الشفاعة الى الاداء الشفاعة للاستان العدة للمسجد النبوي في ذاتها من ابريلها الامريكية في هذه شهرة كما ادى الى اغراق افراد الجيش الكفيري في هذه المسكترات تأثيراً واراهن شلامهم وسلامتهم وغضانتهم الذي اصبح مهاناً المسلمين وذلك بعد ان قام افراد الجيش الفلبيني التكفيري تدمير القرى وسرقة ونهب ايتها من السفين وديهم مما خلق مأس كثيرة ودراهم

الرئيس الباكستاني يدعو الى منح الشعب الكشميري حقوقه التالية

إسلام ابره
دعا الرئيس الباكستاني غلام احسان خان المجتمع الدولي الى القيام بمسؤولياته لازوا حل تغير الضرر الشعوب الكشميري والتي يطلب اصحاب القراء في تكميم العربة الكشميرية الامر لا يكفي فعاصفة الكشميريين في الهند يدفع اهل القراء من جانبهم لهم العذر محمد عبد العليم خان رئيس تكتشيف الشرطة في تحرير المسلمين التي هاجرت الى الهند مطرد من السلطان المدهشة بشن حرب ابادة ضد المسلمين في كشمیر.
واما الى العذار من الخطط التي تسر الى السفارة من حرية التصر الكشميري وطيبيه الاسلامية

كما يجري العمل في تنفيذ الاعمال الميكانيكية والكهربائية التي تتمحور في اكتشاف من "٦٦" متر مكعب بالاضافة الى حوالي "٦٦٠" متر مكعب شبكات المياه والصرف الصحي ومحاري الاهوار البرية، والتجهيزات المختلطة لاعمال شبكة الادار والاطفاء الحريق، وبشكبة مياه الشرب البردة، وقواعد الادوات والمركبات الارستانية للأساسات وقد تم بحمد الله انتهاء من تنفيذ كافة الاعمال مجازري القواء الصناعية من الصاج المسلح، وكذلك مايواري "٥٦" / من إجمالي كمية المؤسسات المختلفة الاقطاع لشدة الاغراض كما تتم تنصير الاعمال الكهربائية في تحديد المؤسسات المدفوعة بقطع عدد اقصدة الدور الأرضي الرئيس "٢١٧" عاصداً حيث تم حسب مانصاته اهدر متر مكعب من المدرسة المطلقة لتلك الاعمدة وذلك بارتفاع "١١" امتار قبل بداية مرحلة تركيب الاحجار الصناعية الخاصة بالاقواس ولقد كان من الضروري الالتزام في تنفيذ الاعمال الخاصة بمكتروء التوسيع بنفس الطابع العماري ليس العرم النبوي الشريف القائم بحيث تتضافر وتتواءد أعمال هذه التوسيع بعد الانتهاء منها مع ما هو قائم فعلاً بالحرم النبوي الشريف ومن اجل ذلك بدأ الاعداد لمرحلة تجهيز الاحجار الصناعية الازمة للمشروع والبالغ عددهما حوالي "٣٠" حجرة تجريبياً حيث تم بفضل اه وعونه انشاء مصنع للحجر الصناعي في الحرم النبوي الشريف على بعد "٧" كيلو متر من المدينة المنورة وتحظير المعدات المبنية المدخلة لتشغيله وبعد عدة تجارب تجربة تم اعتماد توليد الكهرباء لاستخدامها في حالة الطوارئ، وانقطاع التيار الكهربائي وقد بلغت نسبة الترسانات قرابة المائة وهي من الادخار الطبيعية والبودرة والاسمنت ويمكن تقديم مرافق لشقة الماكينات تتكلل حوالي "٨٢" كما تم الانتهاء من انشاء أساسات القراءة لل UD الاعداد مختلفة

المرسانة المسألة المستخدمة فيها الميكانيكية والكهربائية التي تتمحور في اكتشاف شبكات المياه والصرف الصحي ومحاري الاهوار البرية، والتجهيزات المختلطة لاعمال شبكة الادار والاطفاء الحريق، وبشكبة مياه الشرب البردة، وقواعد الادوات والمركبات الارستانية للأساسات وقد تم بحمد الله انتهاء من تنفيذ كافة الاعمال مجازري القواء الصناعية من الصاج المسلح، وكذلك مايواري "٥٦" / من إجمالي كمية المؤسسات المدفوعة بقطع عدد اقصدة الدور الأرضي الرئيس "٢١٧" عاصداً حيث تم حسب مانصاته اهدر متر مكعب من المدرسة المطلقة لتلك الاعمدة وذلك بارتفاع "١١" امتار قبل بداية مرحلة تركيب الاحجار الصناعية الخاصة بالاقواس ولقد كان من الضروري الالتزام في تنفيذ الاعمال الخاصة بمكتروء التوسيع بنفس الطابع العماري ليس العرم النبوي الشريف القائم بحيث تتضافر وتتواءد أعمال هذه التوسيع بعد الانتهاء منها مع ما هو قائم فعلاً بالحرم النبوي الشريف

ومن اجل ذلك بدأ الاعداد لمرحلة تجهيز الاحجار الصناعية الازمة للمشروع والبالغ عددهما حوالي "٣٠" حجرة تجريبياً حيث تم بفضل اه وعونه انشاء مصنع للحجر الصناعي في الحرم النبوي الشريف على بعد "٧" كيلو متر من المدينة المنورة وتحظير المعدات المبنية المدخلة لتشغيله وبعد عدة تجارب تجربة تم اعتماد توليد الكهرباء لاستخدامها في حالة الطوارئ، وانقطاع التيار الكهربائي وقد بلغت نسبة الترسانات قرابة المائة وهي من الادخار الطبيعية والبودرة والاسمنت يمكن تقديم مرافق لشقة الماكينات تتكلل حوالي "٨٢" كما تم تقييد اكتر من الادخار الصناعية من مختلف القاطعات والأعمال بلغت كمية

المدروم والأساسات

لقد بلغت كمية الحفريات ثانية الاعمال تنفيذ المدروم والأساسات حوالي "٤٤٢" متر مكعب تم استعمالها في زرم بعض الاربة المحيطة بالمدينة المنورة لاستخلاص كمياتهات جديدة لانشاء اسواق عامة وغيرها عليها، كما تم تقييد اكتر من الاوانيات المدرسية من مختلف القاطعات والأعمال بلغت كمية

صلوة اليابان يطالبون باتفاق توزيع كتاب الشيطان رددي باللغة اليابانية

مكة المكرمة
افتاد الانتهاء الواردة في الاعمال العامة لرابطة العالم الاسلامي من اليابان ان مسؤولي اليابان اذ يطلبون اتفاق توزيع الكتاب في اللغة اليابانية لانه لم يجد شركة يابانية تترجمه

هذا وقد طلب مسلمو اليابان كانه الاستاذ السادس في جامعة شيكاغو قام بترجمة الكتاب لصالح الشركة المترجمة اليابانية وهي برونو بيتر جيانيلو في طركوكو اما الشركة اليابانية فهي تابعة للسيد يوشيهiro اوياما طبويرو هذا وقد طلب مسلمو اليابان كذلك لسلطات اليابانية بالاتفاق نشر الكتاب كما التوصل لطبع الكتاب الاسلامي في اليابان بسفراء الدول الاسلامية في اليابان الاشخاص وفقاً لحالها هذا الامر الا ان جميع المجهود لم تنسف عن اتفاق هذا الكتاب الشيطاني بسبب عدم انتشار الابطال وقد ثفت الطبعية الاولى وهم يصدح احاديث طباعتها من المجرى



جنة اتفاق مع لدى الشركات اليابانية

عن طريق هذه الكتاب الشيطاني وبمهام

نفاذ شریعت اسلامیہ کا علمبردار اور کاروان ولی اللہی کا حمدی خواں

زیر ادارت
ابوعمار
زائد الراشدی

ماہنامہ

زیر صریحتی

شیع الحدیث حضرت مولانا
محمد فراز خاں صفید

الشرعیۃ

گوجرانوالہ

آئندہ شمارہ (ستمبر ۱۹۹۰ء) کے ساتھ اپنی زندگی کا ایک سال تکمیل کر رہا ہے۔ اشارہ اللہ العزیز! اس دورانِ حقی الامکان پوری کوشش کے لئے ہے کہ پرجیدہ کامیاب بہتر سے بہتر بنایا جائے اور پابندی کے ساتھ پرچہ قارئین کے خدمت میں پیش کیا جائے۔ پر اکتوبر ۱۹۹۰ء سے شروع ہونے والی نئی جلد کا آغاز متعدد باد و ق قارئین کی خواہش مندرجہ ذیل تبدیلیوں کے ساتھ کیا جا رہا ہے:-



- رسالہ کا ساز چھپوٹا کر کے سخاں بڑھادیے جائیں گے۔
- کاغذ اور طباعت کا میار پہلے سے بہتر بنایا جائے گا۔
- کچھ سخاں تعلیم طور پر عربی مفہیم و عالمی تجزیے مخصوص کیجئے جائیں گے۔

امید ہے کہ قارئین اس سلسلہ میں اپنی گمراہی قدر تجاوزیں اور اکارے کے ساتھ ہماری راہنمائی فرمائیں گے۔

زیر خریداری:

سالانہ: ایک سو روپے
فی پیچہ: دس روپے
بیرونی ممالک سے:
سالانہ: بیس امریکی ڈالر

ماہنامہ
الشرعیۃ
گوجرانوالہ

آپ کا اپنا پرچم ہے۔ اس کی اشاعت بڑھانے میں دیپی یونیورسٹی اور خود باقاعدہ خریدار بننے کے ساتھ ساتھ اپنے حلقوں احباب میں زیادہ سے زیادہ سالانہ خریدار بنائیے بنیز "الشرعیۃ" کے لیے اشتہارات کی فراہمی میں ادارہ سے تعاون فرمائیے تاکہ آپ کا علمی و دینی جریدہ کسی مال بحران اور مشکلات کا شکار ہوئے بغیر آپ کی خدمت جاری رکھ سکے۔

خط و کتابت کا پتہ: "مُدِيرِ ماہنامہ الشرعیۃ"
مرکزی جامع مسجد - پوسٹ بھس ۳۳۲
گوجرانوالہ - فون: ۳۹۲۷



قیمت تکمیل: ایک روپیہ (۱۵ روپیہ)

ناشر: مکتبہ حسینیہ
قدامی و دُوْر گراجاٹ گوجرانوالہ

تاج و تخت ختم نبوت : زندہ باد
میلہ کے جانشیں گروہ کٹوں سے کم نہیں کتر کے جیب لے گئے پیغمبری کے نام پر
(مولانا ناظر علی خان من حرم)

قادیانیوں کے مرکز صدیق آباد (درپور) کے پڑوسن چنیوٹ میں
قادیانیت اور دیگر باطل گروہوں کے خلاف عمل، و طلباء کی تربیت کا عظیم مرکز

ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ

زیرِ اہتمام : سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی ایم۔ پی۔ اے

جهان قادیانی گروہ کی اندرون ملک اور بیرونی گروہوں کا محاصرہ کیا جاتا ہے اور علماً و طلباء کو اس فتنہ پر ربوہ کی سازشوں سے آگاہ کر کے اس کے مقابلے کیلئے تیار کیا جاتا ہے۔ اس خلیم ادارے کے تحت اس وقت مندرجہ ذیل شعبے کام کر رہے ہیں۔

- جامعہ عربیہ چنیوٹ
- دعوت و ارشاد کالج
- ختم نبوت پاٹمری ماؤن سکول
- حفظ قرآن کریم کے تین شعبے
- شعبہ نشر و اشاعت
- جدید آفٹ پریس

ان شعبوں میں طلبہ کو افضل عربی، ادب عربی، عالم عربی اور میریک کے گروہوں کی تیاری کرائی جاتی ہے اور قادیانیت کے خلاف اردو عربی اور انگلش میں پڑھج پڑھ پاکستان اور بیرونی ممالک میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ مختلف ممالک کے طلباء اس وقت ادارہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

درد دل رکھنے والے اصحاب ثروت ملماں سے اپل بے کروہ اس کا خیر میں عملاً شرکیت بھوں اور اپنے علیات و صدقات کے ذریعہ ادارہ سے بھروسہ تعاون کر کے تحفظ ختم نبوت کے عظیم مشن کی تکمیل میں کام بھائیں۔

من جانب

(مولانا) محمد الیاس چنیوٹی نائب ناظم ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ پاکستان